مَن یُؤتَ الحِکمَۃَ فَقَد اُوتِیَ خَیرًا کَثِیرًا

العطایا الالٰھیۃ فی الفتاوی البرکاتیۃ

المعروف بہ

فتاویٰ برکات

(حصہ چہارم)

تالیف

قاضی القضاۃ تاج الاسلام شیر نیپال حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی برکاتی

شیخ الجامعۃ صاحب سجادہ، خانقاہ برکات، لہنہ شریف (نیپال)

ناشر

مجمع البرکات اکیڈمی

خانقاہ برکات لہنہ شریف نیپال

کتاب	:	فتاویٰ برکات (حصہ چہارم)
مصنف	:	قاضی القضاۃ، تاج الاسلام، شیر نیپال حضرت علامہ مفتی جیش محمد صدیقی، برکاتی شیخ الجامعہ، صاحب سجادہ خانقاہ برکات لہنہ شریف (نیپال)
تصحیح	:	خلیفہ مفتی اعظم نیپال حضرت علامہ مفتی محمد احمد حسین برکاتی سربراہ اعلیٰ دارالعلوم غریب نواز باسکی بہاری
ترتیب	:	حضرت مولانا مفتی محمد عبدالسلام امجدی، برکاتی (تاراپٹی، نیپال) استاذ جامعہ غوثیہ غریب نواز، کھجرانہ (اندور، ایم پی)
تعداد	:	۱۱۰۰
طبع اول	:	۱۴۳۷ھ مطابق ۲۰۱۶ء
ناشر	:	مجمع البرکات اکیڈمی

ملنے کے پتے

- مجمع البرکات اکیڈمی لہنہ شریف
- برکاتی منزل بکھری، سرسنڈ، سیتامڑھی (بہار)
- دارالعلوم غریب نواز باسکی بہاری۔

فہرست فتاویٰ برکات۔ چہارم

دعاء مستجاب

بزبان فیض ترجمان نبیرۂ اعلیٰ حضرت مجاہد دوراں حضرت علامہ
الشاہ منانی میاں دامت برکاتہم القدسیہ (بریلی شریف)

الہٰ العالمین مفتی اعظم نیپال حضور پرنور شیر نیپال دامت برکاتہم العالیہ کی عمر دراز فرما۔ اللہ ان کے ذریعہ مسلک اعلیٰ حضرت کا ملک نیپال اور ہندوستان میں خوب سے خوب کام ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ انہیں صحت عطا فرما، تندرستی عطا فرما، طاقت وتوانائی عطا فرما، اللہ رب العزت ہر آفت وبلا سے بچا، پریشانی سے بچا، نظر بد سے بچا، مہلک ومضر امراض سے بچا، چھوٹے بڑے امراض سے محفوظ فرما، اللہ ان کی جان کی، مال کی، عزت کی، ایمان کی، آبرو کی حفاظت فرما، اللہ ان کے علم سے پورے علاقہ کو فیض یاب فرما، ان کے علم کے نور سے پورے ملک نیپال کو خوب سے خوب منور فرما اور مسلک اعلیٰ حضرت کے اس ستون کو طویل سے طویل عمر عطا فرما۔

رسالہ: ہرگز خدا رام نہیں

وید اور قرآن میں فرق نہ جاننے والا کافر

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں:

(۱) زید نے غیر مسلم سے دوران گفتگو یہ کہا کہ میں نے آپ کی کئی دھارمک کتاب وید، رامائن اور گیتا پڑھا اور قرآن کو بھی پڑھا دونوں میں کوئی فرق نہ پایا جبکہ زید ایک عالم ہے تو اب ان جملوں سے زید کے اوپر کیا حکم نافذ ہوگا؟

(۲) بعد میں زید اس بات سے انکار کر گیا کہ میں نے مذکورہ باتیں نہیں کہی بلکہ غیر مسلم کی بات ''رام ورحیم ایک ہے'' کی تصدیق کیا تو اس صورت میں زید پر کیا حکم نافذ ہوگا؟

(۳) جبکہ سامع بکر کہہ رہا ہے کہ زید نے قرآن وگیتا والی بات کہا لیکن زید اس بات پر اٹل ہے کہ میں نے ''رام ورحیم والی بات کی تصدیق کیا'' تو اب زید وبکر کے قول میں فرق ہے لہٰذا اس مسئلہ کا حل کیا ہوگا جبکہ دونوں اپنی اپنی باتوں پر قسم کھانے کے لیے تیار ہے۔

(۴) کیا شرک وکفر سے توبہ لازم آتا ہے؟ یا تجدید ایمان اگر تجدید ایمان لازم آتا ہے تو کیا صرف توبہ کر لینے سے داخل ایمان ہو جائے گا کہ نہیں اور درس وتدریس کر سکتا ہے کہ نہیں؟

(۵) مذکورہ صورتوں کے بنا پر جو عوام وخواص زید کا ساتھ دے رہے ہیں اس پر شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟

(۶) زید کی وجہ سے گاؤں میں اختلاف ہو گیا ان ہی باتوں کی وجہ سے اور کچھ لوگ زید کی موافقت میں ہے اور کچھ مخالفت میں تو اب زید کو ان صورتوں میں کیا کرنی چاہیے شریعت کی روشنی میں حکم نافذ فرمائیں وقرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

المستفتی: ابوساعد۔ جلیشور ۱۱

۸۶/۹۲ ے

باسمه تعالیٰ واعوذ بالله تبارك و تعالیٰ الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هدایته الحق و الصواب

(۱) زید بے قید پر حکم شرع شریف کے قبل غیر مسلم ہندو اور اس کے 'وید' کے مفہوم و معنی کو ذہن میں رکھئے:

یہ شجر و حجر کے پوجاری ہیں، آفتاب و ماہتاب پرست ہیں، فیروز اللغات میں ہے، ہندو ہندوستان میں رہنے والی ایک قوم جو بتوں کی پرستش کرتی ہے، العیاذ باللّٰہ نعوذ باللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ، گئو پوجا کوکور پوجا، لنگ پوجا، فرجہ پوجا، نجاست پوجا، بول و براز پوجا معاذ اللّٰہ ان کے یہاں سب جائز، سب صحیح، سب روا، سب درست، استغفر اللّٰہ ان کی وجہ سے ان کے سارے پاپیوں کے پاپ کٹ جاتے ہیں اور پون ہوتا ہے۔ مزید معاذ اللّٰہ رب العلمین، ناچنا یا کودنا، گانا بجانا، لیلا کرنا، کھیل، لہو و لعب، تماشا سب پوجا، استغفر اللّٰہ کیسا اخبث اقبح پوجا ہے اور گنگا اشنان تو سارے گناہوں پاپوں کو دھو دیتا ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

وید: (۱) اگر وید (۲) یجر وید (۳) سام وید (۴) اتھرون وید۔

ان کے علاوہ بھی ان کے بہت سارے وید ہیں (دیکھئے فرہنگ آصفیہ)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد اول ۳۸ ۷ پر تحریر فرماتے ہیں:

ع فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

اس بجنے ناچنے میں جو کچھ رشیوں کے سُر بولے وہ اس کی الہامی کتاب وید ہے۔ اسی میں فرماتے ہیں۔ (آریہ کے جھوٹے خدا)

(۹) آریہ ایسے کو ایشر کہتے ہیں جسکے برابر کے ہم عمر دو واجب الوجود اور ہیں۔ روح و مادہ ایشر نہ ان کا خالق نہ ان کا مالک

(۱۰) ایسے کو جس کا اصلا کوئی ثبوت ہی نہ ہو۔

(۱۱) ایسے کو جو مان رکھتا ہے۔

(۱۲) اور وہ اس کی جان کی حفاظت کرتی ہے

(۱۳) تو باپ بھی ضرور ہوگا

(۱۴) ایسے کو جو بستر پر بیمار پڑا ۱۵۔ اور اپنی ماں کو دوا کے لئے پکار رہا ہے۔

(۱۶) وید آتے اور اس کا تنگ حال دیکھ کر سخت کڑھتے۔

(۱۷) ایسے کو جس سے زیادہ علم وعقل والے موجود ہیں۔

(۱۸) ایسے کو جو گونگا ہے۔

(۱۹) یہ دوا کے لئے دوہائی تہائی کون مچا رہا تھا۔

(۲۰) بات تو یوں نہیں کرتا۔

(۲۱) ایسے کو جس نے نیوگ جیسی بے حیائی کو ذریعہ نجات کیا ہے۔

(۲۲) ایسے کو جس کے ہزار سر ہیں۔

(۲۳) ہزار آنکھ ہے۔

(۲۴) ایسے کو جو زمین پر ہر جگہ ہے الٹا سیدھا۔

ایسے کو جو سرو بیا پک ہے ہر چیز میں حلول کئے ہے ہر مادہ کے فرج ہر شخص کی مقعد، ہر پاخانہ کی ڈھیر میں نجاست کا کیڑا بھی اتنا گھنونا نہیں ہوتا۔ پھر یہ سب جگہ رما ہوا ایک ہی ایشور ہے یا ہر جگہ نیا الٰی ان قال یہ ہیں آریہ اور ان کا ایشور...... کیا انہوں نے خدا کو جانا؟

حاش لله سبحان رب العرش عما یصفون۔ ملخصا

(فتاویٰ رضویہ اول ص ۷۳۹ کتاب الطهارة باب التیمم)

اقول: یہ مضمون یجروید۔ یجروید ادھیا منتر اول کا ہے ۱۲

یہ ہے مشرکوں کا وید گندگیوں شرک وکفر اور ہذیانات وفضولیات سے پر و لا حول و لا قوة الا بالله. نعوذ بالله من ذلك

قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور اس کا کلام ہے اور آواز سے پاک ہے۔ اس کا کلام قدیم بلاصوت ہے۔ اس پر اسلام اور احکام اسلام کا مدار ہے۔ هدی للمتقین ہے۔

هدیً للناس ہے۔البینات شرح مکتوبات ۲۲۳ پر ہے: القرآن کلام اللہ غیر مخلوق فمن قال غیر ھذا فقد کفر۔

قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو غیر مخلوق ہے جس نے اس کو مخلوق کہا اس نے کفر کیا۔اسی میں اسی صفحہ پر ہے علمائے متکلمین اہلسنت کے نزدیک قرآن اللہ کا کلام ازلی غیر مخلوق اور صفت قدیمہ ہے۔

امام ربانی قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ اور حضرت امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنھما نے مذاکرہ کے بعد متفقہ طور پر یہ فیصلہ فرمایا کہ قرآن کو مخلوق وحادث کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اور اسی پر امت کا اجماع ثابت ہے۔انتہیٰ

وقال تعالیٰ: ان ھذا القرآن یھدی للتی ھی اقوم (پ۱۵ع ۱)

وقال تعالیٰ: الذی انزل علیٰ عبدہ الکتاب و لم یجعل له عوجاً۔قیماً (پ۱۵ع۱۳)

وقال تعالیٰ: بالحق انزلنه و بالحق نزل۔(پ۱۵ع۱۲)

وقال تعالیٰ: انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحفظون۔(پ۱۴ع۱)

وقال تعالیٰ: لَا یَأْتِیْهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ۔(پ۲۴ع۱۹)

قرآن شریف وہ راہ دیکھاتا ہے جو سب سے سیدھی ہے،اس میں اصلا کجی نہیں رکھی عدل والی کتاب قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور حق ہی کے لئے اتارا،یعنی شیطان کے خلط سے محفوظ رہا کسی تغیر نے اس میں راہ نہ پائی۔بے شک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بے شک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔یعنی تحریف وتبدیل و زیادتی و کمی سے اس کی حفاظت فرماتے ہیں تمام جن وانس اور ساری خلق کے مقدور میں نہیں ہے کہ اس میں ایک حرف کی کمی بیشی کرے۔یا تغیر وتبدیل کر سکے چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔اس لئے یہ خصوصیت صرف قرآن شریف ہی کی ہے دوسری کتاب کو یہ بات میسر نہیں۔

یہ حفاظت کئی طرح پر ہے۔ایک یہ کہ قرآن شریف کو معجزہ بنایا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ایک یہ کہ اس کو معارضے اور مقابلہ سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے

پر قادر نہ ہو۔ ایک یہ کہ ساری خلق کو اس کے نیست ونابود اور معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار باوجود کمال عداوت کے اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔ باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے بے عدیل و بے نظیر جس کی ایک سورت کا مثل بنانے سے تمام خلق عاجز ہے شیطان اس میں تصرف کی قدرت نہیں رکھتا۔ اس قسم کی آیات کریمہ کے لئے دفتر درکار اور بدنظر اختصار۔

بالا بیان سے ظاہر و باہر کہ قرآن شریف کے مثل دنیاں جہان میں کوئی کتاب نہیں لکھ سکتا محال ہے کہ تمام عالم مل کر اس کے مثل لا سکے۔ قرآن ایسی بے مثل کتاب ہے جس کا مثل کسی سے ممکن نہیں تو نصف النہار کی طرح روشن و تاباں کہ قرآن کلام اللہ ہے ہرگز کلام بشر نہیں اور وید اور رامائن اور گیتا کلام بشر، کلام مخلوق ہے دونوں میں بہت زیادہ فرق ہے۔

(۱) قرآن پاک قدیم اور ان کا وید، رامائن، گیتا، حادث۔

(۲) قرآن شریف حق اور یہ باطل۔

(۳) قرآن شریف صدق اور یہ کذب۔

(۴) قرآن مجید ھدایت اور یہ ضلالت۔

(۵) قرآن حکیم ایمان و اسلام اور یہ شرک و کفر وغیرہ وغیرہ

پھر بھی زید بے قید پر از مکر و کید کا قول بدتر از بول "میں نے آپ کی کئی دھارمک کتاب وید، رامائن اور گیتا پڑھا اور قرآن کو بھی پڑھا دونوں میں کوئی فرق نہ پایا۔" معاذ اللہ رب العلمین من ذلك الاقوال الخبيثة و الكلمات الكفرية ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔ استغفر الله ربى من كل ذنب واتوب اليه۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تخرج من افوا ههم، اِن يقولون الّا كَذِباً۔ (پ۱۵ع۱۳)

وماقدر و االله حق قدره (پ۲۴ع۴)

رب اعوذ بك من همزات الشيطين و اعوذبك رب ان يحضرون۔ (پ۱۸ع۶)

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد دھم ص ۲۱۹ نصف آخر پر فرماتے ہیں "قرآن

عظیم کو شل وید بتانا کفر ہے"۔

زید مذکور فی السوال کا حکم یہ ہے کہ وہ اپنی جہالت وسفاہت اور اپنی حماقت وخباثت سے وہ جملہ بول کر جو سوال میں مذکور ہے خارج از اسلام ہو گیا۔ کافر و مرتد ہو گیا، سارے اعمال اس کے اکارت گئے۔ بیوی نکاح سے نکل گئی، بائنہ ہو گئی وہ جس سے چاہے بعد عدت اپنی مرضی سے اپنے ہمکفو سے نکاح کر سکتی ہے۔ اس پر زور و زبردستی نہیں۔ اور اگر زید کو ہی پسند کرتی ہے تو مہر جدید کے ساتھ از سر نو نکاح کر سکتی ہے۔ اگر حج کیا تھا تو پھر حج کرے اگر استطاعت ہو۔ اگر مرید تھا پھر مرید ہو، کہ کفر سے حج اور بیعت سب باطل ہو گئے۔

یعنی زید پر توبہ صادقہ فرض ہے۔ تجدید ایمان فرض ہے۔ اگر حج کی استطاعت ہو تو حج بھی فرض ہے۔ تجدید بیعت کرلے اگر جامع شرائط پیر و مرشد ملے کہ یہ بھی ضروری ہے۔

انتباہ: بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کفر کا فتویٰ دینے پر کافر ہوتا ہے۔ ایسا نہیں ہرگز نہیں بلکہ کفر کرنے سے کافر ہو جاتا ہے کوئی فتویٰ دے یا نہ دے۔ اسی طرح بعض چھپ کر توبہ کر لیا اور بیوی سے نکاح نہ کیا، اس سے بیوی حلال نہ ہوگی۔ اس کے ساتھ قربت حرام اور اولاد ولد الزنا۔ جس جرم کی جیسی شہرت اسی طرح توبہ کی بھی شہرت ہونی ضروری ہے۔ توبة السر بالسر و العلانية بالعلانية (الحدیث)

(۲) زید بے قید پر از مکر و کید اس دوسری صورت میں بھی کفر سے بچ نہ سکا کیونکہ اس نے کافر مشرک کی بات "رام و رحیم ایک ہے" کی تصدیق کی۔ "رام۔ رحیم کہنا ایک ہے" کفر ہے۔ اسی طرح اس کی تصدیق بھی کفر ہے۔ الرضا بالکفر بھی کفر ہے۔ بت پوجا نہیں صرف رضا دیکھایا تب بھی کافر ہو گیا۔

فتاویٰ مصطفویہ ص ۲۰۰ پر ہے:

"ہرگز خدا رام نہیں اور ہرگز رام خدا نہیں۔" تعالی اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً ۔ سبحان اللہ عما یصفون۔ سبحان اللہ عما یشرکون۔

اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے پاک و منزہ ہے جن کو ظالم بکتے ہیں۔ اللہ کو پاکی ہے ان باتوں سے کہ جن کو یہ بتاتے ہیں اور جن چیزوں میں شریک کرتے ہیں۔

مفتی اعظم علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں مشرکین کا مذہب نامہذب ہے کہ خدا ہر چیز میں رما ہوا سرایت وحلول کیے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ رمنے اور حلول کرنے سے پاک ہے. مشرک خدا کو اپنے اسی عقیدہ خبیثہ کی بنا پر رام کہتے ہیں تو خدا کو رام کہنا کفر ہوا. اور خدا خدا کرنا عبادت اور کفر کو عبادت جاننا کفر اور نہ سہی فرض کیجئے کہ رام کے یہ معنیٰ بھی نہ سمجھتا ہو جب بھی ہمارا خدا وہ نہیں جو ہنود بے بہبود کا مزعوم خدا ہے جسے مشرکین نے خدا سمجھ لیا ہے قرآن اس پر شاہد ہے ارشاد فرماتا ہے

قل یٰاَیُّها الكٰفِرُون۔ لَآ اَعْبُدُ ماتعبُدُون۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُون مآ اَعْبُدُ۔

تم فرمادو اے کافرو میں نہیں پوجتا جسے تم پوجتے ہو. اور نہ تم اس کے عبادت کرنے والے ہو جس کی بندگی میں کرتا ہوں اور نہ میں تمہارے معبودوں میں سے کسی کا پوجنے والا ہوں اور نہ تم میرے معبود حقیقی عز جلالہ کے عابد و پرستار ہو اور فرماتا ہے ما قدروا اللہ حَق قدرہ (پ ۲۴) اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا کہ اس کا حق تھا۔

تو معلوم ہوا کہ اللہ وہ نہیں جو کفار کا مزعوم ہے. اور جسے رام رام سے پکارتے ہیں. تو ظاہر ہوا کہ مسلمانوں کا خدا خدا کرنا اور کفار کا رام رام بکنا ہرگز ایک نہیں ہوسکتا انتہیٰ کلامہ۔

اقول: اس کافر کی بات ''رام ورحیم ایک ہے'' کی تصدیق کیا تو اس تصدیق کرنے والے زید پر توبہ وتجدید ایمان فرض اور ہر فرض سے بڑھکر فرض ہے نئے سرے سے مسلمان ہو اور اپنی بیوی سے جب کہ وہ راضی ہو از سر نو نکاح کرے اور اگر کہیں بیعت ہو تو تجدید بیعت بھی لازم یونہی اگر حج کر چکے ہوں تو پھر حج کرنا بھی ضروری ہے کہ کفر سے اعمال حبط ہوجاتے ہیں تو پہلا حج اور اعمال حبط ہوگئے اب دوسرا حج یوں فرض کہ حج کی فرضیت کا وقت عمر ہے لھذا پھر حج ضروری وواجب. توبہ کرے اور بہانے نہ بنائے کہ وہ کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

قال تعالیٰ: لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ، بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے مسلمان ہوکر پ ۱۰ ع ۱۴ واللہ الموفق ۔

(۳) اس صورت میں بکر مدعی ہے اور زید مدعیٰ علیہ، بکر دلیل پیش کرے. یہ دلیل یعنی

گواہ پیش نہ کر سکے تو مدعیٰ علیہ پر قسم ہے کہ حدیث شریف میں ہے۔ البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر۔ شرح مسلم شریف (ص ۷۴ ج ۲)

جب زید کو تصدیق کا اقرار ہے تو ان باتوں گواہوں اور قسم کی ضرورت نہیں، زید پر شرع شریف کا وہی حکم ہے جو یکم دوم سوالوں کے جواب میں گزر چکا۔

صورت مزکورہ میں بکر گواہ پیش کرے اور زید قسم کھائے اس مسئلہ کا حل یہی ہے جو بیان ہوا.

(۴) کفر وشرک سے معاذ اللہ منھا توبہ، تجدید ایمان واسلام وتجدید نکاح فرض ہو جاتا ہے. بلا توبہ و بلا تجدید درس وتدریس نہیں کر سکتا.

(۵) دانستہ جو بھی ساتھ دیا عوام ہو یا خواص اس کا بھی حکم وہی ہے جو زید کا ہے.

(۶) ان صورتوں میں زید توبہ کرے اور تجدید بھی کرے. اور شریعت کا حکم ماننے میں ذلت نہ محسوس کرے بلکہ عزت سمجھے. انشراح قلب کے ساتھ توبہ کر کے آپس میں میل جول قائم کر لے. اختلاف ختم کرے. نزع نہ رہنے دے. باطل کو حق کہنے سے اختلاف ہوا. وید کو مثل قرآن یا قرآن کو مثل وید کہنے سے اختلاف ہوا. قرآن اور وید میں کوئی فرق نہیں کہنے سے اختلاف ہوا یا رام رحیم ایک ہے کی تصدیق سے (جیسا کہ زید کا اقرار ہے) اختلاف ہوا. زید اسی وقت سے قابل امامت نہ رہا اور جن لوگوں نے زید کی اقتدا کی ان کی نماز نہ ہوئی وہ اپنی نماز کا اعادہ کریں واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

فتویٰ

فاضل جلیل عالم نبیل حامی سنن ماحی فتن حضرت مولانا مولوی سید اولاد رسول محمد میاں صاحب قادری برکاتی سجادہ نشین سرکار مارہرہ شریف اللھم ھدایۃ الحق والصواب.

الجواب : خدا خدا نہ سہی رام رام کر لینگے۔ اس شرک پرستی پر تو رد کامل علماء اہل سنت کے رسائل میں ہے۔ یہاں کہنا یہ ہے کہ کلمۂ اسلام خدا خدا کو ایک کلمۂ کفر رام رام سے مساوی ماننا. اور اس کلمۂ اسلام کو چھوڑ کر اس کلمۂ ملعونہ یعنی رام رام کو اختیار کرنا ہے اور یہ

دونوں یقیناً کفر ہے۔

شفاء امام قاضی عیاض واعلام ابن حجر میں ہے۔

واللفظ للا علام من زعم ان الاله سبحانهٗ و تعالیٰ یحل فی شئیٍ من احاد الناس اوغیرهم فهو کافر.اھ ملخصاً

ترجمہ: جو یہ زعم کرے کہ اللہ عزوجل وسبحانہٗ وتعالیٰ کسی آدمی یا کسی چیز میں حلول کیا ہوا سمایا ہوا ہے وہ کافر ہے۔

فتاویٰ ہندیہ میں خلاصہ سے ہے:

و اذازعم علی الکفر ولو بعد مائة سنة یکفر فی الحال

ترجمہ: اگر کفر کا قصد کرے اگرچہ سو برس بعد، اسی وقت کافر ہوجائیگا۔

هذا. واللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم واحکم کتبه الفقیر اولاد رسول۔

محمد میاں القادری البرکاتی المارهروی کان اللہ تعالیٰ لہ۔ ۶ ذی الحجۃ الحرام ۱۳۴۳ھ (مہر)

الجواب صحیح والمجیب اللبیب نجیح وقاله بفمه العبد الجانی سید احمد المکنی بابی البرکات السنی القادری الرضوی النوری (مہر)

اعلیٰحضرت عظیم البرکت مجدد دین وملت امام اہلسنت محدث بریلوی علیہ الرحمۃ و الرضوان وارضاہ عنا فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۴۲ واحکام شریعت ۱۹۳ پر فرماتے ہیں:

قرآن عظیم یا حدیث کریم میں رام وکرشن کا ذکر تک نہیں ان کے نفس وجود پر سوائے تواتر ہنود کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں کہ واقعی میں کچھ اشخاص تھے بھی یا محض انیاب واغوال ورجال بوستان خیال کی طرح اوہام تراشیدہ ہیں تو اتر ہنود اگر حجت نہیں تو ان کا وجود ہی نا ثابت اور اگر حجت ہے تو اسی تواتر سے ان کا فسق و فجور ولہو ولعب ثابت، پھر کیا معنیٰ کہ وجود کے لئے تواتر ہنود مقبول اور احوال کے لئے مردود مانا جائے اور انہیں کامل و مکمل بلکہ ظنا معاذ اللہ انبیاء ورسول جانا مانا جائے واللہ تعالیٰ اعلم واللہ الھادی۔

یہ گمان نہ کریں اور اس گھمنڈ میں نہ رہیں کہ کلمہ کفر ایک بار زبان سے یا قلم سے نکل گیا اس کے بعد ہزار بار کلمہ پڑھا ہے اب تک کیا وہ کفر باقی رہ گیا؟

ہاں ہاں ویسا ہی باقی ہے اگر چہ بے شمار کلمہ پڑھا ہو اور روزانہ دانے کی تسبیح گھمائی ہو۔ جب بھی تاوقتیکہ اسی اعلان کے ساتھ اپنے ان کفریات سے توبہ نہ کرو، رجوع نہ لاؤ ہرگز کچھ مفید نہیں۔ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں ہے۔

اِنْ اَتیٰ بِکَلِمَۃِ الشَّھادَۃِ عَلیٰ وَجْہِ الْعَادَۃِ لم ینفعُہٗ مَالَمْ یَرْجِعْ عمّا قالہٗ لِاَنہ بِالْاِتْیانِ بِکَلِمَۃِ الشَّھَادَۃِ لَایَرْتَفِعُ الْکُفْرُ۔

اگر بطور عادت اس نے کلمۂ طیبہ پڑھ لیا تو یہ اس کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا جب تک کہ توبہ نہ کرے کیونکہ بغیر توبہ صرف کلمہ پڑھ لینے سے کفر ختم نہیں ہو جاتا۔

واللہ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم

کتبہ الفقیر مصطفےٰ رضا القادری النوری البریلوی

تصدیقات علمائے اعلام

۱- لقد اصاب من اجاب: خویدم الطلبۃ محمد حسنین رضا القادری النوری الرضوی غفرلہ ربہ
۲- صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم: محمد سراج الدین رامپوری
۳- لقد اصاب من اجاب: فقیر سردار علی بریلوی غفرلہٗ
۴- صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب: فقیر محمد تقدس علی الرضوی البریلوی غفرلہ مولاہ القوی
۵- فقیر ابو العلا محمد امجد علی اعظمی عفی عنہ، صدر مدرس مدرسہ دار العلوم معینیہ عثمانیہ اجمیر شریف۔
۶- صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب: محمد اسماعیل محمود آبادی، ضلع سیتا پور توابعات لکھنؤ
۷- محمد نعیم الدین عفا عنہ المعین
۸- جواب صحیح ہے: سید غلام قطب الدین سہیل ہند سہسوانی۔
۹- ھذا ھو الجواب الصحیح والحق الصریح المصدق الفقیر محمد ابراھیم عفاعنہ۔ ناظم جمیعۃ الاحناف صوبہ سندھ

۱۰- الجواب صحیح: فقیر محمد حسین البلوچستانی۔

۱۱- لعمری لقد اجاب فی ما اجاب و اطاب و اصاب فاوضح الصواب عن اللباب ابوالعرفان محمد غلام جان قادری رضوی عفی عنہ۔ مدرسہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور۔

۱۲- نعم الجواب وحبذ التوفیق و حضرۃ المجیب مصیب و مثاب علیٰ من خالفہ سوء العقاب و اللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہٗ اتم و احکم: فقیر ابوالفتح عبیدالرضا حشمت علی قادری الرضوی لکھنوی غفرلہ مفتی جامعہ رضویہ منظر اسلام خانقاہ عالیہ قدسیہ رضویہ بریلی شریف۔

۱۳- ذٰلک کذالک و انی مصدق لِذالک: فقیر غلام رسول قادری بھاولپوری۔ (مہر مفتی ریاست

۱۴- الجواب صحیح والمجیب نجیح: الفقیر محمد علی القادری الحامدی غفرلہٗ۔

۱۵- ھٰذا ھوالحق: عبدالنبی المختار محمد یار، بھاولپوری بقلم خود

۱۶- جواب صحیح ہے: غلام محمد نبی، رامپوری، مدرس مدرسہ ارشادالعلوم رام پور۔

۱۷- الجواب صحیح وصواب والمجیب اللبیب مصیب و مثاب: عبدالغنی غفرلہ، مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور ہند

۱۸- ....ابوالبرکات سید احمد غفرلہٗ الاحد۔ (ص ۶۱۹۔ ۶۲۱ بقدر حاجت)

فتویٰ

حضرت والا برکت بالا منزلت علامہ زمان مفتی دوراں مولوی محمد ابراھیم صاحب قادری مدرس اول، دارالعلوم شمس العلوم بدایوں۔

جو شخص نثراً نظماً یہ کہے کہ خدا کا اس بت کافر پر قابو نہیں چلا مگر میں اس کو اپنا مطیع کر لوں گا۔ یا خدا خدا کی جگہ رام رام باتباع فلاں کافر کر لوں گا تو یہ کلمات صریحاً کفر کے ہیں جس میں تاویل کی گنجائش نہیں اگر چہ کہنے والا اعتقاد نہ رکھے۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم واحکم

(۱) حررہ محمد ابراھیم الحنفی القادری البدایونی غفرلہ۔

(۲) الجواب صحیح، فقیر محمد عبد القدیر القادری البدایونی۔

(۳) الجواب صحیح، فقیر محمد امین عفی عنہ

(۴) ذٰلک کذٰلک انی مصدق لذٰلک، حررہ العبد المذنب ابو البرکات۔

(۵) الجواب صحیح ابو یوسف محمد شریف کوٹلی لوہاران غفرلہٗ۔

(٦) لقد اصاب المجیب جزاہ اللہ المجیب، محمد حبیب الرحمٰن القادری البدایونی غفرلہٗ ص ۶۲۱۔۶۲۲

فتویٰ

حضرت حامی سنت ماحی بدعت مولانا مولوی ریحان حسین صاحب سنی حنفی مدرس و مفتی مدرسہ ارشاد العلوم رام پور۔

فرماتے ہیں کجا حق سبحانہ وتعالیٰ وحدہٗ لاشریک لہ معبود برحق اور کجا رام وچھمن کہ جو دو شخص اہل ہنود کے معبود باطل جن کو وہ نعوذ باللہ خدا جانتے اور مانتے ہیں ص ۶۲۵۔۶۲۶ اقتباساً

امتیاز: جو وید اور قرآن میں فرق کا قائل نہ ہو وہ علمائے دیوبند کے نزدیک بھی کافر ومرتد ہے۔

فتاویٰ دار العلوم دیو بند ج ۱۲ ص ۲ پر ہے۔

وید اور قرآن میں جو فرق کا قائل نہ ہو، کے جواب میں ہے۔

الجواب: یہ کلمات کفر کے ہیں۔ایسا اعتقاد رکھنے والا ایسے اعتقادات کی تعلیم دینے والا مسلمان نہیں کافر ومرتد ہے وہ شخص پیر بنانے کے لائق نہیں اور عالم کہلانے کا مستحق نہیں ہے بلکہ فاسق ومبتدع بلکہ کافر ومرتد ہے، مسلمانوں کو اس کے مکائد سے احتراز لازم ہے۔ اور اس کے کلمات کفریہ سننے سے احتراز واجب ہے۔

اور اس کے حاشیہ پر ہے و من اعتقد ان الایمان و الکفر و احد فھو کافرو من لا یرضیٰ من الایمان فھو کافر (عالمگیری مصری موجبات الکفر) ص ۲۰۷ ج ۳ انتہیٰ

اور ص ۳۹۲ پر "رام ورحمٰن دونوں کو ایک کہتا ہے" کے جواب میں ہے

الجواب : ایسے عقائد رکھنے والا شخص کافر و مرتد ہے اگر وہ تائب ہو کر اور اسلام لا کر نہ مرے تو اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھی جاوے اور مسلمانوں کے قبرستان میں اس کو دفن نہ کیا جائے اور وہ شخص پھر اسلام میں داخل ہونا چاہے اور گزرے ہوئے عقائد و افعال سے توبہ کرلے تو اس کو مسلمان کر لیا جاوے۔

اور اس کے حاشیہ ص ۳۹۳ پر ہے:

اذا اطلق الرجل كلمة الكفر لكنه' لا يعتقد الكفر الخ قال بعضهم يكفرو هوالصحيح عندي لا نه استخف بدينه (ردالمحتار باب المرتد) ص ۳۹۳ ج ۳ انتہی

باسمه تعالیٰ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ سنی صحیح العقیدہ لڑکا نے دیوبندی لڑکی کے ساتھ نکاح کر کے اپنا گھر لایا اور اس کا قاضی بھی دیوبندی مولوی تھا

کیا اس صورت میں اہل سنت والجماعت کے یہاں اس لڑکا کا نکاح درست ہوا یا نہیں؟

اس لڑکا لڑکی کا دوبارہ نکاح اہل سنت والجماعت کا مولانا پڑھا سکتا ہے یا نہیں؟

دیوبندی لڑکی اپنا کفریہ عقائد کو چھوڑ کر اہل سنت والجماعت میں رہنا چاہتی ہے؟

نوٹ: حضور والا سے گزارش ہے کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد اعجاز الحق دفالی، مقام بڑا کھرہانی وارڈ نمبر ۴، دھنوشا (نیپال)

۸۶/۹۲ ۔۷

الجواب بعون الملك الوهاب

صورت مستفسرہ میں دیوبندیت سے توبہ صادقہ کے بعد لڑکی کا نکاح ہوسکتا ہے پہلا نہ ہوا واللہ تعالیٰ اعلم

محمد جیش صدیقی برکاتی، دارالافتاء جامعہ حنفیہ غوثیہ جنکپور وارڈ ۶، ۲۶ ربیع الآخر ۱۴۳۶ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید وبکر دونوں عالم دین ہیں اور دونوں ایک ہی گاؤں کے امام وخطیب ہیں زید کا کہنا ہے بکر ایک غیر مسلم کے ساتھ بات چیت کے درمیان یہ کہہ دیا کہ میں نے ویداور رامائن کو بھی پڑھا ہے اور قرآن کو بھی پڑھا ہے دونو میں کوئی فرق نہیں ہے دونو برابر ہے جب تک زید اس گاؤں کے امام و خطیب بنے رہے تب تک انھوں نے نہ تو اراکین مدرسہ اور نہ دوران جمعہ تقریر میں لوگوں کو جانکاری کرایا اور نہیں بکر کو نماز پڑھانے اذان دینے اور قربانی کرنے سے روکا اور جب اس گاؤں سے چلے گئے تو اپنے ماننے چاہنے والوں میں کہا کہ بکر کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، نیز جب بکر کو معلوم ہوا تو بکر حلف کے لئے تیار ہے اور کہتا ہے کہ میں نے یہ جمعہ میں کہا یہ بیان اور الزام لگایا جارہا ہے حضور والا سے گزارش ہے کہ زید وبکر کے لیئے کیا حکم ہے. با تفصیل شریعت مطہرہ کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی آپ کا دست بوس

محمد عاشق حسین

خیراجلیشور۔۱۱، مہوتری نیپال.

۸۶/۹۲ے

الجواب بعون الملك الوهاب.

جس نے بھی یہ خبیث جملہ کہ ویدو رامائن اور قرآن ایک ہے کہا کافر ہوگیا، بیوی نکاح سے نکل گئی سارے اعمال اس کے اکارت گئے توبہ کرے از سر نو ایمان لائے کلمہ پڑھے تجدید نکاح بمہر جدید کرے، حج کیا تھا پھر حج کرے مرید تھا تو پھر مرید ہو۔ لا تعتذر وا قد کفر تم بعد ایمانکم

کفر کرنے سے کفر ہوتا ہے، فتویٰ دینے سے نہیں، تمام عالم میں کوئی کفر کا فتویٰ نہ دے تب بھی کفر کرنے والا کافر ہی رہیگا۔

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کفر کا فتویٰ دینے سے کافر ہوتا ہے یہ غلط ہے فتویٰ تو صرف اظہار کے لئے ہے فقط۔

کفری بولی بولا اب انکار کرتا ہے کہ نہیں بولا تو انکار سے کفر کفر نہ رہے مٹ جائے ایسا نہیں۔ انکار توبہ رجوع مان لیا جائیگا مگر بیوی سے نکاح جدید کرنا ہی ہوگا اگر انکار صحیح ہے تو اس پر الزام نہیں۔

اور جس نے کفر کا الزام رکھا وہ گنہگار ہے اپنے گناہوں سے توبہ کرے مدتوں کے بعد لوگوں کو آگاہی دی یہ بھی غلط ہوا۔

قبر پر اذان دینا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسئلہ (۶۵، ۶۶): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین

(۱) ایک آدمی کا کہنا ہے کہ قبر پر اذان دینا مستحب ہے اور اذان دینے سے میت کو سکون حاصل ہوتا ہے اور جواب دینے میں آسانی ہوتی ہے اور نئے گھر میں دل لگ جاتا ہے لہٰذا سوال یہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ جب آدمی میت کو دفن کر کے چالس قدم ہٹتے ہیں تو منکر نکیر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور میت سے سوال کرتے ہیں جب اذان دی جاتی ہے تو شیطان اذان کی آواز سن کر بھاگتا ہے اور میت سکون سے جواب دیتے ہیں۔ جواب سے نوازیں۔

جو اذان قبر کو شرک بتائے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) ایک مولوی صاحب کا کہنا ہے کہ قبر پر اذان دینا شرک وبدعت ہے، کیوں کہ جب آدمی میت کو دفن کر کے چالس قدم ہٹتے ہیں تو فرشتے سوال کرنے کے لیے حاضر ہوتے ہیں جب آدمی قبر پر اذان دے رہا ہوگا تو فرشتے کیسے آئیں گے جب کہ اذان دینے والے ہیں ہی تو میت سے فرشتے سوال کیسے کریں گے؟ یہ سوال مولوی صاحب کا صحیح ہے؟ خلاصہ تحریر کریں اور جواب سے نوازیں۔

المستفتی: محمد زبیر عالم نوری لوہار پٹوی

ازماریپور ضلع سمستی پور (بہار)

اذان قبر کا جواز

الجواب: بعون الملك الوهاب

(۱) اذان علی قبر المومن بلا شک وشبہ مستحب ومستحسن ہے۔ قرآن وحدیث اور فقہ سے اس کا جواز واستحباب واستحسان ظاہر وباہر ہے حدیثوں سے ثابت کہ مردے کو اس نئے مکان تنگ وتاریک میں سخت وحشت اور گھبراہٹ ہوتی ہے الا مارحم ربی۔ اور اذان دافع وحشت وباعث اطمینان خاطر ہے کہ وہ ذکر خدا ہے اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب۔ آگاہ خدا کے ذکر سے دل چین پاتے ہیں۔

اور ذکر رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی ہے کہ اشھدان محمد رسول اللہ اس میں دوبار ہے اور اللہ جل مجدہ کا ذکر مع صفات سترہ بار ہے اور خدا اور رسول جل وعلیٰ وصلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نزول رحمت کا باعث ہے۔

حدیث صحیح میں وارد ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

حفتھم الملائکۃ وغشیتھم الرحمۃ ونزلت علیھم السکینۃ۔ یعنی ذکر خدائے عزوجل ورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کرنے سے ذاکرین کو نوری فرشتے خوشی ومسرت کے ساتھ گھیر لیتے ہیں اور رحمت الٰہی انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر چین وسکون کا نزول ہوتا ہے۔

حدیث میں ہے:

حضرت آدم علیہ السلام ہند میں اترے استوحش انہیں گھبراہٹ ہوئی فنزل جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام فنادیٰ بالاذان تو جبریل علیہ السلام اتر کر اذان دی۔ پھر اگر ہم قبر والے کی تسکین خاطر اور دفع توحش کے لیے اذان دیں تو کیوں جائز نہ ہوگا۔

امام ترمذی نے روایت کی ہے:

ان المیت اذا سئل من ربك فیرأی له الشیطان فیشیر الیٰ نفسه انی انا ربك فلھذا ورد سوال التثبیت۔

یعنی مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے تو شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے کہ میں تیرا رب ہوں اسی لیے کلمہ آیا کہ میت کے لیے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

اور صحیح حدیثوں سے ثابت کہ اذان شیطان کو دفع کرتی ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اذا اذن الموذن أدبر الشيطان۔

اور یہ بھی حدیث پاک سے ثابت ہے کہ تسبیح و تکبیر یعنی سبحان اللہ کہنا اور اللہ اکبر اللہ اکبر پڑھنا قبر کے پاس قبر کی تنگی کو دور کر کے کشادگی عطا فرماتا ہے۔ کما فی المشکوٰۃ۔

امام احمد نے روایت کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اذکر اللّٰہ عند کل شجر وحجر۔ ہر سنگ و شجر کے پاس اللہ کا ذکر کرو۔

اور اذان بھی ذکر خدا ہے اور ذکر خدا ہر جگہ محبوب و مرغوب و مطلوب و مندوب ہے جس سے ہرگز ممانعت نہیں ہو سکتی جب تک کسی خصوصیت خاصہ میں کوئی نہی شرعی نہ ہو۔

اذان کے مواقع

اور ردالمحتار ص ۲۸۳ جلد ا:

قد يسن الاذان لغير الصلوة كما في اذن المولود والمهموم والمصروع والغضبان ومن ساء خلقه من انسان اوبهيمة وعند مزدحم الجيش وعند الحريق قيل وعند انزال الميت القبر قياسا على اول خروجه للدنيا لكن رده ابن حجر في شرح العباب وعند تغول الغيلان اى عند تمرد الجن لخبر صحيح فيه۔ اقول ولا بعد فيه عندنا .اھ

یعنی نماز کے علاوہ بھی اذان مسنون ہے جیسا کہ (۱) بچہ اور مرگی والے، (۲) غمزدہ اور (۳) غصہ والے کے کان میں اور (۴) اس کے کان میں جس کی عادت خراب ہو گئی ہو آدمی ہو یا جانور، (۵) لشکر کے ٹکراؤ کے وقت، (۶) آگ لگ جانے کے وقت۔ (۷) اور

کہا گیا ہے میت کو قبر میں اتارتے وقت اس کے دنیا میں اول آنے پر قیاس کرتے ہوئے۔ لیکن اس کے مسنون ہونے کا ابن حجر نے شرح عباب میں رد فرمایا ہے۔(۸) اور جنوں کی شرکشی کرتے وقت۔

اقول: انہوں نے (یعنی علامہ ابن حجر نے) اذان کے سنت ہونے کا رد کیا ہے لہٰذا اس کا مستحب اور مستحسن ہونا اپنی جگہ برقرار رہے گا۔ زیادہ تفصیل کی حاجت ہو تو ایــذان الاجر فی اذان القبر تصنیف لطیف اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت علیہ الرحمۃ والرضوان کا مطالعہ کریں، جواب کافی وافی شافی پائیں گے۔ جو کچھ میں نے تحریر کی ہے بیشتر اس کا اسی رسالہ مبارکہ سے استفادہ کیا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۲) یہ مولوی نہیں بلکہ نرا جاہل واحمق ہے۔ شرک وبدعت کے معنیٰ سے بالکل ناآشنا ہے۔ اس کے اقوال کچھ بھی التفات کے لائق نہیں، کہ محض بکواس وہفوات ہے۔ یہ اپنی نادانی سے سمجھتا ہے کہ موذن قبر پر اذان دیں گے تو نکیرین نہیں آئیں گے اور جب نہیں آئیں گے تو سوال نہ ہو سکے گا اور سوال نہ ہوگا تو شرک ہوگا۔ معاذ اللہ رب العالمین ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ۔ اللہ جب دین لیتا ہے تو پہلے عقل چھین لیتا ہے پھر ہر چیز اس کو الٹی نظر آنے لگتی ہے۔

بہت سے خدا کے نیک بندے ہیں جو نکیرین کے سوال سے مامون ومحفوظ ہیں۔ (۱) شہید، (۲) سرحد کا محافظ، (۳) پیٹ کے مرض میں مبتلا، (۴) حیضہ میں مرنے والا (۵) صدیق، (۶) اطفال (چھوٹے بچے)، (۷) جمعہ کے دن اور (۸) اس کی رات میں مرنے والا اور (۹) ہر رات سورہ ملک کی تلاوت کرنے والا (۱۰) یا سورہ سجدہ کا تالی (تلاوت کرنے ولا) اور (۱۱) مرض موت میں سورہ اخلاص کا قاری (پڑھنے والا) وغیرہ۔ ان میں سے کسی سے سوال نہ ہوگا تو کیا یہ شرک ہوگا؟ معاذ اللّٰہ استغفر اللّٰہ ولاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ یہ شخص مفتری انما تفتری الکذب الذین لایومنون بایٰت اللّٰہ اولٰئک ھم الکٰذبون۔ جھوٹ بہتان وہی باندھتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے اور وہی جھوٹے ہیں۔ اس سے دریافت کیجئے کہ کس کتاب میں اسے شرک لکھا ہے ہرگز نہیں

بتاسکتا تو پڑھیں لعنۃ اللہ علیٰ الکاذبین۔ واللہ اعلم بالصواب۔

جو خواجہ غریب نواز کی گستاخی کرے اس کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۰): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل میں کہ زید اپنی زبان سے بار بار یہ کہتا پھرتا ہے کہ ہم خواجہ بابا کی دعا کے مستحق نہیں، بلکہ خواجہ بابا ہماری دعا کے مستحق ہیں، ہم دعا دیں گے تو ان کا بیڑا پار ہوگا، ان کی دعا سے ہمارا کیا ہوگا؟ علماء کی جماعت اس کو بارہا منع کر چکی ہے مگر وہ اپنے قول شنیع سے باز نہیں آتا۔ لہٰذا ایسے شخص کے لیے شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ مفصل قول سے مطلع فرمائیں۔

جو علماء کو نائب رسول نہ جانے وہ کیسا ہے؟

(۲) زید یہ بھی لوگوں کے سامنے کہتا ہے کہ ہم مولوی مولانا کو نائب رسول نہیں مانتے اس کے بارے میں شرعی کیا حکم ہے تحریر فرمائیں۔

سودی رقم کو کیا کیا جائے؟

(۳) بکر نے چند روز قبل عمرو کو قرض دیا تھا اور بکر و عمرو میں بہت زیادہ میل محبت تھی، تدریجاً عمرو کی ماں کے ساتھ بکر کا ناجائز تعلق ہوگیا اس تعلق سے عمرو اور اس کے رشتہ دار خوب اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ پھر بھی یہ لوگ بکر و ہندہ کو کوئی سزا نہیں دیا نہ ان دونوں کو الگ کر سکے۔ اتفاقاً ایک روز یہ دونوں بستی چھوڑ کر باہر چلے گئے ادھر ہی دونوں نے اپنا نکاح کر لیا کیوں کہ ہندہ بیوہ ہو چکی تھی اب جب کہ ہندہ و بکر بستی میں آئے تو عمرو اور اس کے رشتہ دار نے دونوں کو سزا دیا اور بکر کا لڑکا زید اپنا قرض عمر سے مانگا اور بستی کے چند بڑے، چھوٹے اشخاص نے یہ فیصلہ کیا۔ قرضہ کے متعلق رات کو نہیں دن میں باتیں ہوں گی صبح کو چند بڑے لوگوں نے قرضہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا عمرو نے زید کو قرض مع سود کے لوٹا دیا بعدہٗ زید مولانا کو بلوا کر وہ تمامی رقم مدرسہ میں بطور عطیہ پیش کر کے رسید حاصل کر لی۔ اب دریافت یہ ہے کہ وہ

رقم مدرسہ میں لینا اور عمارت میں خرچ کرنا روا ہے یا نہیں؟ یا عمرو کو روپے واپس کر دیئے جائیں جب کہ عطیہ دینے والا موجود نہیں ہے مفصل جواب سے نوازیں۔

جس نے امام و مدرس پر جھوٹا الزام لگایا اس کا کیا حکم ہے؟

(۴) زید نے اپنے گاؤں کے امام و مدرس کے اوپر جھوٹ کا افترا باندھا اور یہ کہا کہ آپ کا کسی بھی میٹنگ میں چار آنہ حصہ ہے یا آپ زید کا پیسہ مدرسہ میں لگاتے ہیں جب کہ سوال مذکور سے ظاہر ہے کہ یہ زنا کے جرمانہ کا پیسہ نہیں ایسے شخص پر شرعی کیا حکم ہے مفصل جواب سے نوازیں عین کرم ہوگا۔ بینوا و توجروا۔

المستفتی: عبدالمصطفیٰ نوری

مدرس مدرسہ غوثیہ رضاء العلوم پچھی پور۔ سرلاہی (نیپال)

الجواب: بعون الملک الوہاب

(۱) شخص مذکور انتہا درجہ کا بے ادب اور سخت قسم کا گستاخ ہے اس کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ہے۔ اولیاء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی خداوند ذوالجلال کی بارگاہ میں بڑی قدر و منزلت ہے۔ آیات قرآنیہ اور احادیث نبویہ میں اُن کی عظمت شان اور رفعت مکان کا برملا بیان موجود ہے۔ ان کے صدقہ میں خلق کے کام بنتے ہیں، مدیں ہوتی ہیں، روزیاں ملتی ہیں، گذشتہ اور آئندہ کے غم واندوہ اور خطرات سے بے خوف ہیں۔ الا ان اولیاء اللہ الخ۔ اس پر شاہد عدل ہے۔

قال تعالیٰ: وھو یتولی الصّٰلحین۔

وقال تعالیٰ: رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ (پ ۳۰ البینہ آیت ۸)

اولٰئک حزب اللہ الا انّ حزب اللہ ھم المفلحون۔ اللہ تعالیٰ ولیوں سے نبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ولی وہ کہ اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ راضی یہ اللہ کی جماعت ہے۔ سنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لواقسم علیٰ اللّٰہ لآبرہ۔ اگر وہ کسی امر میں اللہ کی قسم کھا لے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پورا فرماتا ہے۔

دوسری حدیث میں ہے:

وُجُوھھم نُورٌ علیٰ منابر من نور لا یخافون اذا خاف الناس ولا یحزنون اذا حزن الناس ثم تلا الا ان اولیاء اللّٰہ۔الخ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اولیاء کے چہرے نورانی ہوں گے، نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، انہیں کوئی خوف نہ ہوگا، جب کہ عام لوگ خوف زدہ ہوں گے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے جب کہ اور لوگ غمگین ہوں گے۔ پھر حضور یہ آیت پڑھی سنو! بے شک اللہ تعالیٰ کے اولیاء پر کوئی خوف نہ ہوگا اور نہ وہ غم کریں گے۔ اس کے علاوہ بہت آیات کریمہ اور احادیث کثیرہ سے ان کے صفات عالیہ اور مکانات رفیعہ ثابت ہیں۔ شخص مذکور فی السوال پر توبہ فرض ہے۔ اپنے بے ہودہ اقوال سے توبہ کرے اور یقین کرے کہ اللہ کے ولی ڈوبتے کو تیرانے والے اور غرقاب کا بیڑا پار لگانے والے ہیں اور ہم ان کے در کے محتاج ہیں۔ ان کے رتبے بلند ہیں، ایک ایک سے افضل ہیں، انہیں میں سے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین چشتی سنجری ثم اجمیری رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا ہیں۔ اللھم ھدایۃ الحق والصواب واللّٰہ اعلم بالصواب۔

(۲) جو عالم ہدایت پر ہو متبع شریعت ہو سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پیرو ہو اطاعت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اس کا شیوہ ہو، اس کے لمحات طہارت وتقویٰ میں گذرتے ہوں اور اوامر کو بجالاتا ہو، نواہی سے بچتا ہو، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عامل ہو، خود ناپاکیوں سے بچتا ہو اور لوگوں کو بچاتا ہو اور پاکیوں کو اپناتا اور دوسروں کو ان کی طرف رہنمائی کرتا ہو، سنی ہو وہابی، دیوبندی، پھلواروی وغیرہ فرقۂ باطلہ سے بیزار ہو اور اس سے سخت نفرت کرتا ہو اور دوسروں کو ان خبثائے مذکورہ سے نفرت دلاتا ہو اور لوگوں کے ایمان کی حفاظت کرتا ہو تو یقیناً بلاشک وشبہ ایسا عالم نبی کا وارث اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کا سچا نائب ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے: وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم فمن اخذه اخذ بحظ وافر۔ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجه۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۳۴)

اور علماء، نبیوں کے وارث (نائب) ہیں اور بلاشبہ نبیوں نے کسی کو دینار اور درہم کا وارث نہ بنایا اور انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا ہے تو جس نے علم حاصل کیا تو اس نے پورا حصہ لیا۔

پھر عالم باعمل کی حدیثوں میں بڑی بڑائیاں آئی ہیں۔ کہیں یوں بیان ہوا:

فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد۔ (مشکوٰۃ ص ۳٤)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔ (ترجمہ از: امجدی)

کہیں یوں:

ان العالم یستغفرله من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب۔

بے شک عالم دین کے لئے آسمان وزمین کی مخلوق دعائے مغفرت کرتی ہیں یہاں تک کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی۔ اور بے شک عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسے ہی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت تمام ستاروں پر۔ (ترجمہ از: امجدی)

کہیں یوں:

فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله وملٰئکتهٗ واهل السمٰوات والارض حتی النملة فی حجرها وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواہ الترمذی ورواہ الدارمی کلها فی المشکوٰۃ الشریف ص ۳٤۔

عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسے ہی جس طرح میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔ پھر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ اور اس کے فرشتے بھلائی کی تعلیم دینے والے پر رحمت بھیجتے ہیں اور آسمان وزمین والے حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی بلوں میں اور مچھلیاں پانی دعائیں کرتی ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور امام داری نے روایت کی ہے اور یہ ساری حدیثیں مشکوۃ شریف میں ہیں۔ (ترجمہ از: امجدی)

طالب دنیا عالم کی مذمت

ہاں وہ عالم جو طالب دینا ہو دین کا نہ ہو یا غفلت میں زندگی گذارتا ہو شر پھیلاتا ہو عامل نہ ہو یا بد مذہب ہو یا بد عقیدہ ہو وہ ہرگز وارث انبیاء نہیں۔

مرقات شرح مشکوۃ ج ۱ ص ۲۳۰ میں ہے:

ان طالب الدنیا لیس من العلماء الورثة۔ دنیا پرست ان علماء میں سے نہیں ہیں جو انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ (ترجمہ از: امجدی)

مشکوۃ شریف ص ۳۷ میں ہے:

الاان شر الشر شرار العلماء وان خیر الخیر خیار العلماء۔

سنو! سب سے برا بدتر علماء ہیں اور بے شک سب سے بہتر اچھے علماء ہیں۔ (ترجمہ از: امجدی)

وعن ابی الدرداء وقال ان من اشر الناس عند اللہ منزلة یوم القیامة عالم لاینتفع بعلمه۔

اور حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن پست درجہ والا وہ عالم ہوگا جو اپنے علم سے نفع نہ اٹھائے۔ (ترجمہ از: امجدی)

وعن زیاد ابن حدیر قال قال عمر هل تعرف مایهدم الاسلام قال قلت لا قال یهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالکتاب وحکم الائمة المضلین۔

اور حضرت زیاد ابن حدیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو اسلام کو کون سی چیز ڈھاتی ہے؟ وہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی

مجھے نہیں معلوم، فرمایا عالم کی لغزش اور منافق کا کتاب اللہ کے ساتھ جھگڑنا اور گمراہ اماموں کا فیصلہ۔ (ترجمہ از: امجدی)

بالا بیان سے واضح ہوا کہ زید کا مطلقاً ایسا کہنا بڑی جہالت وضلالت ہے توبہ کرے حکم نبی کی اطاعت کرے۔

(۳) سود کی رقم کو نہ لے بقیہ لے کر عمارت میں لگانے میں کوئی حرج نہیں سود کی رقم کا مالک عمرو ہے اس کی اجازت پر موقوف رہے گا۔

(۴) کسی شخص پر افترا کرنا بہت سخت شدید گناہ ہے، وہ بھی ایک امام ومدرس پر یہ اور بھی گناہ عظیم ہے۔ امام صاحب سے معافی مانگے توبہ کرے اور توبہ نہ کرے تو مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں واللہ اعلم بالصواب۔

امام باڑہ میں فاتحہ کو درست نہ بتانے والے عالم کی توہین کرنے والے کا حکم کیا ہے؟

مسئلہ (۷۱،۷۲،۷۳): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسائل ذیل کے بارے میں:

(۱) زید وبکر کو یہ کہا گیا کہ چوک کے سامنے یعنی (امام باڑہ) میں فاتحہ درست نہیں ہے تو زید وبکر نے کہا کہ مولوی لوگ تو سب کچھ کو ناجائز ہی کہتے ہیں اور خود عمل ہی نہیں کرتے ہیں۔ یہ تعزیہ وغیرہ بھی چھوڑ دو۔ علمائے کرام کیوں نہیں فتویٰ لگا دیتے ہیں؟ اس دوران بات بڑھتی رہی یہاں تک کہ زید وبکر نے علمائے کرام کی شان میں گستاخیاں وگالی گلوج دینا شروع کر دیا، جب اس سے کہا گیا کہ تم علمائے کرام کو گالی نہ دو ورنہ تمہاری زبان تراش لی جائے گی تو اس پر اور زیادہ نازیبا باتیں کہنے لگا جس سے علمائے کرام کی بے حرمتی واضح ہے تو اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بعض بدعمل عالم کی وجہ سے تمام علماء کو برا بھلا کہنا کیسا ہے؟

(۲) دوسری بات یہ ہے کہ بعض علمائے کرام کی بدعملی کی بنیاد پر تمام علمائے کرام کو گالی

دینا یا حقارت کی نظر سے دیکھنا جب کہ گالی دینے والا خود صوم وصلاۃ وشرع کا پابند نہیں۔

(۳) اس سے قبل زید کے لڑکی کی شادی ایک دیوبندی لڑکے سے ہوئی نکاح کے لئے یہاں کے علمائے کرام کو کہا گیا تو یہ لوگ تیار نہیں ہوئے۔ اسی بنیاد پر زید نے علمائے کرام کو گالی دینا شروع کیا اور کچھ لوگ زید کی طرفداری وتائید کی۔ تو زید کے بارے میں اور اس کے شرکار کے بارے میں شرع کا کیا حکم ہے؟ بالتفصیل تحریر فرمائیں نیز اس کے یہاں علمار کو جانا اس کے فاتحہ ومیلاد ومیت بھوج بھات میں شریک ہونا کیسا ہے؟ جواب سے نوازیں۔

المستفتی: (مولوی) غلام جیلانی کھوکسی براہی، سیتامڑھی، (بہار)

محرم الحرام کے جائز وناجائز مراسم

۹۲/۸۶ ے

الجواب بعون الملک الوھاب: (۱) ایام محرم الحرام خصوصاً دسویں کو حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و دیگر شہدائے کربلا رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کو ایصال ثواب مندوب ومحمود ہے۔ فاتحہ شربت پر، یا شیرینی پر، یا شیر پر، یا مرغ پر، یا گوشت وروٹی، یا کھچڑے پر دلاؤ، یا جس پاک حلال طیب پر فاتحہ دلاؤ سب جائز ودرست وصحیح ہے۔ عشرہ محرم میں مجلس منعقد کرنا اور واقعات کربلا صحیح صحیح بیان کرنا بھی جائز ہے۔ کہ ان واقعات میں صبر وتحمل رضا وتسلیم کا مکمل درس ہے اور پابندی احکام شریعت واتباع سنت کا زبردست عملی ثبوت ہے۔ مگر واقعات کربلا کے سلسلہ میں طرح طرح کے ڈھانچے بنانا، علم اور شدے نکالنا، ڈھول تاشے اور قسم قسم کے باجے بجانا تعزیوں کا بہت دھوم دھام سے گشت کرانا اس پر ہار پھول مٹھائی، ناریل چڑھانا اس کے نزدیک منتیں ماننی اور اندر مصنوعی قبریں بنانے اور ان پر سبز وسرخ غلاف ڈالنا ان کے پاس یا چوک کے پاس یا امام باڑہ کے پاس شربت ومالیدہ وغیرہ پر فاتحہ دلانا اور مصنوعی کربلا اور مصنوعی امام باڑہ میں اسے دفن کرنا، اس کے پیک بننا اور کمر میں گھنگرو باندھنا وغیرہ وغیرہ سب واہیات وخرافات اور

خلاف شرع ہے۔ان کا کرنا منع اور ناجائز ہے۔جن مولوی صاحب نے منع کیا اپنا فرض ادا کیا، اس پر جس نے گالی دی وہ اپنی زبان اور عاقبت خراب کی۔ایک مومن کو گالی دینا حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے۔

"سباب المسلم فسوق" رواہ البخاری۔

مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے۔(ترجمہ از:امجدی)

"سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ" رواہ الامام احمد۔

مسلمان کو گالی دینے والا اس کے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"من اٰذی مسلما فقد اٰذانی و من اٰذانی فقد اٰذی اللّٰہ"

جس نے کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔رواہ الطبرانی فی الاوسط۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں:

"جب عام مسلمانوں کے باب میں یہ احکام ہیں تو علمائے کرام کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے۔حدیث میں ہے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لا یستخف بحقھم الا منافق" علماء کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔رواہ الطبرانی فی الکبیر۔

دوسری حدیث میں فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق"

ان کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا منافق رواہ ابوالشیخ فی التوبیخ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ"

جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔رواہ احمد۔

پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم

اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا، تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق، فاجر ہے۔ اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

خلاصہ میں ہے:

"من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر" جو کسی عالم دین سے بے سبب ظاہر کے بغض رکھے اس پر کفر کا اندیشہ ہے۔ (ترجمہ از: امجدی)

منح الروض الازہر میں ہے: "الظاهر انه یکفر الخ"

ظاہر یہ ہے کہ اس کی تکفیر کی جائے گی۔ (ترجمہ از: امجدی)

فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۴۰ اور اسی میں ج ۱۰، ص ۱۳۸ پر ہے:

"عالم دین سنی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسول اللہ ﷺ کا نائب ہے اس کی تحقیر معاذ اللہ محمد رسول اللہ کی توہین ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں گستاخی موجب لعنت الٰہی وعذاب الیم ہے۔ انتہی

حاصل یہ کہ اشخاص مذکورہ فی السوال نے اگر فی الواقع علماء کی شان میں گستاخی کی ہے، مسائل شرعیہ سے اعراض و انکار کیا ہے اور ناجائز کو جائز سمجھا ہے اور بتانے پر بھی نہ مانا اور ہٹ سے کام لیا تو اول علماء سے معافی مانگے اور ناجائز کو ناجائز تسلیم کرے اور اعلانیہ توبہ کرکے کلمہ اسلام پڑھے اور تجدید نکاح بھی کرے۔

(۲) حرام ہے حرام ہے اشد حرام ہے اس پر توبہ فرض ہے جب تک توبہ نہ کرے اس کا مسلمان بائیکاٹ کرے اس کا قدرے تذکرہ جواب نمبر (۱) میں گذرا

دیوبندی کو لڑکی دینا غیر مسلم ہندو کو دینے سے بدتر ہے

(۳) لڑکی دیوبندی کو دینا غیر مسلم ہندو کو دینے سے بدرجہا بدتر ہے۔ جس طرح کسی مسلمہ مومنہ کا نکاح نہ ہندو سے ہوسکتا ہے نہ کسی سکھ عیسائی سے، نہ یہود و مجوس سے، نہ کسی کافر و مرتد سے۔ اسی طرح اس کا نکاح نہ کسی رافضی وہابی سے، نہ کسی دیوبندی، قادیانی سے

ہوسکتا ہے۔جس سے ہوگا باطل ہوگا اور خالص زنا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم کذا فی العالمگیری و در المختار و احکام شریعت و الفتاویٰ الرضویہ۔ جب تک وہ خالص توبہ نہ کرے مسلمان اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا سب ترک کریں۔ قال تعالیٰ: "و لا تقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین."

و اللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

جمعہ مبارکہ ۱۴۱۵/۲/۲۴ھ

عالم دین اور داڑھی کی توہین کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۷۱،۷۲،۷۳،۷۴،۷۵): کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل سوالات کے بارے میں کہ:

السوال الاول: گاؤں میں آپسی اتفاق نہیں ہے اس وجہ سے لوگ دو فریق میں بٹے ہوئے ہیں اور دونوں فریق سنی صحیح العقیدہ ہے ایک جاہل نے ایک عالم دین سے تنازع کیا جو تنازع بے بنیاد تھا جبراً عالم دین کی بے عزتی کی اور دست درازی بھی کیا اور ساتھ ہی گندی گالیاں بھی دیں اور فریق اول کی چند عورتیں بھی گندی گالیاں دیں اور ایسی گالیاں دی جواز روئے شرع منع ہے۔ جانتی بھی تھی لیکن اس کے باوجود بھی داڑھی کی توہین کی۔ اور اسی عورت کے برادر صغیر و کبیر نے ایک عالم دین اور نمازی کی داڑھی کو مشت سے پکڑ کر اکھاڑ لیا اور اس نے کہا کہ کل میں تمہاری داڑھی میں پٹرول ڈال کر آگ لگا دونگا۔ معاذ اللہ! تمہاری داڑھی کو بتر جانور کے خون سے رنگ دوں گا۔ اور اسی عورت کے برادر صغیر و کبیر کو لوگوں نے بہت سمجھایا لیکن اس کے باوجود بھی وہی الفاظ بولتا رہا۔

جو کہے مجھ کو اذان سے نفرت ہے وہ مسلمان رہا یا نہیں؟

السوال الثانی: ایک مسلمان مؤذن کی اذان سن کر بولتا ہے کہ مجھ کو اذان سے

نفرت ہوتی ہے تو ایسے مسلمان پر شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے اس کے ساتھ کیا رویہ کیا جائے؟

عالم دین کو بدنام کرنا اور صدقہ دے کر واپس لینا کیسا ہے؟

السوال الثالث: اور اسی گاؤں میں ایک آدمی ہے جس کا نام زید ہے اس نے چند عالم، ان کے بارے میں زبان درازی کیا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی بولا یہ سب عالم دین طالب علم کے ساتھ لواطت کرتا ہے۔ اور اسی شخص نے مدرسہ ہذا میں صدقہ جاریہ کے طور پر کچھ لکڑیاں دیا۔ جب دونوں فریق میں تنازع ہوا تو اس نے بولا کی مدرسہ توڑ کر ہماری لکڑیاں دے دو۔ یہیں تک نہیں بلکہ لوگوں نے بہت اس کو سمجھایا مگر نہیں مانا تو لوگوں نے کہا مسجد بھی توڑو گے؟ تو اس نے برجستہ جواب دیا کہ میں اپنے حصہ کی اینٹ کھینچ لوں گا۔

دو بہنوں سے نکاح کرنا کیسا ہے؟

السوال الرابع: ایک آدمی ہے جو پہلے سے بھی شادی شدہ ہے لیکن اس کے باوجود اس نے ایک کافرہ عورت سے شادی کر لی جو عورت بعد میں مسلمہ ہوگئی لیکن کچھ سالوں کے بعد اس نے اسی عورت کی حقیقی بہن کو اپنے گھر لے آیا اب وہ دونوں کے ساتھ اپنی زندگی گذار رہا ہے۔ اہل علم لوگوں نے منع کیا یہ سب حرام ہے تو اس نے جواب دیا حرام کیا ہوتا ہے ہم نہیں جانتے؟

جو عورتیں داڑھی کو بدجانور سے تشبیہ دیں ان پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

السوال الخامس: اور اسی گھر کی چند عورتیں عالم دین کی بدتر جانور روڑھیہ بولی اور کسی کے لحاظ کئے بغیر بولی کہ میں اپنے ناف کے نیچے کا بال اکھاڑ کر تمہاری داڑھی میں لگا دوں گی۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں بالتفصیل جواب عنایت فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ از روئے شرع ان کے یہاں شادی بیاہ، میلاد خوانی وغیرہ کرنا کیسا ہے؟ اور باہر سے ان کے

یہاں عالم آتے ہیں میلاد خوانی وغیرہ کے لئے تو اس پر کیا حکم ہے سلام وکلام ایسے شخص سے کرنا کیسا ہے؟

المستفتی: جملہ مسلمان بالکنگا ہریون، وارڈ-۸، سرلاہی، نیپال

۲۸ر محرم الحرام ۱۲/۴/۲۰۰۲

عالم دین کی توہین اور انہیں گالی دینا کفر ہے

۹۲/۸۶ھ

الجواب: بعون الملک الوھاب: العیاذ باللہ! عالم دین کی تحقیر، ان کو گالی دینا، ان کو برا کہنا، ان کے ساتھ بدتمیزی، ان کو دکھ دینا، اذیت پہنچانا، مارنا پیٹنا، ظلم کرنا، ذلیل کرنا، چھوٹے کلمہ سے یاد کرنا سخت حرام سخت گناہ اشد کبیرہ ہے، موجب لعنت الٰہی و عذاب الیم ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ثلثة لا یستخف بحقھم الا منافق بین النفاق ذو الشیبة فی السلام و ذو العلم و الامام المقسط"

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق کھلا منافق ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا، دوسرا علم والا، تیسرا بادشاہ اسلام عادل۔ رواہ ابو الشیخ فی کتاب التوبیخ عن جابر بن عبد اللہ.

جو خود نہایت برا اور بدتر ہوگا وہی ہر ایک کو برا کہے گا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"لیس المؤمن بالطعان و اللعان و لا الفاحش و لا البذی"

مسلمان نہیں ہے ہر ایک پر منہ آنے والا اور نہ بکثرت لوگوں پر لعنت کرنے ولا اور نہ بے حیائی کے کام کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا۔ رواہ الائمة احمد و البخاری و الترمذی و ابن حبان و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه.

ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"لا یبغی علی الناس الا ولد بغی و الا من فیه عرق منه" لوگوں پر ظلم و

تعدی نہ کرے گا مگر حرامی یا وہ جس میں کوئی رگ ولادت زنا کی ہے۔
رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسند حسن۔

کسی جاہل مسلمان کو بھی گالی دینا حرام قطعی ہے

عالم کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرع گالی دینا حرام قطعی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: "سباب المسلم فسوق" مسلمان کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔" رواہ البخاری و مسلم و الترمذی و النسائی و ابن ماجه و الحاکم عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"سباب المسلم کا المشرف علی الھلکۃ" "مسلمان کو گالی دینے والا اس کی مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔ رواہ الامام احمد و البزاز عن عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما بسند جید۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقہ" جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔ رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

عالم دین جو متدین سنی صحیح العقیدہ ہو اس کی شان عام مومنین سے بہت بلند ہے بہت عظیم ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

عالم دین عام مومنین سے سات سو درجے بلند ہیں اور ہر درجے کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہے۔

فی الفتاویٰ الخیریہ: "لنفع البشریۃ قد قال ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما للعلماء درجات فوق المؤمنین سبع مائۃ درجۃ ما بین کل

درجتین مسیرۃ خمس مائۃ عام و ھذا مجمع علیہ و کتب العلم طافحۃ بتقدم العالم علما القرشی و لم یفرق سبحانہ و تعالیٰ بین القرشی وغیرہ فی قولہ تعالیٰ ھل یستوی الذین یعلمون و الذین لایعلمون ملتقطاً من الفتاویٰ الرضویۃ

اعلیٰ حضرت قدس سرہ اپنے فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۱۴۰ پر فرماتے ہیں:

پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے۔ اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا، تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق، فاجر ہے۔ اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب، خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ میں ہے: من ابغض عالما من غیر سبب ظاھر خیف علیہ الکفر. منح الروض الازھر میں ہے: "الظاھر انہ یکفر الخ" داڑھی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم الصلاۃ و السلام کی سنت دائمی اور اہل اسلام کے شعائر سے ہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عشر من الفطرۃ قص الشارب و اعفاء اللحیۃ" (رواہ مسلم)

دس خصلتیں فطرت سے ہیں، مونچھیں پست کرنا اور داڑھی بڑھانا۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ ج ۱۰، ص ۳۰ پر فرماتے ہیں:

"اگر داڑھی چھوڑنے یا نیچی رکھنے کی تحقیر اور ان لوگوں سے کہ ایسا کرتے ہیں استہزا اور انہیں تشبیہات و تمثیلات قبیحہ سے یاد کرے گا تو قطعاً کافر ہے کہ یہ سنن متواترہ سے ہے اور اس کی سنیت قطعی الثبوت۔ ایسی سنت کی توہین و تحقیر اور اس کے اتباع پر استہزا بالاجماع کفر کما ھو مصرح فی الکتب الفقھیۃ و الکلامیۃ. عورت اس کی نکاح سے نکل جائے گی اور بعد اس کے جو بچے ہوں گے اولاد حرام ہوں گے۔ اہل اسلام کو اس سے معاملہ کفار برتنا لازم۔ بعد مرگ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اور مقابر مسلمین میں دفن نہ کریں۔ بلکہ جہاں تک ممکن اس جنازۂ ناپاک کی تذلیل کریں کہ اس نے ایسے عزت والے

پیغمبر افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت کو ذلیل سمجھا۔ العیاذ باللہ! و اللہ نسئل حسن الخواتم و العلم بالحق عند ربی ان ربی خبیر علیم.

اقول: اشخاص مذکورہ کا حکم وہی ہے جو فتاویٰ بالا میں مذکور ہوا۔ مرد و عورت پر فرض ہے کہ توبہ کرے، معافی مانگے، تجدید ایمان و اسلام کرے، پکا وعدہ کرے کہ آئندہ اس قسم کے ہفوات و بکواس و کفریات سے پرہیز کرتے رہیں گے۔ ورنہ سارے مسلمان مل کر ان کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں۔ اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، بات کرنا، اس سے برادری کرنی، بیمار پڑے تو عیادت کرنی، مرے تو جنازہ میں شرکت سب ترک کریں۔ العیاذ باللہ تعالیٰ! و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب منہ الھدایۃ من الضلالۃ.

اذان شعار اسلام سے ہے

(۲) اذان قرآن و احادیث سے ثابت ہے، شعار اسلام سے اعلیٰ درجہ پر ہے، خدا اور رسول جل و علی و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مطلوب و محبوب۔ مؤذن کو اذان کے طفیل جنت کی بشارت اور روز قیامت مسرت سے گردن لمبی، سر اونچا۔ اس خبیث طبیعت کو نفرت العیاذ باللہ! و لاحول و لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ.

شخص مذکور توبہ کر کے تجدید اسلام کرے، بیوی رکھتا ہے تو از سر نو نکاح کرے۔ ورنہ مسلمان ایسے انسان سے سلام و کلام نشست و برخاست ہرگز نہ کرے۔ و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و باللہ التوفیق

صدقہ دے کر واپس لینے کی مثال

(۳) مشکوٰۃ شریف ص ۲۶۰ میں ہے:

"عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

العائد فی ہبتہ کالکلب یعود فی قیئہ لیس لنا مثل السوء۔رواہ البخاری"

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ کر کے اپنا صدقہ پھر واپس لینے والا اس کتا کے مثل ہے کہ قی کر کے پھر قی کو چاٹ لے ایسی بری مثال ہم مسلمانوں کو لائق نہیں۔ العیاذ باللہ!

عالم کو بدنام کرنا حرام ہے

عالم کو بدنام کرنے، اس پر افترا کرنے کا حکم بہت سخت ہے حرام ہے، اشد حرام ہے، توبہ لازم۔سوال-ا کے جواب میں ایسوں کے باب میں احادیث ذکر کردی گئیں ہیں۔
واللہ الهادی وهو الموفق و اللہ اعلم بالصواب.

(۴) جمع بین الاختین حرام ہے اور جائز سمجھے تو کافر، عالم دین کے جواب میں اس کی بولی کفر کی بولی ہے۔تجدید اسلام ضروری ہے۔

(۵) اس کا حکم وہی ہے جو پہلے سوال کے جواب میں گذرا ان سب پر توبہ تجدید اسلام فرض ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

قرآن شریف، بسم اللہ اور فاتحہ کی توہین کا حکم

۸۶/۹۲ھ

منجانب مسلمانان اہل سنت سیراہی

مسئلہ (۷۸،۷۷،۷۶): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ

(۱) دو عورتیں آپس میں جھگڑ رہی تھیں۔ایک نے برجستہ کئی مرتبہ لفظ قرآن پر ریدن کا صیغہ گردانی اور اسے کئی آدمیوں نے سنا۔بستی کے سارے لوگوں نے ایک جنرل میٹنگ کی، میٹنگ میں یہ مشورہ طے پایا کہ اس لفظ کو سمجھنے کے لیے کسی دار الافتاء میں استفتاء

کیا جائے۔ آپ اس لفظ کا شرعی حکم بیان فرمائیں۔

(۲) اور دیگر بات یہ ہے کہ یہاں کی عورتیں جب لڑتی جھگڑتی ہیں تو یہ بھی بولا کرتی ہیں کہ تمہارے فلاں کی قبر یا جنازہ یا لفظ بسم اللہ، فاتحہ پڑھ دیں کر دوں گی۔ اب ہم سارے لوگوں نے مشورہ کیا ہے کہ ہمارے گاؤں میں کوئی عورت اس طرح کے الفاظ استعمال نہ کرے قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب سے نوازیں۔

کافروں کے تہوار میں شرکت کا حکم

(۳) جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور کافروں کے ہر تہوار اور ناچ گانے کی مجلس کو اپنی مجلس سمجھ کر خود شرکت کرتے ہیں اور اپنی اپنی عورتوں اور بچے، بچیوں سے ان کے گانے بجانے کی مجلس کو پر کرتے ہیں۔ اور چندہ وغیرہ بھی دیتے ہیں اور ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتے، ایسے لوگوں کے لیے کیا حکم ہے قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: احقر محمد خلیل الرحمٰن صدیقی

خادم مدرسہ سراجی پوسٹ چھوتونی وایا باسوپٹی ضلع مدھوبنی (بہار)

گواہوں کے نام: (۱) نقوتی (۲) عبد الجلیل (۳) محمد عثمان (۴) محمد نور حسن (۵) عبد المصطفےٰ (۶) محمد قاسم (۷) محمد شمس الحق (۸) محمد ہاشم (۹) محمد مقیم (۱۰) محمد ایوب (۱۱) محمد منیر احمد (۱۲) عبد الودود (۱۳) عبد القدوس (۱۴) محمد ہاشم ٹیلر (۱۵) محمد عباس انصاری۔

۹۲/۸۶ء

الجواب: بعون الملک الوھاب۔

اللّٰھم ھدایۃ الحق الصواب۔ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ العیاذ باللہ من ھمزات الشیٰطین۔ وہ ناپاک بولی جو قرآن پاک اور بسم اللہ شریف یا فاتحہ شریف کی شان پاک میں جن خبیثہ رذیلہ ذلیلہ عورتوں نے استعمال کی ان میں کلام الٰہی کی صریح توہین ہے اور کلام الٰہی کی توہین بالاجماع قطعاً یقیناً کفر ہے۔

فتاویٰ عالمگیری ج ۲ ص ۲۸۳ میں ہے:

اذا انکر رجل آیۃ من القرآن او تمسخر بآیۃ من القرآن وفی الخزانۃ او عاب کفر۔(کذافی التاتارخانیہ) یعنی جب کوئی قرآن مجید کی کسی آیت کا انکار کرے یا اس کی کسی آیت کا مذاق اڑائے یا توہین کرے عیب لگائے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

قرآن کے بارے درج ذیل باتیں کہنا بھی کفر ہے

اور ج ۲ ص ۲۸۴ میں ہے:

اِذا قرأالقرآن علیٰ ضرب الدف والقصب فقد کفر۔رجل یقرأ القرآن فقال رجل ایں چہ بانگ طوفان است فہذا کفر (کذافی المحیط) ولو قال قرأت القرآن کثیراً فمارفعت الجنابت عنایکفر (کذفی الخلاصۃ) من قال لغیرہ قل ھواللہ احد راپوست باز کردی او قال لغیرہ ای کوتاہ تراز انآاعطینٰك الکوثر کفر فی ھذہ الصور کلھا۔

یعنی (۱) جس نے مزامیر دف یا بانسری بجا کر قرآن پڑھا تو اس کی وجہ سے وہ بلاشک کافر ہو گیا (۲) کوئی قرآن شریف تلاوت کرے اس پر کوئی کہے کیا شور مچا رکھا ہے تو ایسا کہنا کفر ہے۔(۳) اگر کسی نے کہا تو نے بہت قرآن پڑھا مگر ہم سے جنابت کو دور نہ کیا تو اس کہنے والے کی تکفیر کی جائے گی (۴) ایک نے دوسرے سے کہا تو نے قل ھواللہ کی کھال کھینچ دی یا (۵) کہا انا اعطینٰك الکوثر سے کوتاہ تر (زیادہ چھوٹا) تو ان صورتوں میں اس کی تکفیر کی جائے گی۔

اقول: کیوں کہ صورت مذکورہ میں قرآن پاک کی توہین وتحقیر ہوتی ہے۔یہ تو قرآن عظیم ہے کسی سنت کی تحقیر کفر ہے، داڑھی کی توہین کفر ہے۔عام کتب فقہ وفتاویٰ میں یہ سارے مسائل تفصیلاً وتشریحاً مذکور ہیں۔وہ نابکار اشرار عورتیں عذاب نار اور قہر قہار اور غضب جبار کی مستحق ہو گئیں۔اسلام وایمان سے انکا لگاؤ نہ رہا۔ان کے سارے اعمال

اکارت گئے۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے: ومن یرتد منکم عن دینہ فیمت وھو کافر فاولٰئك حبطت اعمالھم فی الدنیا والاٰخرۃ واولٰئك اصحٰبُ النار ھم فیھا خالدون۔(پ ۲ بقرہ ۲۱۷)

تم میں جو اپنے دین سے مرتد ہو جائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا وآخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

قرآن شریف کی بے حرمتی سے بدتر کون گناہ ہو سکتا ہے؟ ان عورتوں کا گناہ پاخانہ اور خنزیر کھانے سے بھی بدتر، شراب خوری، بدکاری سے بھی بدتر۔ جن جن خبیثہ نے اس کا ارتکاب کیا سب سے توبہ لی جائے، تجدید اسلام وتجدید نکاح کیا جائے۔ ورنہ اپنے شوہر کے لیے حرام ہی رہے گی۔ کسی مسلمان کے قبر کی توہین حرام ہے اور سخت حرام ہے اس سے بھی توبہ کرے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ مسلمان عورتوں اور مردوں کو ہدایت نصیب کرے۔

غیر مسلم کے تہوار میں جانا حرام ہے

(۲) غیر مسلم کے تہوار میں جانا حرام حرام حرام اور کفر انجام ہے اور اپنے بچوں اور عورتوں کو لے جانے والا یا اس میں جانے کی اجازت دینے والا عندالشرع دیوث اور فاسق وفاجر، دوزخ کا مستحق۔ اور اس کو اپنی مجلس کہنے والا کافر ومرتد اور اس کی بیوی اس پر حرام۔ ایسی حالت کے سارے بچے حرامی، ولدزنا۔ توبہ کرکے ازسر نو ایمان لائے، اسلام کا کلمہ صدق دل سے پڑھے اور بیوی سے تجدید نکاح کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱۴۱۰/۲/۲۵ھ

بتوں کے نام پر خصی (بکرا) چڑھانا کیسا ہے؟

۸۶/۹۴ھ

مسئلہ (۷۹): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔زید ایک خصی درگا کے نام سے منت مان کر رکھا اور زید نے ایک سال پہلے ڈھکن ڈیہوار پر چڑھایا۔امسال جب معلوم ہوا ہے کہ درگا کے نام سے خصی منت رکھا ہے تو عمرو نے کہا کہ زید ایک سال پہلے ڈھکن بھی ڈیہوار پر چڑھایا ہے۔تو بکر نے زید کو ڈھکن چڑھانے کی وجہ سے اور خصی منت ماننے کی وجہ سے توبہ اور تجدید ایمان کرائی اور عمرو نے جو چھپا کر سال بھر رکھا، جس کی وجہ سے عمرو نے بھی توبہ کی پھر زید توبہ کئے۔چار گھنٹے بعد بکر کے پاس آیا اور کہا آپ کہتے ہیں درگا کو خصی نہیں چڑھانے کے لیے ہمارا لڑکا بیمار ہے بیماری ٹھیک کرنی ہوگی۔اور زید نے بکر کے متعلق ہندوؤں کے پاس بھی بول دیا کہ درگا اور ڈیہوار پر خصی چڑھانے سے بکر روکتا ہے۔اب بکر نے سوچا کہ ہندو اس معاملہ کو لے کر زید کا ساتھ دے گا اور فتنہ وفساد کا باعث ہوگا تو بکر نے زید سے کہا تم توبہ کئے ہو اگر پھر خصی درگا کو چڑھانا چاہتے ہو تو تم جانو۔شریعت کا جو حکم ہے وہ ہم نے بیان کر دیا۔ہم کو تو شریعت کے مطابق چلنا ہے۔آخر کار زید نے خصی درگا کو چڑھانے کے لیے دے ہی دیا۔اب جو مومن نے زید کو ساتھ دیا ہے ایسے ساتھ دینے والوں پر اور خود زید پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ ایسا اگر کوئی ساتھ دے دے اس پر کیا حکم ہے؟ اور زید کو نماز اور موت وغیرہ میں شامل کرنا کیسا ہے؟۔بینوا وتوجروا۔

المستفتی: (مولانا) محمد ذاکر حسین نوری

خادم الطلباء، دارالعلوم انوار مصطفےٰ مجھاؤ پوسٹ کلیان پور ضلع سرہا (نیپال)

الجواب: بعون الملك الوهاب

استغفر الله ربی ولا حول ولا قوة الا بالله ونعوذ بالله من همزات الشیاطین۔ زید بے قید اس خبیث چڑھاوے اور قبیح نیت اور بت سے استعانت اور نفع وضرر کا بت کو مالک اعتقاد کرنے کے باعث کافر ومرتد ہوگیا، بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔اب اس کے ساتھ اس کا رہنا حرام اور صحبت زنائے خالص اور اولا د اولا د زنا۔جب تک سچی توبہ کرکے ازسر نو اسلام نہ لائے اور دوبارہ نیا نکاح اس کی رضا سے نہ کرائے۔ مسلمانوں پر اس کا بائیکاٹ کرنا فرض ہے۔سلام وکلام، اس کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا شادی بیاہ

کھانا پینا وغیرہ وغیرہ سب حرام۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہٗ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۳۸ پر ایسے مرتد کے بارے میں فرماتے ہیں:

اور مسلمانوں کو سلام، اس کے جنازے میں شرکت حرام، اسے غسل دینا حرام، کفن دینا حرام، اس پر نماز پڑھنا حرام، اس کا جنازہ اٹھانا حرام، مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام۔ مسلمانوں کی طرح اس کی قبر بنانا حرام، اسے مٹی دینا حرام، اس پر فاتحہ حرام، اس کو کوئی ثواب پہنچانا حرام، بلکہ خود کفر وقاطع اسلام۔ جب ان میں کوئی مرجائے اس کے اعزواقربا مسلمین اگر حکم شرع مانیں تو اس کی لاش دفع عفونت کے لیے مردار کتے کی طرح بھنگی چماروں سے ٹھیلے میں اٹھوا کر کسی تنگ گڑھے میں ڈلوا کر اوپر سے آگ پتھر جو چاہیں پھینک کر پاٹ دیں کہ اس کی بدبو سے ایذا نہ ہو۔

یہ احکام ان سب کے لیے عام ہیں اور جو جوان میں نکاح کیے ہوں ان سب کی جورویں ان کے نکاحوں سے نکل گئیں۔ اب اگر قربت ہوگی حرام حرام حرام وزنائے خالص ہوگی اور اس سے جو اولاد پیدا ہوگی اولاد الزنا ہوگی۔ عورتوں کو شرعاً اختیار ہے کہ عدت گذر جانے پر جس سے چاہیں نکاح کرلیں۔ ان میں جسے ہدایت ہو اور توبہ کرے اور اپنے کفر کا اقرار کرتا ہو اس وقت یہ احکام جو اس کی موت سے متعلق تھے منتہی ہوں گے۔ اور وہ ممانعت جو اس سے میل جول کی تھی جب بھی باقی رہے گی۔ یہاں تک کہ اس کے حال سے صدق ندامت وخلوص توبہ اور صحت اسلام ظاہر وروشن ہو۔ مگر عورتیں اس سے بھی نکاح میں واپس نہیں آسکتیں۔ انہیں اب بھی اختیار ہوگا کہ چاہیں تو دوسرے سے نکاح کرلیں یا کسی سے نہ کریں ان پر کوئی جبر نہیں پہنچتا۔ ہاں ان کی مرضی ہے تو بعد اسلام ان سے بھی نکاح کرسکیں گی۔ انتہی

شفا شریف ص ۲۴۸ ج ۲ میں ہے:

كذالك نكّفِرُ بكل فعل اجمع المسلمون انه لايصدر اِلّا من كافر وان كان صاحبهٗ مصر حا بالاسلام مع فعله ذالك الفعل كالسجود للصنم

وللشمس والقمر والصليب والنار والسعی الی الکنائس والبیع مع اهلها والتزی بزیهم من شد الزنانیر ومفحص الرؤس فقد اجمع المسلمون ان هذا لا یوجد الامن کافر وانَّ هذه الافعال علامة علی الکفر وان صرح فاعلها بالاسلام۔

اور اسی میں ص ۲۴۴ ج ۲ پر ہے:

والفصل البین فی هذا أنَّ کل مقالةٍ صرحت بنفی الربوبیة أوِالوحدانیة اوعبادة احدٍ غیراللّٰه او مع اللّٰه فهی کفرٌ اور مجمع الانهرُ فی شرح ملتقی الابحر۔

ص ۶۹۶ میں ہے:

والحاصل ان من تکلم بکلمةِ الکفر هازلًا او لاعِباً کفرٌ عندالکل ولا اعتبار باعتقادِہ۔

اور چند سطروں کے بعد اسی میں ہے:

ومَن اضمر الکفر اوهَمَّ فهُوَ کافِرٌ ومن کفر بلسانه طائعاً وقلبُهٗ مطمئنٌ بالایمان فهُو کافر ولا ینفعه مافی قلبه لان الکافریعرفُ بماینطق به بالکفر فاذانطق بالکفرطائعاً کان کافرا عندنا وعنداللّٰه تعالی۔

اسی میں ہے:

واذا عزم علی الکفر بعد حین یکفرٌ فی الحال لزوال التصدیق وجـــحـــودالـــکفر توبةٌ وفی الـدرر والـرضـی بـکـفـر نـفـسـه کـفـر بالاتفاق۔واماالرّضی بکفرغیره فقداختلفوافیه

اور ص ۶۹۵ پر ہے:

فمایکون کفرابا الاتفاق یوجب احباط العمل کما فی المرتد وتلزم اعادة الحج ان کان قد حجّ ویکون وطؤهٗ حینئذٍ مع امرأته زناً والولد۔ الحاصل منه فی هذه الحالة ولدالزنا ثم ان اتی بکلمة الشهادة علی

وجه العادة لم ينعفه مالم يرجع عماقاله۔ لانه بالاتيان بكلمة الشهادة لايرتفع الكفر وماكان في كونه كفراً اختلافٌ يومرقائلهٗ تجديد النكاح وبالتوبة والرجوع عن ذلك احتياطاً۔

اور حضرت مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ والرضوان فتاویٰ مصطفویہ ص ۸۸ جلد ا پر بحوالہ خزانۃ الروایات فرماتے ہیں:

في الفصول قال الشيخ ابوبكر الطرخاني من خرج الى السدّة فقد كفر لان فيه اعلان الكفر وعلى قياس مسألة السدة الخروج الى نيروزالمجوس والموافقة معهم في مايفعلونهٗ في ذلك اليوم۔

اسی میں ہے:

كذلك الخروج في ليلة التي يلعب فيها كفرة الهند بالنيران والموافقة معهم في مايفعلون تلك الليلة فيلزم ان يكون كفرا وكذا الخروج الى لعب كفرة الهندفي اليوم الذي يدعوه الكفرة والموافقة معهم من تزيين البقور والا فراس والذهاب الى دور الاغنياء فيلزم ان يكون كفرا۔

مذکورہ بالا تصریحات سے معلوم ہوا کہ زید اور ان نام کے مسلمان کہلانے والے جس نے اس کا ساتھ دیا، مشورہ دیا یا اس کے کفر پر راضی ہوا سب شدید ترین کفر میں مبتلا ہوئے۔ سب پر توبہ تجدید ایمان و نکاح فرض ہے۔ ورنہ سب کا وہی حکم ہے جو اوپر بیان ہوا۔

کفر و شرک کی مذمت قرآن واحادیث کی روشنی میں

قرآن وحدیث میں مسلمانوں کو شرک وکفر سے بچنے کی سخت تاکید ہے۔

قال تعالیٰ: ومن يشرك بالله فقد ضلّ ضلا لا بعيدا۔ (پ۵نسا،۱۶)

ترجمہ: اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ دور کی گمراہی میں پڑا۔

وقال تعالیٰ: ومن يتخذالشيطٰن ولياًمن دون الله فقد خسر

خسرانا مبینا۔(پ۵نساء۱۱۹)

ترجمہ: جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے وہ صریح ٹوٹے میں پڑا۔

اور فرماتا ہے: اولئك مأواهم جهنم ولا يسجدون عنها محيصا۔(پ۵نساء۱۲۱)

ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے۔

اور فرماتا ہے: لا تجعل مع الله الهاً آخر فتقعد مذموماً مخذولا وقضى ربك ان لا تعبدوا الّا اياه۔(پ ۱۰ بنی اسرائیل ۲۲۔۲۳)

اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو بیٹھ رہے گا مذمت کیا ہوا بیکس اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو۔

اور فرماتا ہے: ولا تجعل مع اللّٰه الهاً آخر فتلقى في جهنم ملوماً مدحوراً۔(پ۱۵بنی اسرائیل۳۹)

اور اے سننے والے اللہ کے ساتھ دوسرا خدا نہ ٹھہرا کہ تو جہنم میں پھینکا جائے گا طعنہ پاتا دھکے کھاتا۔

اور فرماتا ہے:

لِمَ تعبُدُ مالا يسمع ولا يبصر ولا يغني عنك شيئًا۔(پ۱۶مریم۴۲)

کیوں وہ ایسے کو پوجتا ہے جو نہ سنے اور نہ دیکھے اور نہ کچھ تیرے کام آئے۔

اس آیت کریمہ کے تحت خزائن العرفان میں ہے:

یعنی عبادت معبود کی غایت تعظیم ہے۔اس کا وہی مستحق ہوسکتا ہے جو صاحب اوصاف کمال اور ولی نعم ہو نہ کہ بت جیسی ناکارہ مخلوق۔مدعیٰ یہ ہے کہ اللہ واحد لاشریک ہے،اس کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔

اور فرماتا ہے: افتعبدون من دون اللّٰه مالا ينفعكم شيئًا ولا يضركم أف لكم ولماتعبدون من دون اللّٰه أفلا تعقلون۔(پ ۱۷ انبیاء ۶۶۔۶۷)

تو کیا اللہ کے سوا ایسے کو پوجتے ہو جو نہ تمہیں نفع دے اور نہ نقصان پہنچائے افسوس ہے تم پر اور ان بتوں پر جن کو اللہ کے سوا پوجتے ہو۔تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ کہ اتنا بھی سمجھ سکو کہ

یہ بت پوجنے کے قابل نہیں۔

اور فرماتا ہے: لاتشرك باللّٰه۔ان الشرك لظلمٌ عظيمٌ۔(پ۲۱ لقمان ۱۳)
اللہ کا کسی کو شریک نہ کرنا بیشک شرک بڑا ظلم ہے۔

اور فرماتا ہے: وما أمروا الّا ليعبدوا الٰهاً واحدا لااِلٰه اِلّا هُو۔ سبحانه عمّا يشركون۔
اور انہیں حکم نہ تھا مگر یہ کہ ایک اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کی بندگی نہیں اسے پاکی ہے ان کے شرک سے۔

مشکوٰۃ شریف فصل ثالث ص ۱۸ پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:

لاتشرك باللّٰه شيئًاوان قتلت وحرقت۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر خواہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے۔

اور بخاری شریف جلد اول صفحہ ۸ پر ہے:

عن قتادة عن أنس عن النبي صلى اللّٰه تعالىٰ عليه وسلم قال ثلث من كُنَّ فيه وَجَدَ حلاوةَ الايمان من كان اللّٰه ورسوله احبَّ اليه مما سواهُما ومن احَبَّ عَبدا لّا يحبُّهٗ اِلّا للّٰه ومن يكره ان يعود فى الكفر بعد اذانقذهٗ اللّٰه كما يكره ان يُلقىٰ فى النار۔

حضرت قتادہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جس میں ہوں وہ ایمان کی لذّت وشیرینی کو پالیتا ہے:

(۱) جس کو اللہ ورسول سارے عالم سے پیارے ہوں۔

(۲) اور جو کسی بندے کو خاص اللہ کے لئے محبوب رکھتا ہو۔

(۳) جو اسلام قبول کرنے کے بعد اس سے پھرنے کو (یعنی کفر کرنے کو) ایسا برا جانے جیسے کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

عن ابى الطفيل سُئِلَ علىٌّ هل خصّكم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه

وسلم بشئٍ فقال ماخصّنابشئٍ لويأم به الناس اِلّا فی قراب سیفی هذا فاخرج صحیفة فیها لَعَنَ اللّٰه من ذبح لغیر اللّٰه۔

ابوطفیل سے مروی کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ حضرات کو کسی چیز کے ساتھ مخصوص فرمایا ہے؟ تو فرمایا ہمارے لئے کوئی چیز خاص نہیں فرمائی جو اوروں کو عام نہ ہو مگر وہ جو میری تلوار کے میان میں ہے۔ پھر ایک صحیفہ نکالا (اس میں لکھا تھا) کہ لعنت کرے اللہ اس پر جو غیر اللہ کے نام پر کوئی جانور ذبح کرے رواہ المسلم۔

شرک وکفر کی اجازت کسی بھی حال میں نہیں

ان آیات کریمہ اور احادیث نبویہ سے یقین کے ساتھ معلوم ہوا کہ شرک وکفر کی کسی حالت میں اجازت نہیں۔ چاہے بظاہر جس طرح کا بھی نقصان اس دنیا میں اٹھانا پڑے، مارا جائے، جلایا جائے، بے وطن کیا جائے۔ ورنہ دائمی جہنم میں واصل ہی ہوگا۔ والعیاذ باللّٰه تعالیٰ اللهم احفظنا واللّٰه اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب۔

۱۴۱۰/۳/۲۸

بتوں کو پکارنا اور نذر ماننا کیسا ہے؟

مسئلہ (۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:

(۱) زید کے لڑکے کی طبیعت سخت خراب ہوئی تھی اس پر زید کی والدہ اپنی زبان سے بولی کہ "اے مہارانی جی! ہمارے بچے کی طبیعت صحیح ہو جائے گی تو جو آپ کا چڑھونا ہوگا میں دوں گی" اس بات کو کچھ مدت گذر چکی۔ لڑکا کی طبیعت ٹھیک ہونے پر زید کی ماں اپنے بہو سے عرض کرتی ہے کہ جو چڑھونا مہارانی جی کا ہے وہ دے دو اس پر زید کی بیوی نے اپنے ہاتھ سے پاٹھی خرید کر غیر مسلم کے ہاتھ سے اپنے آنگن میں چڑھوائی اس وقت زید

اپنے گھر پر موجود نہیں ہے۔ از روئے شریعت قرآن وحدیث کی روشنی میں صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔

دھامی کو بلانا اور کبوتر چڑھانے کا کیا حکم شرع ہے؟

(۲) زید کی بیوی ڈائن ہے اور اپنے آنگن میں چار رات لگاتار دھامی کو بلا کر جھال مردنگ بولا کر کبوتر چڑھایا اس کے اوپر از روئے شریعت کیا حکم صادر ہے؟

مردار کھانا اور اس کا گوشت بیچنا کیسا ہے؟

(۳) زید کا لڑکا مرا ہوا خصی کا گوشت بنا کر خود کھایا اور دوسرے لوگوں کے ہاتھ فروخت کیا اس کے اوپر کیا حکم صادر ہے؟

مردار کا گوشت کھانے والے کا ذبیحہ کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

(۴) وہی زید کا لڑکا اپنے گاؤں میں کسی آدمی کا زندہ خصی ذبح کیا وہ گوشت گاؤں کے امیر غریب سب لوگ کھائے اس کے اوپر کیا حکم صادر ہے؟
ہمیں قرآن وحدیث کی روشنی میں آپ صاف صاف جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا۔

المستفتی: نذیر احمد رضوی، پیش امام ہنسپور ملہیا، انچل جنکپور، ضلع دھنوشا (نیپال)

۲۶/۶/۱۴۱۹ھ یکشنبہ مطابق ۱۸/۱۰/۱۹۹۸ء

الجواب: بعون الملك الوهاب: (۱) زید کی والدہ اور اس کی بہو دونوں سخت گنہگار مستوجب قہر قہار مستحق عذاب نار۔ خط کشیدہ جملہ قبیحہ شدیدہ شنیعہ کفریہ بول کر دائرہ اسلام وایمان سے باہر ہوگئی اور اس کی بہو اس کے مطابق عمل کر کے خارج از اسلام وایمان ہوئی بلکہ اس کفر سے جو راضی ہوئے ان سب پر توبہ وتجدید ایمان اور شادی شدہ کے لئے تجدید نکاح بھی واجب ولازم وفرض۔ زید کو علم ان کفریات کا ہوا اور رضا دیکھایا تو وہ اپنی

ماں اور بیوی کی طرح اسلام سے باہر۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ استغفر اللہ استغفر اللہ استغفر اللہ معاذ اللہ منہا۔

(۲) و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. اللھم انی اعوذبك من ھمزات الشیطین و اعوذ بك رب ان یحضرون.

غرض حرام سے دھامی کو بلانا حرام، باجا بجوانا حرام، جادو حرام اور اگر مشتمل بر کفر ہو تو کفر، بت پر چڑھانا کفر اور مرتکب و مرتکبہ کافر و کافرہ، توبہ و تجدید ایمان و نکاح فرض۔ معاذ اللہ رب العلمین.

(۳) دانستہ جو بھی کھایا حرام اور مردار کھایا، مرے جانور کا گوشت کھانا سور کھانے کے برابر ہے۔ استغفر اللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ اور جائز سمجھ کر کھایا تو کافر۔ معاذ اللہ، معاذ اللہ، معاذ اللہ اور جو نادانستہ کھایا گناہ سے بچا مگر کھایا حرام اور سب کا وبال اسی کھلانے والے پر۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ

(۴) اگر زید کا بیٹا فعل مذکور کو حلال سمجھا تو یہ بھی کافر اور اس کا ذبیحہ مردار نجس پاخانہ، پیشاب سے بدتر، تو جو کھایا نجس و ناپاک و مردار کھایا۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ جب تک توبہ صحیحہ زید کی والدہ اور اس کی بہو اور اس کا لڑکا نہ کرے ان سب کا سب مسلمان مل کر مقاطعہ (بائیکاٹ) کریں ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، سلام و کلام، طعام قیام ترک کر دیں۔

و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب. ۱۴۱۹/۶/۲۸ھ

جو سنی ہونے کا دعویٰ کرے اور عمل غیر مقلدوں سا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

۸۶/۹۲ھ

مسئلہ (۸۴): کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے سلسلہ میں کہ ہندہ اپنے آپ کو آج تک سنی صحیح العقیدہ کہلاتی ہے عوام کے نزدیک لیکن اس کے کردار و عمل مثلاً نماز غیر مقلدوں کی طرح پر ادا کرتی ہے۔ نیز اس کے پاس سے غیر مقلد کی کتابیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ اور غیر شرعی کپڑے بھی استعمال کرتی ہے مثلاً بلاؤج،

رہن سہن غیر مسلموں کی طرح ہے۔ان حالات کو دیکھتے ہوئے ایک عالم دین نے تنقید کی جس کی وجہ سے ہندہ عالم دین پر ٹوٹ پڑی اور نہایت گستاخانہ انداز میں گالیاں بھی نہایت فحش بکتی رہی جسے سپرد قلم کرنے سے شرمندہ وقاصر ہوں۔بہر کیف دوران گستاخی یہ بھی کہی معقول گواہوں کے سامنے کہ میں بلاؤج پہنوں گی میں مسلمان نہیں ہوں تم کو اس سے کیا مطلب۔

لہٰذا دریں صورت دریافت طلب امر یہ ہے کہ ہندہ پر شرع کا کیا حکم عائد ہوتا ہے اور ہندہ خط کشیدہ الفاظ کے بنا پر عندالشرع کس حکم میں ہے۔صاف صاف دلیل سے واضح فرمائیں عین کرم ہوگا۔

نــوٹ: ہندہ سنی صحیح العقیدہ کے نکاح میں ہے۔اس سنی کے اوپر کیا ضرب آئے گا واضح فرمائیں۔

المستفتی: محمد علیم الدین محلّہ گودا جھنجھار پور رانی بازار ضلع مدھوبنی (بہار)

۹۲/۸۶ء

الجواب: بعون الملک الوھاب: خط کشیدہ عبارت بہت سخیف اور بہت قبیح ہے، بلکہ کفر فضیح وصریح ہیں۔ان الفاظ ملعونہ، مردودہ کے ساتھ تکلم سے ہندہ ظالمہ اگر سنیہ صحیحۃ العقیدہ بھی رہی ہو تو اب کافرہ مرتدہ ہوگئی۔

اعلیٰ حضرت قدس سرہ فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۶ پر فرماتے ہیں:

"ائمہ نے فرمایا ہے جو اپنے مسلمان ہونے سے انکار کرے وہ مسلمان نہیں اسے توبہ اور تجدید اسلام پھر تجدید نکاح چاہئے۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

جس نے کہا میں ملحد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا

فتاویٰ عالمگیری کتاب السیر ج ۲ ص ۲۸۷ میں ہے:

اگر کسی مسلمان نے کہا کہ میں ملحد ہوں تو وہ کافر ہو جائے گا اور یہ عذر بھی اس کا مسموع نہ ہوگا کہ میں نہ جانتا تھا کہ ایسا بولنا کفر ہے۔مسلمٌ قال انا ملحد یکفر ولو قال

ماعلمت انه کفر لایعذر۔

اسی میں ہے:

اگر کسی عورت نے اپنے شوہر سے صرف اتنا کہا کہ تیرے ساتھ رہنے سے کافر ہونا بہتر ہے تو وہ کافرہ ہوگئی۔ قالت امرأة لزوجها. کافر بودن بہتر ازبا تو بودن تکفر۔

ایسے ہی کسی عورت نے کہا اگر میں ایسا کام کروں تو کافر ہوں تو فی الحال کافرہ ہوگئی۔

امرأة قالت کافرام اگر چنیں کار کنم۔

قال الشیخ الامام ابوبکر محمد بن الفضل تکفر وتبین من زوجها فی الحال۔

شیخ امام ابوبکر محمد بن فضل نے فرمایا کہ وہ عورت فی الحال کافرہ ہوکر اپنے شوہر سے بائنہ ہوجائے گی۔

وقال القاضی الامام علی السندی هذا تعلیق ویمین ولیس بکفر ولو قالت لزوجها ان جفوتنی بعدهذا اوقالت ان لم تشترلی کذا لکفرت کفرت فی الحال کذا فی الفصول العمادیة۔

بیوی نے شوہر سے یہ بات کہی تو؟

اور اگر کسی عورت نے اپنے شوہر سے یہ کہا کہ اگر تو نے اس کے بعد مجھ پر جفا کی یا ایذا دی یا کہا کہ اگر تو نے میرے واسطے فلاں چیز نہ خریدی تو میں کافرہ ہوجاؤں گی تو فی الحال کافرہ ہوجائے گی۔ فصول عمادیہ میں ایسا ہی ہے۔

یہ مرد بھی کافر ہوجائے گا جو؟

اسی میں ج۲ ص ۲۸۸ پر ہے:

مسلم رأی نصرانیة سمینة فتمنی ان یکون هو نصرانیا حتی یتزوجها یکفر کذافی المحیط۔

مسلمان نے کسی نصرانیہ موٹی خوب صورت عورت کو دیکھ کر تمنا کی کہ کاش وہ بھی نصرانی ہوتا (معاذ اللہ) تا کہ اس سے نکاح کر لیتا تو اس کی تکفیر کی جائے گی (یہ محیط میں ہے)

اگر کسی نے یوں کہا کہ تو نے مجھے یہاں تک رنج پہنچایا کہ میں نے چاہا کہ کافر ہو جاؤں تو اس کی تکفیر کی جائے گی۔

ولو قال چنداں برنجانیدی کہ کافر خواستم شدن۔ یکفر۔ رجل قال ایں روزگار مسلمانی در زیدن نیست روزگار کافری است قیل یکفر۔ کسی نے کہا یہ زمانہ مسلمانی اختیار کرنے کا نہیں ہے کافری کا زمانہ ہے کہا گیا ہے کہ اس کو کافر کہا جائے گا۔

اور ص ۲۸۲ پر ہے:

قال لامرأته۔ تراحق ہمسایہ نمی باید فقالت لا فقال تراحق شوے نمی باید۔ قالت لا فقال تراحق خدا نمی باید فقالت لا فقد کفرت۔

جو عورت شوہر سے کہے میں خدا سے نہیں ڈرتی وہ کافر

اسی میں ہے:

اگر میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہوا میاں نے بیوی سے کہا خدا سے ڈر اپنے آپ کو اس کی نافرمانی سے بچا۔ عورت نے جواب دیا میں اس سے نہیں ڈرتی تو شیخ ابوبکر نے فرمایا اگر شوہر نے معصیت ظاہرہ پر خوف دلایا ہے تو وہ عورت اپنے اس جواب سے مرتدہ ہو کر اپنے شوہر سے بائنہ ہو جائے گی۔ عبارت یہ ہے:

اذا طالت المشاجرة بين الزوجين فقال الرجل لامرأته خافي الله تعالىٰ واتقيه فقالت المرأة مجيبة له لاأخافه قال الشيخ الامام محمدبن الفضل ان كان الزوج عاتبها على المعصية الظاهرة ويخوفها من الله تعالىٰ فاجابته بهذا تصيرمرتدة وتبين من زوجها.اه

مذکورہ بالا بیان سے روشن ہو گیا کہ اس کے خط کشیدہ الفاظ یقیناً کفر صریح ہیں اور اس کے تکلم سے کوئی بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ علماء و اشراف کا استخفاف جدا کفر

ہے۔حدیث شریف میں ان کی شان میں گستاخی اور بدگو کو منافق کہا ہے۔

مجمع الانہر میں ہے:

الاستخفاف بالاشراف والعلماء کفر ومن قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی قاصداً بدہ الاستخفاف کفر۔

اور حدیث شریف میں ہے:

ثلاثۃ لایستخف بحقھم الامنافق بین النفاق ذوالشیبۃ فی الاسلام وذوالعلم ومعلم الخیر۔(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۲۶)

تین شخصوں کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق کھلا منافق۔ایک وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا دوسرا علم والا تیسرا بھلائی کا درس دینے والا۔

اس رذیلہ خبیثہ کا ایک عالم دین کو برا کہنا، ان کی تحقیر کرنا سخت حرام، اشد کبیرہ اور ناجائز ہے۔وہ بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر حق کی طرف بلانے پر اور باطل سے منع کرنے پر اس کا گالی بکنا خود اس کی لیے موجب لعنت ہے اور عذاب الیم کو دعوت۔ایک جاہل مسلمان کو بے اذن شرع گالی دینا فسق ہے، حرام قطعی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سباب المسلم فسوق۔

دوسری حدیث میں ہے:

سباب المسلم کالمشرف علی الھلکۃ۔ مسلمان کو گالی دینے والا اس کے مانند ہے جو عنقریب ہلاکت میں پڑا چاہتا ہے۔

بلاؤج میں پردہ نہیں، اعضار کے نشیب وفراز اس سے ظاہر ہوتے ہیں، اس لیے ایسا لباس ہرگز ہرگز نہیں پہننا چاہیے۔پردہ پوش لباس ہو جس میں اعضار کی بناوٹ منکشف نہ ہو، غیر مسلموں کی طرح رہائش یہ بھی ناجائز وحرام ہے۔

حدیث شریف میں ہے: من تشبہ بقوم فھو منھم۔

اگر وہ وہابیہ ہے یعنی جماعت وہابیہ کی کفریہ کلمات سے آگاہ ہوکر اسے حق جانتی ہے تو

یونہی کافرہ مرتدہ ہے۔صرف کتاب وہابیہ رکھنے سے کفریا وہابیت کا حکم نہیں لگایا جاسکتا۔
الحاصل اس عورت پر توبہ تجدید ایمان وتجدید نکاح فرض ہے۔

والله اعلم بالصواب واليه المرجع والماب

۳/۴/۱۴۱۰ھ

جو عالم ہو کر دھمیون کرائے اس پر کیا حکم عائد ہوتا ہے؟

۹۲/۸۶ے

مسئلہ (۸۵): کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام مسئلہ مندرجہ ذیل کے بارے میں کہ زید سنی فارغ التحصیل سند یافتہ فاضل مرکز بریلی شریف امام مسجد چتری کو درد شکم ہے امام موصوف کو مرض کا عقیدہ نہیں بلکہ فلاں مسلمہ خاتون نے سحر جادو ٹونہ کر دیا ہے۔ تو موصوف نے اپنے مخصوص رشتہ دار مسلم دھامیوں کو مضمر طور پر بلا کر مکمل طور پر کفری رواسم کے ساتھ دھمیون کرایا اور دھامیوں نے موصوف سے کہا کہ مولوی صاحب آپ تین مرتبہ یہ کہئے کہ جے دنیاناتھ جے دیناناتھ، جے کلکاماں جے کلکاماں کا نام لے کر اچھت کھاجائے۔موصوف یہ نام لے کر اچھت کھا گیا اور اچھت میں پھول چاول پان ودیگر رواسم کفری تھے۔تمام باشندگان چتری شواہد ہیں اور قابل غور اینکہ دھامی مسلمان تھا ان پر کیا حکم ہے اب طلب امر یہ ہے موصوف پر شرعاً کیا حکم ہے اور انہیں امام ماننا اور ان کی اقتدا کرنا کیسا ہے اور موصوف کا قبل بھی یہ فعل صادر ہو چکا ہے۔دوسری بات جواب با صواب سے نوازیں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: محمد مجیب الرحمٰن ساکن چتری سرہانیپال
محمد شجیر عالم،مولانا محمد سعید عالم،مولانا محمد حسن رضا چتری
۶/۱۲/۱۴۱۲ہجری

الجواب: بعون لملك الوهاب

بے دین کفار ومشرکین کے کسی دیوی دیوتاؤں سے مدد مانگنا اسی طرح ان کا پوجنا قطعاً

یقیناً کفر ہے، جو بھی اس کا مرتکب ہو وہ بلاشبہ بے دین کفار و مشرکین و مرتدین سے ہے۔ اس کی ساری نیکیاں برباد گئیں، نماز و روزے، صدقہ و خیرات سب اکارت ہو گئے۔ قتل کا مستحق اس دنیا میں اور عذاب نار کا مستحق اس دنیا میں ہو گیا۔ بیوی اس کی نکاح سے نکل گئی، اس کے ساتھ سلام و کلام، اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا حرام ہو گیا۔ بیمار پڑ جائے دیکھنے جانا، مرجائے تو نہلانا، کفنانا، اس پر نماز جنازہ پڑھنا، قبرستان میں دفنانا سب حرام۔ بلکہ گڑھا کھود کر کتے کی طرح مٹی کے نیچے دبادیں۔

قرآن شریف میں اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

فاولٰئك حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرة واولٰئك اصحٰب النار۔ هم فیها خالدون۔ (البقرہ ۲۱۷) ان لوگوں کا یعنی مرتدین کا) کیا اکارت گیا دنیا اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں۔ انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

تفسیر نعیمی ج:۲، ص:۴۲۳ میں ہے:

جو بھی ان کے بہکانے میں آکر اسلام سے پھر جاوے اور پھر بحالت کفر ہی مرجائے تو اس کی ساری نیکیاں دین و دنیا میں برباد ہیں، کہ نہ تو دنیا میں اس پر اسلامی احکام جاری ہوں اور نہ آخرت میں، دنیا میں تو اس کا خون محفوظ نہ رہے گا، جہاں پایا جائے گا قتل کر دیا جائے گا، اس کا مال بھی غیر محفوظ ہوگا کہ بادشاہ اسلام ضبط کر لے گا۔ نہ اس کا کوئی وارث ہو اور نہ وہ کسی کا، اس کی بیوی نکاح سے نکل جائے گی اور آئندہ وہ کسی سے بھی نکاح نہ کر سکے گا۔ مسلمانوں پر اس کی مدد و حمایت کرنا حرام ہوگا اور مرنے کے بعد اس کی نماز جنازہ نہ ہوگی۔ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے گا۔ اسلامی کفن بھی نہ ملے گا اس کو ایصال ثواب بھی نہ کیا جائے گا اور حشر میں اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی۔ جنت سے محروم ہو کر ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

شخص مذکور فی السوال خبیث شیطان ہے، عالم نہیں بڑا جاہل ہے، اپنے فعل شنیع سے کافر مرتد ہے جتنی نمازیں اس کے پیچھے اس کے حالت کفر میں پڑھی گئیں لوٹانی فرض اس کو امام بنانا حرام۔ یہ شخص اگر چہ توبہ بھی کر لے جب بھی اس کو امام نہ بنایا جائے نہ بچوں

کا استاذ بنایا جائے۔اس پر فرض ہے کہ سب لوگوں کے سامنے مجمع کے اندر خلوص دل سے کفر سے توبہ کرے اور اقرار کرے اب کبھی ہرگز کوئی کفر کسی حال میں چاہے مارا جاؤں یا قتل کیا جاؤں یا جلایا جاؤں نہ کروں گا۔اور جب تک توبہ کے بعد اس کی پوری اصلاح نہ ہو جائے اور لوگوں کو بلکہ علماء کو بلکہ اعلم علماء بلد قاضی وقت کو اس کے صلاح حال پر اعتماد واطمینان نہ ہو جائے،اس وقت تک یہ شخص کسی بھی تعظیم وتکریم مثل قبول شہادت اور اقتدار نماز وغیرہ کے لائق نہیں۔یہ شخص اب کسی کا مرید بھی نہ رہا،توبہ کے بعد کسی لائق بیعت سے ازسرنو بیعت کرے،وہ بریلی کی سند بھی اس کی غیر معتبر ہوگئی۔اس سے پہلے جب اس نے وہی خبیث فعل کیا تھا اور توبہ نہ کیا تو اسی وقت سے کافر اور جو بھی نماز اس کے پیچھے پڑھی گئی سب کا اعادہ اس وقت سے فرض۔بھگتا جس نے یہ خبیث کلمات کہلائے اور جو شخص اس کے کفر کو جانے پھر بھی مسلمان کہے وہ بھی کافر ومرتد۔کوئی بھگتا ایسا نہیں جو کفر وشرک کا ارتکاب نہیں کرتا ہو،اسی لئے اس سے جھاڑ پھونک کرانا حرام اور اس کے کفر پر آگاہ ہوکر جو کرائے گا اور رضا دیکھائے گا تو خود کافر ہو جائے گا۔مسلمان پر فرض ہے کہ کفر کو کفر جانے کہے ورنہ خود کافر ہو جائے گا۔معاذاللّٰہ رب الغلمین الھم ھدایة الحق والیقین ملخصاً از فتاویٰ رضویہ۔واللّٰہ اعلم بالصواب۔

سلام کرنے کو منحوس کہنے والا کیسا ہے؟

۸۶/۹۲ ے

مسئلہ (۸۶): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ کسی مسلمان کو کسی مسلمان نے سلام کرنے سے روک دیا کہ میرا جترا خراب ہو جائے گا۔اور غیر عورت سے زنا کرنا کیسا ہے؟اور غیر خدا کو پوجنا وہ کیسا ہے؟اور اس کے گھر آنا جانا کیسا ہے؟ان مسئلوں کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں دیں گے عین کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد منیر صاحب مقام کپلیشور،ضلع دھنوشا(نیپال)

۱۴۱۵/۲/۵ ہجری

سلام ومصافحہ کی فضیلت وبرکت

الجواب: بعون الملك الوهاب

اسلام کی سب سے اچھی چیزوں سے مسلمان کو سلام کرنا ہے۔ یہ حضور سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔ کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے اچھی ہے؟ فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہیں پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔

دوسری حدیث شریف میں فرمایا:

ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں (۱) بیمار پڑے تو پوچھنے جانا (۲) مرے تو جنازہ میں جانا (۳) اور جب دعوت دے تو اجابت کرنا (۴) اور جب ملے تو سلام کرنا (۵) اور جب چھینکے تو جواب دینا (۶) اور حاضر وغائب اس کی خیر خواہی کرنا۔

ایک تیسری حدیث شریف میں ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔

ایک چوتھی حدیث شریف میں ہے: فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پہلے سلام کرے، وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔

پانچویں حدیث شریف ہے: فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔

چھٹی حدیث شریف ہے: فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے۔ پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل ہو جائے اور پھر ملاقات ہو تو پھر سلام کرے۔

ساتویں حدیث شریف: ترمذی شریف میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

آٹھویں حدیث شریف ہے: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں۔ سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لئے نہ بلالے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

نویں حدیث شریف ہے: آقائے نامدار سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سوال سے پہلے سلام ہے، جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔

دسویں حدیث شریف میں ہے: آقائے دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے۔ پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے۔

گیارہویں حدیث شریف میں ہے کہ: حضرت طفیل ابن ابی کعب فرماتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ انہوں نے بازار چلنے کو کہا، میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں، نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں، نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں، یہیں بیٹھے باتیں کیجئے یعنی حدیثیں سنائیے، انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لئے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا اسے سلام کریں گے۔

یہ احادیث کریمہ سلام کے سلسلہ میں تھیں۔ اب کچھ احادیث کریمہ مصافحہ کے بارے میں لکھی جاتی ہیں:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

(۲) اور ابوداؤد کی روایت میں ہے: جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

(۳) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے (مصافحہ کرے) تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ برابر ہوں۔

(۴)رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور اس کے دل میں دوسرے سے عداوت نہ ہوتو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہوتو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دئے جائیں گے۔

(۵)حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کے مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

سوال کا اصل جواب

مذکورہ بالا احادیث کریمہ سے معلوم ہوا کہ مسلمان سے سلام ومصافحہ باعث برکت و رحمت ہے اور سبب رافت ومغفرت۔ اسے نحوست خیال کرنا سخت جہالت وضلالت ہے، ایسے گندے خیال سے توبہ ضروری ہے۔

زنا کا گناہ ووبال

حدیث شریف اور قرآن شریف میں زنا کی بڑی مذمت آئی ہے۔

قال تعالیٰ :

ولا تقربو الزنا انه کان فاحشة وساءَ سبیلا۔(پ۱۵ بنی اسرائیل ۳۲)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے۔

اور فرماتا ہے:

الزانیة والزانی فاجلدو اکل واحد منهما مائة جلدةٍ ولا تأ خذ کم بهما رأفة فی دین الله ۔ (پ ۱۸ نور ۲) زنا کار عورت اور زنا کار مردان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں۔

بخاری ومسلم وترمذی ونسائی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راوی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو اللہ تعالیٰ کے

ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اس نے تجھ کو پیدا کیا۔ میں نے عرض کی بیشک یہ بہت بڑا ہے۔ پھر اس کے بعد کون سا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرو کہ وہ تیرے ساتھ کھائیں گی۔ میں نے عرض کی پھر کون سا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

ایک دوسری حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمین بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں۔ اور زانیوں کی شرم گاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔

بخاری شریف و مسلم شریف میں ہے کہ دو شخصوں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے دوسرے نے بھی کہا ہاں یا رسول اللہ کتاب اللہ کے موافق کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے ارشاد فرمایا عرض کرو اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا، لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی۔ پھر جب میں اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے۔ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس کی جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کو شہر بدر کیا جائے (پھر فرمایا اے انیس! صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کرو۔ عورت نے اقرار کیا اور اسے رجم کیا گیا۔

مذکورہ بالا حدیثوں سے معلوم ہوا کہ زنا گناہ کبیرہ سے ہے بے شادی شدہ اس میں مبتلا ہوا ہو تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے شہر بدر، اور اگر شادی شدہ اس میں گرفتار ہوا تو اسے رجم کیا جائے۔

رجم (سنگساری) کی صورت

رجم کی صورت یہ ہے کہ اسے میدان میں لے جا کر اس قدر پتھر ماریں کہ مر جائے۔

مگر حد قائم کرنا بادشاہ اسلام یا اس کے نائب کا کام ہے ہم لوگوں پر جب تک توبہ نہ کرے ایسے لوگوں سے دور رہیں، نہ ان کا کھانا کھائیں نہ کھلائیں۔

غیر خدا کی عبادت کفر و شرک ہے

اور غیر خدا کی عبادت کفر و شرک ہے اس کا پوجنے والا کافر و مشرک اور مسلمان ہونے کے بعد ایسا کیا تو مرتد، اور اس کی ساری عبادت بے کار اس کا نکاح باطل، اس پر توبہ، تجدید اسلام فرض شادی شدہ تھا تو تجدید نکاح بھی۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۳/۲/۱۴۱۰ ہجری

عالم کا یہ کہنا کہ محفل میں نہ آنے والا مسلمان نہیں کیسا ہے؟

۹۲/۸۶ھ

مسئلہ (۸۷): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید نے دوران تقریر میں مائک پر اعلان کیا کہ جو مسلمان ادھر ادھر منتشر ہیں محفل پاک میں چلے آئیں لیکن محلّہ کے کم مسلمان محفل پاک میں حاضر ہوئے کسی وجہ سے۔ تو زید نے پھر دوران تقریر اعلان کیا کہ آپ لوگ اعلان کے باوجود بھی محفل میں نہیں آئے ہیں۔ اب زید نے لوگوں کو مثال دے کر سمجھایا کہ ایک مسلمان اپنی بیوی سے بہت ہی پیار محبت کرتا ہے لیکن صرف اس نے بولدیا جا تجھ کو طلاق ہے تو مفتی کا فتویٰ بولے گا جب تو نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دیا تو اب تمہاری بیوی نہ رہی تو اسی طرح جو مسلمان اتنے اعلان کے باوجود محفل پاک نہ آرہے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ یہ بات آگے بڑھی اور محلّہ میں فساد پیدا ہوگیا کہ اب زید پر کیا لازم ہے از روئے شریعت؟

العبد محمد مستقیم احمد، ۵/ دسمبر بروز شنبہ

الجواب: بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں زید خطا پر ہے، اس کی گفتگو خلاف شرع ہے، جہالتوں پر مبنی ہے۔ ایسے لوگ تقریر کے اہل نہیں، منصب خطابت

کے لائق نہیں ۔ ایسے اشخاص کا خاموش رہنا بولنے سے بہتر۔ زید پر اپنے قول سے رجوع وتوبہ لازم ہے نہ اس کی تمثیل صحیح اور نہ مثال۔ اس نے مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے اس لئے مسلمانوں سے معافی مانگے اور توبہ بھی کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۲۵/۸/۱۴۱۹ھ

بتوں کے نام منت ماننا کیسا ہے؟

مسئلہ (۸۸): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید نے منت مانی کہ اگر میرا لڑکا چلنے لگے بولنے لگے اور صحت یاب ہوجائے تو کالی ماں کے نام سے خصی چڑھاؤں گا۔ اتفاق سے اس کا لڑکا اس کی چاہت کے مطابق ہوگیا تو زید ایک خصی ساتھ لیا اور چند غیر مسلم کو بھی ساتھ لے کر استھان پر جاکر خصی کو مذکورہ کے نام سے چڑھایا۔ بعدہ جو ہندوانہ رسم ہوتا ہے سب ادا کر کے گھر لوٹا۔ ایسے شخص کے متعلق شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ اور جو مولوی یا گاؤں والے اس کا ساتھ دے تو اس پر بھی شریعت کا کیا حکم نافذ ہوگا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں عین کرم ہوگا!

المستفتی: محمد الیاس رام پٹی ٹولہ گدام، پوسٹ بنی آباد
تھانہ گائے گھاٹ، ضلع مظفر پور بہار (ہندوستان)

۱۵/۶/۱۴۲۱ھ

۹۲/۸۶ء

لاحول ولاقوۃ الا باللہ، استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اللھم رب انی اعوذبک من ھمزات الشیطین واعوذبک رب ان یحضرون۔ معاذاللہ ہزار بار معاذ اللہ معاذاللہ رب العلمین۔ شخص مذکور زید کافر ومرتد ہے بلا شک وشبہ کافر اکفر مرتد ہے، اس شخص نے کفر پر کفر کیا جس وقت اس نے اس کفری منت یا ارادہ کیا اسی وقت وہ کافر ہوگیا، اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی، اس کے سارے اعمال اکارت ہوگئے اور ایسا کافر وہ ہوا کہ جو اس کے اس کفر سے آگاہ

ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر اور جو بھی اس کے اس شنیع فعل سے راضی ہوا وہ بھی کافر اور جو لوگ اس کفر میں اس کا ساتھ دے وہ بھی کافر۔ جب تک وہ اور اس کے ساتھ دینے والے اپنے کفر سے توبہ صادقہ کر کے کلمہ اسلام نہ پڑھے اس کی کوئی نیکی نیکی نہیں، اس کی نماز نماز نہیں، اس کا روزہ روزہ نہیں، اس کا حج نہیں، اس کی بیوی سے قربت زنائے خالص۔ زید پر اور اس کے اس کفر میں ساتھ دینے والوں پر توبہ فرض، تجدید ایمان واسلام۔ بیوی رکھنے والے پر تجدید نکاح بھی فرض ہے۔

قرآن شریف کے دوسرے پارہ گیارہویں رکوع میں ہے:

ومن یر تدد منکم عن دینه فیمت وهوکافرفاولٰئك حبطت اعمالهم فی الدنیا والآخرةواولٰئك اصحاالنار هم فیهاخلدون.

اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت ہو گیا دنیا اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا ہے۔

ارتداد سے سارے عمل باطل ہو جاتے ہیں

اس کے تحت خزائن میں ہے:

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ارتداد سے تمام عمل باطل ہو جاتے ہیں آخرت میں تو اس طرح کے ان پر کوئی اجر و ثواب نہیں اور دنیا میں اس طرح کہ شریعت مرتد کے قتل کا حکم دیتی ہے، اس کی عورت اس پر حلال نہیں رہتی، وہ اپنے اقارب کا ورثہ پانے کا مستحق نہیں رہتا، اس کا مال معصوم نہیں رہتا، اس کی مدح و ثنا وامداد جائز نہیں۔ (روح البیان وغیرہ)

هوالموفق وهوالهادی. واللّٰه تعالیٰ اعلم بالصواب والیه المرجع والمآب.

۱۶/۶/۱۴۲۱ھ

ہندوؤں کے تہوار میں چندہ دینا کیسا ہے؟

مسئلہ (۹۸،۹۰): (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ ہندوؤں

کے تہوار میں مسلمانوں کا چندہ دینا کیسا ہے؟ بینوا توجروا.

ہندو اپنے تہوار کے موقع سے جو کھانا مسلمان کو دے اس کا کیا حکم ہے؟

(۲) ہندوؤں کے پرب، تہوار میں اگر مسلمانوں کے یہاں کھانے کا سامان آئے تو اس کا کھانا کیسا ہے؟ اس روز یا اس تہوار کے کل پر سو ہو کر۔ بینوا توجروا.

محمد حبیب برکاتی، جنکپور دھام وارڈ-٦

الجواب: (۱) بعون الملك الوهاب: حرام حرام حرام اشد حرام سخت تر حرام اعاذنا الله تعالیٰ منها اور برضا و رغبت کفر قبیح، شرک شنیع۔ مرتکب پر توبہ تجدید ایمان و نکاح لازم واجب اللهم احفظنا من بلاء الدنیا و الآخرة.

(۲) گوشت کے علاوہ چیزوں میں فتویٰ جواز، تقویٰ احتراز۔

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب. ۱۰/۵/۱۴۱۲ھ

عالم کو مارنے والوں پر حکم شرع

مسئلہ (۹۱): کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ عالم دین ایک دینی درس گاہ میں بیٹھے تھے اچانک خالد آیا اور بلا وجہ عالم دین کو بری طرح مارا اور قرآن و مجید پر لات مارا اس نے اور بھی شرع کے خلاف باتیں کیں۔ اب از روئے شرع خالد پر حکم شرع مطہرہ کیا کیا نافذ ہوتا ہے؟ مفصل جواب تحریر فرمائیں کرم ہوگا!

المستفتی: محمد عمر براٹ نگر (نیپال)

الجواب: بعون الملك الوهاب: سنی صحیح العقیدہ عالم دین کی بلا وجہ شرعی تحقیر و توہین اسی طرح قرآن شریف کی تحقیر و توہین سخت حرام سخت گناہ اشد کبیرہ ہے۔

فتاویٰ رضویہ ج ٦، ص ۲۷ میں ہے:

اور علمائے دین کی اہانت کفر ہے کما فی مجمع الانہر۔

اور اسی کی جلد دہم ص ۱۴۰ پر ہے:

حدیث میں ہے:

"لایستخف بحقهم الا منافق" علماء کے حق کو ہلکا نہ جانے گا مگر منافق۔ رواہ الطبرانی فی الکبیر عن ابی امامۃ رضی اللہ عنہ۔

دوسری حدیث میں ہے:

فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم "لایستخف بحقهم الا منافق بین النفاق" ان کے حق کو ہلکا نہ سمجھے گا مگر کھلا منافق" رواہ ابو الشیخ فی التوبیخ عن جابر بن عبد اللہ الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

اور فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"لیس من امتی من لم یعرف لعالمنا حقه" جو ہمارے عالم کا حق نہ پہچانے وہ میری امت سے نہیں۔

رواہ احمد و الحاکم و الطبرانی فی الکبیر عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

پھر اگر عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے اور اگر بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا ہے، تحقیر کرتا ہے تو سخت فاسق فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔

خلاصہ میں ہے:

"من ابغض عالما من غیر سبب ظاهر خیف علیه الکفر"۔

منح الروض الازہر میں ہے:

"الظاهر انه یکفر الخ" و اللہ تعالیٰ اعلم و علمه جل مجده اتم و احکم.

اور ج ۱۰، ص ۱۳۱ النصف آخر میں ہے:

"من قال لعالم عویلم او لعلوی علیوی استخفافا فقد کفر." جو کسی عالم کو مولویا یا سید کو میروا اس کی تحقیر کے لئے کہے تو کافر ہے۔

حدیث میں ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ثلاثة لا يستخف بحقه الا منافق بين النفاق ذو العلم و ذو الشيبة في السلام و امام مقسط."

تین شخصوں کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر جو منافق کھلا منافق ہو(۱) عالم (۲) اور وہ جسے اسلام میں بڑھاپا آیا۔(۳) اور سلطان اسلام عادل۔

اور ص ۳۰۷ پر ہے: "اور علمائے دین کی اہانت کفر ہے۔"

مجمع الانہر میں ہے: "من قال لعالم عويلم على وجه الاستخفا ف كفر."

اور عالم دین سے بلاوجہ بغض رکھنے میں بھی خوف کفر ہے، اگرچہ اہانت نہ کرے انتہی۔

اور ج ۶، ص ۱۴۲ پر ہے:

"عالم کی توہین اگر بوجہ علم دین ہے تو بلا شبہ کفر ہے۔ کما في مجمع الانهر ورنہ اگر بے سبب ظاہر ہے کہ اس پر خوف کفر ہے كما في الخلاصه و فتح الرياض ورنہ اشد کبیرہ ہونے میں شک نہیں۔ حدیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"ثلثة لا يستخف بحقهم الا مافق الخ"

جس سے کفر سرزد ہو جائے اب وہ کیا کرے؟

جس سے صدور کفر ہو وہ توبہ کرے از سر نو ع اسلام لائے اس کے بعد اگر عورت راضی ہو اسے نکاح جدید بمہر جدید کرے۔

بہار شریعت ج ۱، ص ۵۳ پر ہے:

قرآن، کعبہ کی توہین اور سنت کو ہلکا بتانا کیسا ہے؟

"مصحف شریف یا کعبہ معظمہ کی توہین اور کسی سنت کا ہلکا بتانا یہ باتیں یقیناً کفر ہیں۔" بالا بیان سے روشن وعیاں کہ شخص مذکور فی السوال ضرور حق اللہ اور حق العبد میں گرفتار کیا گیا، مستحق قہر وقہار وسزاوار نار ہے توبہ اور تجدید اسلام ونکاح اس پر فرض ہے اور اس عالم دین سے بتواضع معافی مانگے کہ اس نے انہیں ایذا دی اور ایذائے مسلم حرام قطعی ہے جب

تک یہ معاف نہ کرے۔ خدائے عزوجل معاف نہیں فرمائے گا۔

قال تعالیٰ: و الذین یوذون المؤمنین و المؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بهتانا و اثما مبینا." (پ۲۲،ع۴)

وفی الحدیث الشریف:

"و اما الدیوان الذی لا یشرک باللّٰه منه شیئا فمظالم العباد بینهم القصاص لامحالة. و العیاذ باللّٰه سبحانه و تعالیٰ و اللّٰه تعالیٰ اعلم بالصواب.

مسئلہ (۹۳،۹۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ العلماء شیر نیپال حضرت علامہ محمد جیش صاحب الصدیقی البرکاتی، شیخ الحدیث الجامعۃ الحنفیۃ الغوثیہ، جنکپوردھام (نیپال)

حرام پر راضی ہونے والے کا حکم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ذیل کے مسئلہ میں:

(۱) جو شخص حرام پر راضی ہو اس پر کیا حکم ہوگا؟

جو موضوع روایات بیان کرے اس پر کیا حکم ہے؟

(۲) جو شخص کفار کے عقائد کی مثل تقریر میں مثال بیان کرے اور اس بیان پر راضی رہے۔ تقریر کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں۔ اس پر کیا حکم ہے؟

تقریر کا پہلا بیان: ایک بڑھیا تھی وہ مرنا چاہتی تھی محلے کے شریر بچے کالے کپڑے پہن کر ہاتھ میں گرج لے کر بھینس کی پیٹھ پر بیٹھ کر اس بڑھیا کے دروازہ پر پہنچے تو بڑھیا نے پوچھا تو کون ہو؟ بچوں نے کہا ہم ملک الموت ہیں اور تمہاری روح قبض کرنے آئے ہیں۔ بڑھیا نے ڈر کر کہا میں ابھی مرنا نہیں چاہتی ہوں۔ ہمارے یہاں اہل ہنود اور بت پرستوں

کا یہ عقیدہ ہے کہ ان کی روح قبض کرنے والا دیوتا جس کو اہل باطل ہمراج بولتے ہیں وہ بھی کالے کپڑے پہن کر ہاتھ میں گرج لے کر اور بھینس کی پشت پر بیٹھ کر روح قبض کرنے آتا ہے۔ ایسا اہل باطل کا عقیدہ ہے۔

تقریر کا دوسرا بیان: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خواب دیکھا کہ ان کے گھر کا ستون گر گیا ہے انھوں نے سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اپنا خواب بیان کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے عائشہ تم بیوہ ہو جاؤ گی۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایسا فرمان حدیث سے ثابت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہے تو ایسا بیان کرنا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف جھوٹ باندھنا مانا جائے گا یا نہیں؟ اور جھوٹ باندھنے والے پر کیا حکم ہے؟

تقریر کا تیسرا بیان: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جنازے کی نماز کی امامت کی اور تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین آپ کے پیچھے باجماعت جنازہ کی نماز ادا کی ایسا غلط بیان پر شرع میں کیا حکم ہے؟

آپ کا خادم: محمد حسین نورنگری اودے پور

الجواب: بعون الملك الوهاب: (۱) اس پر حکم فسق ہے اور اگر وہ حرام حرام قطعی ہے اور اس کو وہ حلال سمجھتا ہے اور افہام وتفہیم کے باوجود اس کو حلال سمجھ کر راضی ہے تو اس پر حکم کفر ہے۔ اور توبہ تجدید اسلام وتجدید نکاح ازسر نو فرض ہے۔

(۲) میری نگاہ میں اس قسم کی حدیث اب تک نہیں گذری ہے۔ بے سروپا باتیں بیان کرنا اس طرح کی کہاوت کہنی ممنوع و ناجائز ہے اور حضور پرنور شافع یوم النشور رسید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں جھوٹ بولنا، آپ کی طرف جھوٹ کی نسبت کرنی، آپ پر عمداً جھوٹ بولنا جہنم میں جانا ہے اور ایسا شخص اپنا ٹھکانا جہنم میں بناتا ہے۔

بخاری شریف ج ۱ ص ۲۱ میں ہے:

"عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعمد علی کذبا فلیتبوأ مقعدہ من النار."

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص مجھ پر

جان بوجھ کر جھوٹ بولتا ہے وہ اپنا ٹھکانا جہنم بناتا ہے۔ العیاذ باللہ منھا۔
(۳) ایسی غلط بیانی حرام ہے اور ایسے شخص کو تقریر کرنی بھی حرام ہے کہ بلا علم کے تقریر گمرہی ہے:

کہ خود گم ست کرا رہبری کند

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

۱۸/۶/۱۴۱۳ھ

مسئلہ (۹۴)

بحضور فیض گنجور جناب حضرت علامہ مولانا محمد جیش صاحب برکاتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذارش خدمت یہ ہے کہ ایک اہل سنت کے مذہب کو ماننے والا مسلمان بت کو پوجنے والا اور اس نے اپنے دیو کے نام سے ایک بکری کا بچہ اتر جانب لٹا کر اپنے ہاتھ سے سرکشی کیا ہے اور اس گوشت کو کافروں کی جماعت میں تقسیم کیا ہے اور وہ شخص اپنے گھر کے کام میں لایا ہے بت کے پوجنے والے مسلمان اور سرکشی کرنے والے مسلمان کیسا ہوا؟ حضرت سے اپیل ہے کہ اس کا فتویٰ دیں گے۔ عین نوازش ہوگی!

محمد شہادت حسین، گجریا، دھنوشا، نیپال

بت کا پجاری مسلمان نہیں بلکہ کافر ہے

۹۲/۸۶ے

الجواب: بعون الملک الوھاب: لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ ثم لا حول و لاقوۃ الا باللہ بت کا پجاری ہرگز مسلمان نہیں جب مسلمان نہیں تو سنی کیسے ہوسکتا ہے؟ اگر قبل مسلمان تھا تو کسی دیوی دیوتا کے پوجنے کے بعد مسلمان نہ رہا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی۔ جب تک توبہ خالصہ نہ کرے اس سے سلام وکلام نشست وبرخاست سب حرام۔ مرنے پر جنازہ وغیرہ بھی حرام۔ اس پر فرض ہے

کہ توبہ کرے کلمہ پڑھے بیوی سے از سرنو نکاح کرے اور جن لوگوں نے اس کا گوشت کھایا وہ سب حرام کھایا سب توبہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جو مسلمان گھر میں مٹی کا پیری بنائے اس پر کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۹۵،۹۶): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں قرآن وحدیث کی روشنی میں مدلل ومفصل جواب مرحمت فرمائیں۔

(۱) زید اپنے کو کلمہ خواں سمجھتا ہے اور اپنے گھر میں پیری مٹی کا بھی بنایا ہے اور اس کو ہندو کی طرح مانتا ہے اور بھگتی بھی کھیلتا ہے، کملا بھی جاتا ہے، جھومر وغیرہ جو ہوتا ہے بیٹھکی میں سب کرتا ہے، دھامی کے ساتھ جھومر گاتا ہے۔ کیا اس طرح کرنے سے زید مسلمان رہے گا یا کافر ہو جائے گا؟ وہ اپنے کو کلمہ گو کہتا ہے جانور بھی ذبح کرتا ہے ان افعال قبیحہ پر جب کوئی مسلمان اعتراض کرتا ہے تو یہ شخص دعویٰ کے ساتھ کہتا ہے کہ میں کلمہ پڑھتا ہوں۔

شرابی کا ذبیحہ کھانا کیسا ہے؟

(۲) زید شرابی ہے علی الاعلان شراب پیتا ہے۔ اور جانور بھی ذبح کرتا ہے کچھ مومنوں کا اس پر اعتراض ہے کہ زید کا ذبیحہ نہ کھاؤ کہ شرابی ہے۔ کیا حکم ہے زید کے ذبیحہ کا؟

المستفتی: مولوی محمد سلیم الدین صاحب امام مسجد مہیشپور، مرچیا، سرہا (نیپال)

۱۴۰۸/۱۱/۵ھ

۸۶/۹۲ھ

الجواب: بعون الملك الوهاب: (۱) شخص مذکور کافر ہے اس کے ہاتھ کا ذبیحہ حرام حرام اور اشد حرام ہے کفر وشرک کرنے والے کی کلمہ گوئی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اسلام وایمان کے منافی جتنے امور ہیں سب کو صدق دل سے چھوڑے تو اس کے کلمہ گوئی کا اعتبار ہوگا۔

(۲) شرابی فاسق ہے اور فاسق کے ساتھی بننے سے پرہیز لازم، شرابی کے ذبیحہ سے بھی بچنا چاہئے تاکہ اسے عبرت ہو اس کے کھانے سے بھی پرہیز کرنا چاہئے۔ واللہ

تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۰/۱۱/۱۴۰۸ھ

الجواب صحیح: محمد شمس الحق، خادم مدرسہ رضویہ شمس العلوم باڑا

۹/ ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ

غیر اللہ کے نام منت ماننے والی عورت کا حکم

مسئلہ (۹۷، ۹۸): (۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ زید کی منکوحہ ہندہ نے منت مانی کہ میرے لڑکے بکر کی بیماری ٹھیک ہو جائے گی تو میں دیوی کے تھان پر جا کر خصی چڑھادوں گی۔ کچھ دنوں کے بعد بکر کی بیماری ٹھیک ہو گئی اب ہندہ بغیر شوہر کے مشورہ سے دیوی کے تھان پر جا کر خصی چڑھائی ہے لیکن اپنے ہاتھ نہ چڑھائی بلکہ دوسرے ہندو کو دے کر چڑھوائی ہے۔ کیا ہندہ اسلام سے خارج ہو گئی یا نہیں؟ اور ہندہ اپنے شوہر کے نکاح میں ہے یا نکاح سے بھی نکل گئی؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

جو مولوی بھگتا سے بیٹھکی کرائے اور اس میں شریک ہو اس پر کیا حکم ہے؟

۲۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ ذیل میں کہ زید کی منکوحہ ہندہ کو شیطان پکڑ لیا اس پر زید نے بھگتا سے اپنے گھر میں بیٹھکی کروایا ہے اور زید اپنے کو مولوی کہتا ہے بلکہ مولوی کا کام کرتا ہے کیا زید کو ایسا کرنا جائز ہے یا زید اسلام سے نکل گیا یا نہیں یا زید پر شریعت کا کیا حکم ہے؟ اور اس بیٹھکی کرنے والے پر کیا حکم ہے؟ اور جو اس میں شرکت کیا اس کو شریعت کیا کہتی ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

المستفتی: عبد المجید شاہ گونر پورہ ٹولہ، پوسٹ جلیشور، ضلع مہوتری نیپال

۱۹/۱۲/۲۰

الجواب: بعون الملک الوہاب: (۱) اللھم انی اعوذبک من ھمزات

الشیطین. و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و لا حول ولاقوۃ الا باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ. وہ خبیثہ ہندہ دیوی کے نام منت مانتے ہی کافرہ مرتدہ ہوگئی اس کی ساری نیکیاں اکارت گئیں۔ کسی تھان پر خود چڑھائے یا کسی دوسرے سے چڑھوائے بہر صورت کفر ہے۔ یہی نہیں بلکہ جو ان افعال ملعونہ سے رضا دیکھا یا وہ بھی کفر میں مبتلا۔

الاشباہ والنظائر ص ۲۹۵ میں ہے:

"عبادۃ الصنم کفر و لا اعتبار بما فی قلبہ"

بت کی عبادت کفر ہے اور دل میں کیا ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور اس کی شرح غمز عیون البصائر میں ہے:

"فی الخانیۃ رجل کفر بلسانہ و قلبہ علی الایمان یکون کافراً و لایکون عند اللہ مؤمنا انتہی و فیہ تأمل"

خانیہ میں ہے کہ جس آدمی نے زبان سے کفر کیا اور اس کے دل میں ایمان ہے تو کافر ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ مومن نہیں۔ (ترجمہ از: امجدی)

اسی میں ہے: "اتفق مشائخنا من رأی امر کفار حسنا فقد کفر"

ہمارے مشائخ کا اتفاق ہے کہ کفری کام کو اچھا جانے گا وہ کافر ہے۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور حسام الحرمین میں ص ۱۰۹ پر ہے:

اور شفا شریف میں فرمایا ہم اسے کافر کہتے ہیں جو ایسے کو کافر نہ کہے جس نے ملت اسلام کے سوا کسی ملت کا اعتقاد کیا یا ان کے بارے میں توقف کرے یا شک لائے۔ اور بحر الرائق وغیرہ میں فرمایا جو بددینوں کی بات کی تحسین کرے یا کہے کچھ معنی رکھتی ہے، یا اس کلام کے کوئی صحیح معنی ہیں اگر اس کہنے والے کی وہ بات کفر تھی تو یہ جو اس کی تحسین کرتا ہے یہ بھی کافر ہو جائے گا۔ اور امام ابن حجر نے کتاب الاعلام کی اس فصل میں جس میں وہ باتیں گنائی ہیں جن کے کفر ہونے پر ہمارے ائمۂ اعلام کا اتفاق ہے فرمایا جو کفر کی بات کہے وہ کافر ہے اور جو اس بات کو اچھا بتائے یا اس پر راضی ہو وہ بھی کافر ہے۔

اور فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر کے ص ۲۱۷ پر ہے:

"الرضا بالکفر کفر"

و فی الشفا الشریف: ج ۲، ص ۲۴۸ :

"و کذالك نکفر بکل فعل اجمع المسلمون انه لا یصدر الا من کافر و ان کان صاحبه مصرحا بالاسلام مع فعله ذلك الفعل کالسجود للصنم و للشمس و القمر و الصلیب و النار۔

و فی غمز العیون علی ج ۱، ص ۳۹۱ :

و فی شرح الکیدانیه للعلامة القهستانی ما نصه اعلم ان من کفرو العیاذ باللّٰه تعالیٰ بطلت جمیع طاعاته."

جو کفر کر کے اسلام سے پھر جائے اس کی نیکیاں برباد ہو گئیں

بالا بیان سے روشن ہوا کہ ہندہ دیوی کی منت مان کر اور چڑھاوا دے کر مرتدہ ہو گئی اور وہ لوگ بھی جو ان کفریات سے راضی ہوئے مرتد بنے اور سب کی نیکیاں برباد گئیں اور ہندہ شوہر پر حرام رہے گی جب تک توبہ صادقہ کر کے اسلام نہ لائے گی اور تجدید نکاح نہ کرے گی۔

بھگتی کے کلمات کفریات پر مشتمل ہوتے ہیں

(۲) بھگتی کے کلمات کفریات پر مشتمل ہوتے ہیں اور بھگتا کے اعمال وافعال اور اقوال ایمان واسلام کے منافی۔ فلہٰذا زید اور جو لوگ اس میں شریک ہوئے سب پر توبہ اور تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم کہ اس کو گھر بلا کر۔ معاذ اللہ معاذ اللہ کفر وشرک کی مجلس کرانا اور لوگوں کا ایسی ناپاک مجلس میں شریک ہونا دلیل رضا ہے اور کفر وشرک پر راضی ہونا کافر و مشرک ہونا ہے۔ کما مر الرضا بالکفر کفر۔

زید نام کا مولوی جاہلوں سے بدتر ہے۔ "لان اصحاب الضلال شر من الجهال فان الجهل المرکب اشنع و اخنع و صاحبه فی الدارین احقر و اوضع"

جب تک یہ لوگ بھی توبہ وتجدید ایمان ونکاح نہ کرلیں ان سے میل جول سلام وکلام ناجائز وحرام۔ نسئل اللہ السلامۃ و العفو و العافیۃ و اللہ اعلم بالصواب.

۱۵/۶/۱۴۱۲ھ

غیر مسلم سے بھگتی کرانے والے کی نماز جنازہ پڑھائی جائے یا نہیں؟

مسئلہ (۹۹): کیا فرماتے ہیں علمائے دین وشرع متین اس مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید بیمار تھا اس حالت میں زید نے غیر مسلم اوجھا بھگتا کو اپنے یہاں بلا کر پوری رات بھگتی کروایا جس میں زید اور اس کے سارے پریوار کی رائے تھی۔ گاؤں کے مولوی صاحب اس معاملہ کو دیکھ کر سکریٹری کو بلایا اور کہا کہ یہ شرک و بدعت ہے ناجائز ہے۔ سکریٹری مولوی صاحب کی بات کا کوئی خیال نہ کیا اور یہ کہتا ہوا گھر چلا گیا کہ ہماری بات کون مانے گا۔ مولوی صاحب نے کہا اے ظالم! یہاں اسلام ڈوب رہا ہے تم نے کچھ خیال نہ کیا کچھ دن بعد زید مذکور کا انتقال ہو گیا۔

اب دریافت طلب ہے کہ اس کے جنازہ کی نماز پڑھی جائے یا نہیں؟ قبرستان میں دفن کیا جائے گا یا نہیں؟ جواب قرآن وحدیث کی روشنی میں خاص عنایت فرمائیں کرم ہوگا۔

المستفتی: محمد طیب

گواہوں کے نام:

(۱) محمد طیب (۲) محمد سخاوت (۳) محمد یوسف (۴) محمد مجیب اللہ
(۵) عبدالستار (۶) محمد ابراہیم (۷) محمد شریف (۸) محمد موسم
(۹) محمد جمیل (۱۰) بلٹو

۹۲/۸۶/ے

الجواب: بعون الملک الوھاب: بھگتی عندالشرع حرام حرام حرام، کفر انجام ہے کفر وشرک پر مشتمل اقبح اشنع عمل ہے۔ اس کا بھجن گانا، باجا بجانا بتوں سے استعانت، مدد

مانگنا، غیر کی پوجا سب الگ الگ ناجائز و ناروا بلکہ کفر و شرک تک ہے۔ جو مسلمان ان افعال کا مرتک ہوگا بلکہ جو راضی بھی ہوگا وہ اسلام و ایمان سے خارج ہو جائے گا ایسا شخص بیمار پڑے تو عیادت نہیں مرجائے تو غسل نہیں۔ جنازہ نہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں، دعا نہیں، فاتحہ نہیں، میلاد نہیں۔

اسی طرح ہنود کا مشرکانہ میلہ جو بتوں کی پرستش کے لئے ہوا کرتا ہے جیسے دشہرے، جنم اشٹمی، درگا پوجا، کالی پوجا وغیرہم جن میں مراسم کفریہ وشرکیہ ہوتے ہیں ان میں بلاضرورت جانا مٹھائیاں خریدنا اور بطور تحفہ احباب کو بھیجنا یہ سب ناجائز و ناروا اور حرام ہے۔ اور ارادہ تعظیم ہو تو کفر ایسا کرنے والے از سر نو کلمۂ اسلام پڑھیں ان پر تجدید ایمان، تجدید نکاح لازم ہے۔ یہ لوگ اگر باز نہیں آئیں، تجدید ایمان و تجدید نکاح نہ کریں تو ان سے تا توبہ مقاطعہ کیا جائے۔ سلام و کلام میل جول نشست و برخاست یک لخت موقوف کیا جائے۔

شرح فقہ اکبر میں ہے: "من اهدى يوم النيروز كفر"

فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر میں ص ۱۷۶ پر ہے:

"اگر ان کے مذہبی تہوار کو اچھا جان کر منائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ غمز العیون میں ہے: "من استحسن فعلا من افعال الكفار كفر باتفاق المشائخ" ورنہ فسق و معصیت تو ضرور ہے انتہی"

حاصل یہ کہ زید بحال ہوش یہ کیا یا اس کے گھر خاندان والوں نے کیا اور زید اس کفریات سے راضی تھا تو اس کا جنازہ نہیں۔ اور نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفنانا جائز اور جو لوگ اس میں شامل ہوئے یا شامل نہ ہوئے مگر اس سے راضی ہوئے ان سب پر بھی توبہ لازم اور بیوی رکھتا ہو تو تجدید نکاح فرض اور شوہر دار ہے تو دوبارہ نکاح۔ اور اگر توبہ نہ کرے، تجدید نہ کرے تو مسلمان ان کا بائیکاٹ کرے میل جول سلام و کلام ترک کر دے۔ جب تک توبہ و تجدید نہ کرے الگ رہے اور اگر زید کو ان سب باتوں کا ہوش نہ تھا اور موت تک بے ہوش رہا تو جنازہ پڑھا جائے گا، مسلمانوں جیسا کفن کیا جائے یا ہوش آنے پر اظہار ناراضی کر دیا تب بھی یہی حکم ہے۔ و الله تعالىٰ اعلم بالصواب. ۲۲/۴/۱۴۲۳ھ

حضور کا نام سن کر انگوٹھا چومنا کیسا ہے؟

مسئلہ (۱۰۰): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان عظام مسائل ذیل میں:

(۱) کہ اذان ہو یا اقامت اشھد ان محمد رسول اللہ پر انگوٹھے چومتے ہیں یہ چومنا کیسا ہے؟ اس کا آغاز کب سے ہوا؟

(۲) بعد جمعہ صلاۃ وسلام پڑھتے ہیں یہ کیسا ہے؟ اور یہ کب سے رائج ہوا یہ ہر مسجد میں پڑھتے ہیں یہ پڑھنا کیسا ہے؟ غلط یا صحیح اس پر بحث کھڑی ہوگئی ہے۔ مفصل ومدلل قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب سے نوازیں۔

(۳) میلاد شریف کے وقت صلاۃ وسلام وقیام درست ہے یا نہیں؟ (معاذ اللہ) بدعت ہے یا کی سورہ فاتحہ ونیاز بالخصوص شیرینی سامنے رکھ کر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟

(۴) اذان قبر اور چادر پوشی پھول پتی قبر پر ڈالنا کیسا ہے؟ ان تمام سوال کا جواب صاف اور واضح طور پر قرآن وحدیث اور اجماع امت کے اقوال اور فقہائے کرام کی روشنی میں مدلل ومفصل تحریر فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

نوٹ: مسائل بالا پر بحث ومباحثے کے بعد فتوی کی طرف رجوع کیا گیا ہے۔ زید ایک کٹر دیوبندی مسجد کا سکریٹری ہے اس نے تنہا مسائل بالا پر سخت پابندی لگا رکھی ہے۔ لہٰذا ایسا شخص مسجد کا سکریٹری ہوسکتا ہے یا نہیں؟ واضح طور پر بیان فرمائیں۔ بینوا توجروا۔

المستفتی: محمد تسلیم صاحب سیٹھ سربراہ اعلیٰ
خزانچی محمد نصیر الدین صاحب، ممبر محمد یونس انصاری صاحب
موڑا ہرلوچن پور، پوسٹ مالپور، وایا چندن پٹی، مظفر پور (بہار)

انگوٹھا چومنے کا حکم دلائل کی روشنی میں

۹۲/۶۸ھ

الجواب: بعون الملک الوھاب: (۱) اذان میں نام پاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں سے لگانا مستحب و مستحسن ہے۔

فتاویٰ رضویہ جلد دوم ص ۳۸۱ پر ہے:

''حضور پرنور شفیع یوم النشور صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اذان میں سنتے وقت انگوٹھے یا انگشتان شہادت چوم کر آنکھوں سے لگانا قطعاً جائز، جس کے جواز پر مقام تبرع میں دلائل کثیرہ قائم اور خود اگر کوئی دلیل خاص نہ ہوتی تو منع پر شرع سے دلیل نہ ہونا ہی جواز کے لئے دلیل کافی تھا۔ جو نا جائز بتائے ثبوت دینا اس کے ذمہ ہے کہ قائل جواز متمسک باصل ہے، متمسک باصل محتاج دلیل نہیں۔ پھر یہاں تو حدیث وفقہ، ارشاد علماء، وعمل قدیم سلف، صلحاء سب کچھ موجود۔ علمائے محدثین نے اس باب میں حضرت خلیفہ، رسول اللہ ﷺ سیدنا صدیق اکبر وحضرت ریحانہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسن وحضرت نقیب اولیاء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، سیدنا ابو العباس خضر علی الحبیب الکریم وعلیہم جمیعا الصلاۃ والتسلیم وغیرہم اکابر دین سے حدیثیں روایت فرمائیں۔ جس کی قدرے تفصیل امام علامہ شمس الدین سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کتاب مستطاب مقاصد حسنہ میں ذکر فرمائی اور جامع الرموز شرح نقایہ مختصر الوقایہ وفتاویٰ صوفیہ وکنز العباد وردالمحتار حاشیۂ درمختار وغیرہا کتب فقہ میں اس فعل سے استحباب واستحسان کی صاف تصریح آئی۔

اور ص ۳۸۳ پر ہے:

حضرت ابوبکر صدیق کی محبت بھری ادا

"امام سخاوی المقاصد الحسنة فی الاحادیث الدائرة علی الالسنة" میں فرماتے ہیں:

حدیث: "مسح العینین بباطن انملتی السبابتین بعد تقبیلھما الی ان قال ذکرہ الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ لما سمع قول المؤذن اشھد ان محمد رسول اللہ قال ھذا و قبل باطن الانمتین السبابتین و مسح عینیہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم

من فعل مثل ما فعل خليلي فقد حلت عليه شفاعتي و لا يصح."

یعنی مؤذن سے اشھد ان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کے پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا: "اشھد ان محمدا عبده و رسوله و رضيت بالله ربا و بالاسلام دينا و بمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا." اس حدیث کو دیلمی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو "اشھد ان محمدا رسول اللہ" کہتے سنا یہ دعا پڑھی اور دونوں کلمے کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھوں سے لگائے اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔

اور یہ حدیث اس درجہ کو نہ پہنچی جسے محدثین اپنی اصطلاح میں درجہ صحت نام رکھتے ہیں۔ پھر فرمایا ایسے ہی وہ حدیث کہ حضرت ابو العباس احمد ابن ابی بکر رداد یمنی صوفی نے اپنی کتاب موجبات الرحمة و عزائم المغفرة میں ایسی سند سے جس میں مجاہیل ہیں اور منقطع بھی ہے۔

حضرت سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے "اشھد ان محمدا رسول اللہ" سن کر مرحبا بحبيبي و قرة عيني محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

آنکھ سے کنکری فوراً نکل گئی

پھر فرمایا یعنی پھر ایسی سند کے ساتھ جس کے بعض رواۃ کو میں نہیں پہچانتا فقیہ ابن البابا کے بھائی سے روایت کی کہ وہ اپنا حال بیان کرتے تھے ایک بار ہوا چلی ایک کنکری ان کی آنکھ میں پڑ گئی، نکالتے تھک گئے ہرگز نہ نکلی اور نہایت سخت درد پہنچایا انھوں نے مؤذن کو "اشھد ان محمدا رسول اللہ" کہتے ہوئے یہی کہا فوراً نکل گئی۔

آنکھ کبھی نہ دکھنے کا لاجواب نسخہ

پھر فرمایا شمس الدین ابن محمد صالح مدنی مسجد مدینہ طیبہ کے امام وخطیب نے اپنی تاریخ میں مجد دمصری سے کہ سلف صالح میں تھے نقل کیا کہ میں نے انھیں فرماتے سنا جو شخص نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں۔

پھر فرمایا: "قال ابن صالح سمعت ذلك ايضا من الفقيه محمد بن الزرندي عن بعض شيوخ العراق و العجم و انه يقول عند ما يمسح عينيه صلى الله عليك يا سيدي يا رسول الله يا حبيب قلبي و يا نور بصري و يا قرة عيني و قال لي كل منهما منذ فعلته لم ترمد عيني."
ابن صالح فرماتے ہیں: میں نے یہ امر فقیہ محمد بن زرندی سے بھی سنا کہ بعض مشائخ عراق یا عجم سے راوی تھے اور ان کی روایت میں یوں ہے کہ آنکھوں پر مس کرتے وقت یہ درود عرض کرتے "صلى الله عليك يا سيدي يا رسول الله يا حبيب قلبي يا نور بصري و يا قرة عيني." اور دونوں صاحبوں نے بھی شیخ مجد و فقیہ محمد نے مجھ سے بیان کیا کہ جب سے ہم یہ عمل کرتے ہیں ہماری آنکھیں نہ دکھیں۔

پھر فرمایا: "قال ابن صالح و انا و لله الحمد و الشكر منذ سمعت منهما استعملته فلم ترمد عيني و ارجو عافيتهما و اني اسلم من العمى انشاء الله تعالى."

یعنی امام ابن صالح ممدوح نے فرمایا اللہ کے لئے شکر وحمد ہے جب سے میں نے یہ عمل ان دونوں صاحبوں سے سنا اپنے عمل میں رکھا آج تک میری آنکھیں نہ دکھیں اور امید کرتا ہوں کے ہمیشہ اچھی رہیں گی اور میں کبھی اندھا نہ ہوں گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

آنکھ کبھی اندھی نہ ہوگی

پھر فرمایا: "قال روى عن القيه محمد بن سعيد الخولاني قال اخبرني

الفقيه العالم ابو الحسن علي بن محمد بن جديد الحسيني اخبرني الفقيه الزاهد البلالي عن الحسن عليه السلام انه قال من قال حسين يسمع المؤذن يقول اشهد ان محمدا رسول الله مرحبا بحبيبي و قرة عيني محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم يقبل ابهاميه و يجعلهما على عينيه لم يعم و لم يرد.

یعنی امام مدنی فرماتے ہیں فقیہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انھوں نے فرمایا مجھے فقیہ عالم ابوالحسن علی ابن محمد بن حدید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقیہ زاہد بلالی نے حضرت امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلاۃ والسلام سے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا کہ جو شخص مؤذن کو اشهد ان محمدا رسول الله کہتے سن کر یہ دعا پڑھے: "مرحبا بحبيبي و قرة عيني محمد بن عبد الله صلى الله عليه وسلم" اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہونہ آنکھیں دکھیں۔

پھر فرمایا:

"و قال الطاؤسي انه سمع من الشمس محمد بن ابي نصر البخاري خواجه حديث من قبل عند سماعه من المؤذن كلمة الشهادة ظفري ابهامية و مسهما على عينيه و قال عند المس اللهم احفظ حدقتي و نورهما ببركة حدقتي محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و نورهما لم يعم."

یعنی طاؤسی فرماتے ہیں انھوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے۔ اللهم احفظ حدقتي و نورهما ببركتة حدقتي محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم و نورهما۔ "اندھا نہ ہو۔

سرکار ﷺ کی قیادت میں جنت نصیب ہوگی

شرح نقایہ میں ہے: "و اعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاولى من

الشهادة الثانيه صلى الله عليك يا رسول الله و عند الثانية منها قرة عيني بك يا رسول الله ثم يقال اللهم متعني بالسمع و البصر بعد وضع ظفري الابهامين على العينين فانه صلى الله عليه وسلم يكون له قائداً الى الجنة كذا في كنز العباد."

یعنی خبردار ہو بیشک مستحب ہے کہ جب اذان میں پہلی بار اشھد ان محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم سنے تو صلى الله عليك يا رسول الله کہے اور دوسری بار "قرة عيني بك يا رسول الله" پھر انگوٹھوں کے ناخن آنکھوں پر رکھ کر کہے "اللهم متعني بالسمع والبصر" کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے پیچھے اسے جنت میں لے جائیں گے۔ (ایسا ہی کنز العباد میں ہے) علامہ شامی قدس سرہ السامی اسے نقل کرکے فرماتے ہیں: و نحوه في الفتاوىٰ الصوفية" یعنی اسی طرح امام فقیہ عارف باللہ سیدی فضل اللہ بن محمد بن ایوب سہروردی تلمیذ امام علامہ یوسف بن عمر صاحب جامع المضمرات شرح قدوری قدس سرہما نے فتاویٰ صوفیہ میں فرمایا۔

شیخ مشائخنا خاتم المحققین سید العلماء الحنفیہ بمکۃ المعظمہ مولانا جمال ابن عبداللہ عمر مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے فتاویٰ میں فرماتے ہیں:

"سئلت عن تقبيل ابهامين و وضعهما على العينين عند ذكر اسمه صلى الله عليه وسلم في الاذان هل هو جائز ام لا اجبت بما نصه نعم تقبيل الابهامين و وضعهما على العينين عند ذكره صلى الله عليه وسلم في الاذان جائز بل هو مستحب صرح به مشايخنا في غيرما كتاب"

یعنی مجھ سے سوال ہوا کہ اذان میں میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر شریف سن کر انگوٹھے چومنا اور آنکھوں پر رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ میں نے ان لفظوں سے جواب دیا کہ ہاں اذان میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک سن کر انگوٹھے چومنا آنکھوں پر رکھنا جائز بلکہ مستحب ہے۔ ہمارے مشائخ مذہب نے متعدد کتابوں میں اس کے مستحب ہونے کی تصریح فرمائی۔

اسی میں ج ۲، ص ۴۵۹ پر تحریر فرماتے ہیں:

''بالجملہ حق اس میں اس قدر کہ فعل مذکور بحکم احادیث نبویہ تصریح کتب فقہیہ مستحب و مندوب وامید گاہ فضل مطلوب وثواب مرغوب جو کتب علماء وعمل قدماء و ترغیب وارد پر نظر رکھ کر اسے عمل میں لائے اس پر ہرگز کچھ مواخذہ نہیں بلکہ ثواب مروی کی امید اور حسن ظن و صدق نیت باعث فضل جاوید۔ اور اسے مکروہ وممنوع وبدعت بتائے مبطل وخاطی۔ علمائے کرام مقتدایان عام جب کسی منکر کو دیکھیں اس کی سامنے ضرور ہی کریں کہ بدمذہب کا رد اور اس کے دل پر غیظ اشد ہو۔ جس طرح ائمہ کرام نے فرمایا کہ وضو نہر سے افضل مگر معتزلی منکر حوض کے سامنے حوض سے بہتر کما بینہ المولیٰ المحقق فی فتح القدیر وغیرھا فی غیرہ جب ترک افضل اس نیت سے افضل تو مستحب ومندوب تو آپ ہی افضل و الحمد للّٰہ و لی الانعام و افضل الصلاۃ و اکمل السلام علی سید الختام قمر التمام و اٰلہ و صحبہ الغر الکرام. آمین اور ص ۳۷۴ پر ہے:

''رسول اللہ ﷺ کا نام اقدس اذان میں سن کر انگوٹھے چومنا مستحب ہے، اچھا ہے، ثواب ہے۔'' کما فی کنز العباد و جامع الرموز و رد المحتار وغیرھا.

اور ص ۳۷۳ میں ہے:

''جب مؤذن پہلی بار اشھد ان محمدا رسول اللّٰہ کہے یہ کہے صلی اللّٰہ علیك یا رسول اللّٰہ اور جب دوبارہ کہے یہ کہے:" قرۃ عینی بك یا رسول اللّٰہ" اور ہر بار انگوٹھے کے ناخن آنکھوں سے لگائے آخر میں کہے" اللھم متعنی بالسمع و البصر" ردالمحتار عن جامع الرموز عن کنز العباد.

یہ اذان میں ہے۔ اور تکبیر کے وقت بھی ایسا ہی کرے تو کچھ حرج نہیں۔

اور اسی کے ص ۴۹۶ پر ہے:

مسلمان اگر وقت اقامت تقبیل کرے ہرگز کوئی وجہ ممانعت نہیں۔ اور اسے شرعاً ناجائز نہ رکھے گا۔ مگر وہ کہ شرع پر افترا کرتا ہے۔ یا نام واکرام سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے جلتا ہے۔ اسی طرح نماز واستماع قرآن مجید استماع خطبہ جن میں حرکت منع اور ان کے

امثال مواضع لزوم محذور کے سوا جہاں کہیں بھی یہ فعل بنظر تعظیم ومحبت حضرت رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ ہو جیسا کہ بعض محبان سرکار سے مشہور ہے بہر حال محبوب ومحمود ہے۔

فتاویٰ عالمگیری وغیرہا میں ہے:

"کل ماکان ادخل من الادب و الاجلال کان حسنا."

ہر وہ فعل جس میں ادب وتعظیم کا دخل ہو مستحسن ہے۔(ترجمہ از:امجدی)

ابن حجر مکی جوہر منظم میں فرماتے ہیں:

"تعظیم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بجمیع انواع التعظیم التی لیس فیھا مشارکۃ اللہ فی الالوھیۃ امر مستحسن عند من نور اللہ ابصارھم. انتھیٰ ملخصا من الثانی الفتاویٰ الرضویہ للامام احمد رضا رضی المولیٰ تعالیٰ و ارضاہ عنا.

دیباچہ بشیر القاری شرح البخاری ص ۴۰ پر ہے:

فضائل اعمال میں حدیث ضعیف پر عمل مستحب ہے اور حدیث ضعیف ثبوت استحباب کے لئے بس ہے۔

فضائل وترغیبات میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ہے

امام شیخ الاسلام ابوزکریا نفعنا اللہ تعالیٰ ببرکاتہ کتاب الافکار المنتخب من کلام سید الابرار صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: "قال العلماء من المحدثین و الفقھاء و غیرھم یجوز و یستحب العمل فی الفضائل و الترغیب و الترھیب بالحدیث الضعیف ما لم یکن موضوعاً"

ترجمہ محدثین وفقہاء وغیرہم علماء نے فرمایا کہ فضائل اور نیک بات کی ترغیب اور بری بات سے خوف دلانے میں حدیث ضعیف پر عمل جائز ومستحب ہے۔جب کہ موضوع نہ ہو۔

نظر برآں اذان میں نبوی نام پاک سننے کے بعد انگوٹھے یا انگشت شہادت چوم کر آنکھوں

سے لگانا مستحب ٹھہرا کہ یہ عمل از قبیل فضائل اعمال ہے۔ اور اس کے بارے میں وارد شدہ حدیث بقول محدثین ضعیف اور ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں عمل کرنا مستحب۔ کما مر آنفا۔

اور بشیر القاری شرح صحیح البخاری ص ۱۸ پر ہے:

جس سے چشم کی بینائی باقی رہے اور کمزور نگاہ قوی ہو جائے یہ ہے کہ مؤذن اذان میں جب پہلی مرتبہ اشهد ان محمدا رسول الله کہے تو سننے والا دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور بایں الفاظ درود صلى الله عليك يا رسول الله پھر جب دوبارہ مؤذن کہے اشهد ان محمدا رسول الله تو دوبارہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اور یہ کہے "قرة عيني بك يا رسول الله اللهم متعني بالسمع و البصر." اس عمل پر مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ مذکور حاصل ہوگا۔ انتہی

فتاویٰ ردالمحتار ج ا، ص ۲۹۳ پر ہے:

"يستحب ان يقال عند سماع اولىٰ من الشهادة صلى الله عليك يا رسول الله و عند الثانية منها قرة عيني بك يا رسول الله ثم يقول اللهم متعني بالسمع و البصر بعد وضع ظفرى الابهامين على العينين فانه عليه السلام يكون له قائدا الى الجنة كذا في كنز العباد اه قهستاني و نحوه في الفتاوىٰ الصوفيه.

الطحاوی حاشیہ مراقی الفلاح شرح نور الایضاح ص ۱۶۵ پر ہے:

" ذكر القهستاني عن كنز العباد انه يستحب ان يقول عند سماع اولىٰ من الشهادتين للنبي صلى الله عليه وسلم صلى الله عليك يا رسلو الله و عند سماع الثانية قرة عيني بك يا رسول الله اللهم متعني بالسمع والبصر بعد وضع ابهاميه على عينيه فانه صلى الله عليه وسلم يكون قائداً له في الجنة و ذكر الديلمي في الفردوس من حديث ابي بكر الصديق رضي الله عنه مرفوعاً من مسح العين بباطن انملة

السبابتين بعد تقبيلهما عند قول المؤذن اشهد ان محمدا رسول اللّٰه و قال اشهد ان محمدا عبده و رسوله رضيت باللّٰه ربا و بالاسلام دينا و بمحمد صلی اللّٰه علیه وسلم نبیا حلت له شفاعتی و کذا روی عن خضر علیه السلام و بمثله یعمل فی الفضائل انتهی۔

اور شامی ج ا ص ۲۹۳ اتا اور ہے:

"و فی کتاب الفردوس من قبل ظفری ابهامیه عند سماع اشهد ان محمدا رسول اللّٰه فی الاذان انا قائده و مدخله فی صوف الجنة و تمامه فی حواشی البحر للرملی عن المقاصد الحسنة للسخاوی و ذکر ذلك الجراحی و اطال ثم قال و لم یصح فی المرفوع من کل هذا شئ و نقل بعضهم ان القهستانی کتب علی هامش نسخته ان هذا مختص بالاذان و امام فی الاقامة فلم یوجد بعد الاستقصاء التام و التتبع۔"

روح البیان ج ۷۔ص ۲۲۸ زیر آیت کریمہ "ان اللّٰه و ملئکته یصلون علی النبی" میں صاحب روح البیان حضرت مولانا مولیٰ الروم شیخ اسمٰعیل حقی البروسی متوفی ۱۱۳۷ علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں:

"ثم ان للصلوات و التسلیمات مواطن فمنه ان یصلی عند سماع اسمه الشریف فی الاذان قال القهسانی فی شرح الکبیر نقلاً عن کنز العباد اعلم انه یستحب ان یقال عند سماع الاولیٰ من الشهادة الثانیة (صلی اللّٰه علیك یا رسول اللّٰه و عند سماع الثانیة (قرة عینی بك یا رسول اللّٰه ثم یقال اللهم متعنی بالسمع و البصر) بعد وضع ظفر الابهامین علی العینین فانه صلی اللّٰه علیه وسلم یکون قائدا له الی الجنة انتهی۔

قال بعضهم [پشت ابہامین بر چشم مالیدہ این دعا بخواند] (اللهم متعنی) الخ و در حلوات نجی فرمودہ کہ ناخن ہر دو ابہام را بر چشم نہد بطریق وضع نہ بطریق مد در محیط آوردہ

کہ پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بمسجد در آمد و نزدیک ستون بنشست و صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ در برابر آنحضرت نشستہ بود بلال رضی اللہ عنہ برخواست و باذان اشتغال فرمود چون گفت اشهد ان محمدا رسول الله ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر دو ناخن ابہامین خود را بہر دو چشم خود نہادہ گفت "قرة عيني بك يا رسول الله" چون بلال رضی اللہ عنہ فارغ شد حضرت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمودہ کہ یا ابابکر! ہر کہ بکند چنین کہ تو کردی خدا بیامرزد گناہان جدید و قدیم او را اگر بعمد بودہ باشد اگر بخطاء حضرت شیخ امام ابوطالب محمد بن علی المکی رفع اللہ درجتہ در قوت القلوب روایت کردہ از ابن عیینہ رحمۃ اللہ کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام بمسجد در آمد در دہ محرم و بعد از آنکہ نماز جمعہ ادا فرمودہ بود نزدیک اسطوانہ قرار گرفت ابوبکر رضی اللہ عنہ بظہر ابہامین چشم خود را مسح کرد و گفت قرة عيني بك يا رسول الله وچون بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اذان فراغتی روئے نمود حضرت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمود کہ ای ابا بکر ہر کہ بگوید آنچہ تو گفتی از روئے شوق بلقائے من و بکند آنچہ تو کردی خدا گذارد گناہان وے را آنچہ باشد نو و کہنہ خطا و عمد نہان و آشکار و من درخواستیم جرائیم وایں را در مضرمات بریں وجہ نقل کردہ

"في قصص الانبياء وغيرها ان أدم عليه السلام اشتاق الى لقاء محمد صلى الله عليه وسلم حين كان في الجنة فاوحى الله تعالىٰ اليه هو من صلبك و يظهر في أخر الزمان فسئل لقاء محمد صلى الله عليه وسلم حين كان في الجنة فاوحى الله تعالىٰ اليه فجعل الله النور المحمدى في أصبعه المسبحه من يده اليمنى فسبح ذلك النور فلذلك سميت تلك الاصبع مسبحة كما في الروض الفائق او اظهر الله تعالىٰ جمال حبيبه في صفاء ظفرى ابهامين مثل المرأة فقبل آدم ظفرى ابهامين و مسح على عينيه فصار اصلا لذريته فلما اخبر جبرائيل النبى صلى الله عليه وسلم بهذه القصة قال عليه السلام من سمع اسمى فى الاذان فقبل ظفرى ابهاميه و مسح على عينيه لم يعم ابدا

قال الامام السخاوی فی المقاصد الحسنة ان هذا الحدیث لم یصح فی المرفوع و المرفوع من الحدیث هو ما اخبر الصحابی عن قول رسول الله علیه السلام۔ و فی شرح الیمانی و یکره تقبیل الظفرین و وضعهما علی العنین لانه لم یرد فیه حدیث و الذی فیه لیس بصحیح انتهی۔

یقول الفقیر قد صح عن العلماء تجویز الاخذ بالحدیث الضعیف فی العملیات فکون الحدیث المذکور غیر مرفوع لاستلزام ترک العمل بمضمونه و قد أصاب القهستانی فی القول باستحبابه و کفانا کلام و الامام المکی فی کتابه فانه قد شهد الشیخ.

جو بیٹھ کر ماپوجے کرائے اس کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۱۰۱): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں زید نے کسی غیر قوم کی زمین میں اپنی چکی نصب کیا اور جب غیر قوم کی تہوار کا وقت آیا تو اس نے غیر قوم کے ساتھ مل اپنی چکی میں بیٹھکر ماپوجا کیا۔ اس کے لئے کیا حکم ہے؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ اس کا یعنی زید کا ایمان و نکاح برقرار رہا یا نہیں؟ جواب عنایت فرمائیں۔ کرم ہوگا!

المستفتی: العبد العاصی محمد اختر رضا، محمد علی حسن برکاتی از ردیا بھواڑی، ضلع دھنوشا

۸۶/۹۲ء

الجواب: بعون الملک الوهاب: و لاحول و قوة الا بالله العظیم استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه وهو الهادی و هو المستعان. شخص مذکور غیر اللہ کی پوجا کرنے والا اور اس سے راضی ہونے والا اسلام سے خارج ہوگیا، اس کی ساری نیکیاں ضائع ہوگئیں کافر و مرتد ہوگیا۔ اب اس سے سلام وکلام حرام، اس کے ساتھ بیٹھنا اٹھنا حرام، اس کے ساتھ کھانا پینا حرام، اس سے برادری حرام، بیمار ہو تو اس کی عیادت حرام، مرے تو جنازہ اٹھانا حرام، مسلمان سا غسل و کفن دفن حرام،

مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا گاڑنا حرام، اس کا جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر۔ العیاذ باللہ من الشیطٰن الرجیم و من شرورہ. اس کا نکاح نہ رہا اور اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل گئی اس کو اختیار ہے کہ جہاں چاہے وہ اپنے ہم کفو سے اپنا نکاح کرلے۔ اس سے فوراً جدا ہوجائے۔ اس کے ساتھ نہ رہے کہ اس کے ساتھ رہنا زنائے خالص ہے کہ اب اس سے جو بچہ ہوگا حرامی ہوگا۔ نعوذ باللہ من ذلك و لاحول و لاقوة الا باللہ! اس کی سزا قید و قتل ہے۔ مگر یہ یہاں کہاں یہ تو بادشاہ اسلام کا فریضہ ہے۔ ہاں یہاں یہ ہوسکتا ہے کہ مسلمان اس سے توبہ لے لعنت ملامت کرے توبہ کرلیا فبہا ورنہ اس کا بائیکاٹ کرے۔ واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

جیش محمد صدیقی برکاتی، ۲۳/۱۰/۱۴۲۳ھ

دیوی کے نام منت ماننے اور اسکا راستہ بتانے والی عورت کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۱۰۲): کیا فرماتے علمائے دین و مفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ دردوہ خاتون بنت محمد طاہر حسین مریضہ ہوگئی اس سے ایک ہندو عورت نے کہی کہ درگا دیوی کو خصی چڑھاوا مان و صحت یاب ہوجاؤ گی۔ تو دردوہ خاتون کے والدین نے کہا کہ تم ہی مان دو۔ تمہارا دیوتا ہے تمہاری بات مانے گا اور ہم لوگ چڑھاوا دیدیں گے۔ جب چڑھاوا کا وقت آیا تو مذکورہ ہندو عورت نے پھر یاد دلائی اور چڑھاوے کے خصی کا مطالبہ کیا۔ حسب فرمائش دردوہ خاتون کے والدین نے روپیے ادا کردیئے اور چڑھاوا کا خصی کسی ہندو نے خرید کرلا دیا۔ ماں بیٹی دونوں چڑھاوے کا خصی لے کر ہندو مرد کے ساتھ جنکپور رام مندر کے دروازے تک آئیں۔ اور وہاں سے خصی کو لے جاکر ہندو مرد نے درگا کے نام پر قربان کردیا۔

واضح باد کہ ماں بیٹی دونوں کا مندر کے دروازے تک جانا منت پوری کرنے کی غرض سے ہی تھا۔ تاہم ان دونوں نے اس خصی کا گوشت نہیں کھائے۔ مگر ان دونوں سے پوچھا گیا کہ آخر اس چڑھاوے سے تم لوگوں کو کیا فائدہ ہوا تو جواباً بولے شفا مل گئی۔ اہل بستی کو جب اس حرکت نازیبا کی اطلاع ہوئی تو فی الفور دردوہ خاتون اور اس کی ماں باپ سے شرعی و سماجی راہ ورسم

منقطع کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ کیونکہ ان دونوں ماں بیٹی کا منت پوری کرنے کے لئے گھر سے نکلنا دروده خاتون کے باپ طاہر حسین کی اجازت سے بھی تھا۔ اب محمد طاہر حسین قانون شرعی کی تابعداری کرنے کے لئے پورے طور پر تیار ہے۔ لہٰذا قانون شرعی سے اطلاع تام عطا فرمائیں۔ فقط

المستفتی: محمد طاہر حسین، ارنگ، سرہا، نیپال، ۱۵ ر شوال المکرم ۱۴۲۲ھ

الجواب: بعون الملك الوهاب: و لاحول و لاقوة الا باللہ صورت مستفسرہ میں ماں بیٹی دونوں بلکہ جو لوگ بھی اس کفری منت سے راضی ہوئے سب اسلام سے خارج ہوگئے ان سب پر توبہ تجدید ایمان و اسلام، تجدید نکاح فرض ہے۔ ورنہ اہل اسلام پر ان کا بائیکاٹ لازم استغفر اللہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

جیش محمد صدیقی برکاتی، جامعہ حنفیہ غوثیہ، جنکپور، نیپال، ۱۵ ر۱۰ ر۱۴۲۲

مسئلہ (۱۰۴،۱۰۳)

خانقاہ مجیبیہ اور اس کے سجادگان کے عقائد وافکار

۸۶/۹۲ء

مکرمی کرم گستر حضرت شیر نیپال صاحب قبلہ ﷺ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

امید کہ بعافیت ہوں گے عرصہ ہوا آپ سے ٹانڈہ فیض آباد یوپی میں ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ضروری تحریر یہ ہے کہ یہاں اودے پور میں ایک مجیبی مولوی امام اور مدرس ہے جب کہ سنا گیا ہے کہ خانقاہ مجیبیہ ایک بدعقیدہ خانقاہ ہے کیا یہ صحیح ہے؟ اگر ہاں تو اس مولوی کی اقتدا میں نماز ادا کرنا اور بچوں کو تعلیم دلانا کیسا ہے؟ خانقاہ مجیبیہ پھلواری بہار کی ساری تفصیلات سے اولین فرصت میں جواب سے مطلع کریں۔ کیوں کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ علامہ ارشد القادری صاحب قبلہ خانقاہ مجیبیہ سے منسلک لوگوں کے لئے سکوت فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ مست لوگ ہیں انہیں کچھ نہ کہا جائے۔ کیا یہ صحیح ہے کہ علامہ کا اس بارے میں یہی قول ہے؟۔

چند مقتدر علماء کے اقوال بھی نقل فرمائیں تو بہتر ہوگا۔ جواب بہت جلد نوازیں کرم ہوگا۔ حضرت علامہ مفتی اعظم کانپور رفاقت حسین قبلہ کا اس بارے میں کیا قول تھا ممکن ہو تو ضرور نقل فرمائیں۔ فقط والسلام

مطیع الرحمٰن فیضی انجمن تعلیم الاسلام اودے پور پن نمبر: 313001

خانقاہ مجیبیہ عقائد باطلہ رکھنے والوں کی خانقاہ ہے

اللّٰھم ھدایۃ الحق والصواب الجواب بعون الملک الوھاب

محترمی کرم فرما!

وعلیکم السلام ثم السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ!

والا نامہ تشریف لایا اس سے قبل بھی ایک کرامت نامہ ورود فرما کر کاشف احوال ہوا تھا جس کا مختصر سرسری جواب ڈاک کے حوالہ کردیا تھا۔ پھر یہ رجسٹری پورے ایک ماہ بعد موصول ہوئی اس کے جواب میں غیر معمولی تاخیر عدیم الفرصتی کے باعث ہوگئی معاف فرمائیں۔

یقیناً بلا شک وشبہ خانقاہ مجیبیہ عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ رکھنے والوں کی خانقاہ ہے۔ ایک صدی پیشتر سے وہاں بدعقیدگی چلی آرہی ہے۔ میں آج سے بیس سال قبل مسلسل کئی بار اس خانقاہ میں محض اسی لیے گیا کہ دیکھیں واقعی ان کے عقیدے ویسے ہی گندے ہیں جیسا بریلی شریف اور مبارک پور اپنے زمانہ تعلیم میں سنا ہے۔ پہلی دفعہ ۱۳۸۴ یا ۱۳۸۵ ہجری میں وہاں پہنچا عون احمد کے والد سے ملا کہ اس زمانہ میں وہی وہاں ہر اعتبار سے فائق مانے جاتے تھے۔ ان سے گفتگو کی ابتداء یوں ہوئی ان سے پوچھا گیا کہ بریلی حضرات اس خانقاہ سے کیوں چڑھ رکھتے ہیں؟ اس کا جواب بڑے طمطراق کے ساتھ یہ کہہ دیا کہ بریلی حضرات ہم سے ہی نہیں بلکہ اپنے آپ سے بھی چڑھ رکھتے ہیں اور میں بتاؤں کہ وہ اس خانقاہ سے کیوں چڑھ رکھتے ہیں اس لیے کہ ہم لوگ علمائے دیوبند کی تکفیر نہیں کرتے۔ اس کے بعد راقم السطور کو بولنے کا موقع ملا۔ میں نے کہا جب علمائے دیوبند نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گستاخی کی ہے، توہین صریح کے وہ مرتکب

ہوئے ہیں تو پھر آپ ان کی تکفیر نہیں کرتے تو اچھا نہیں کرتے۔ اس پر وہ بولے توہین رسول کہاں کفر ہے قرآن وحدیث سے دلیل لایئے؟ آج کے کسی مفتی یا عالم کی بات ہرگز میں تسلیم نہیں کرتا اور نہ کسی فقیہ و مجتہد کی۔

اول میں نے قرآن شریف کی چند آیتیں اس مسئلہ سے متعلق پیش کیں۔ پھر حدیث پاک سنائی، مگر سب کے جواب میں یہی کہتے رہے کہ یہ دلیل قطعی نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ضد اور ہٹ پر تلا ہوا ہے تو میں نے اخیر میں کہا کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ لوگوں کے نزدیک خدا اور رسول کی توہین کرنے والا کافر نہیں ہے۔ اس پر وہ بولا کہ میں نے کب کہہ دیا کہ خدا کی بھی توہین کرنے والا کافر نہیں ہے؟ میں نے کہا اس لیے کہ دلیل قطعی نہیں ہے۔ جواباً بولا کہ کیا لا الہ الا اللہ دلیل قطعی نہیں کہ یہ پڑھے اور اللہ کی توہین کرے تو وہ اس کی الوہیت کو ماننے والا ہی نہیں ہے؟ میں نے کہا اس کا دوسرا جز محمد رسول اللہ ہے تو جو یہ پڑھے اور رسول کی توہین کرے تو وہ اس کی رسالت کو ماننے والا ہی نہیں ہے فبهت الذي كفر۔

دوبارہ دوسرے سال عون احمد سے ملا، اسی عنوان پر گفتگو شروع کی تو کہا گذشتہ سال والد صاحب سے آپ کی گفتگو ہو چکی ہے۔ میں نے کہا ہوئی تو ضرور ہے مگر انہوں نے کہا کہ توہین رسول کفر نہیں ہے معاذ اللہ! تو عون صاحب بولے کہ نہیں توہین رسول کفر ہے مگر ہم لوگ علمائے دیوبند کی تکفیر کے قائل نہیں۔ ان کی عبارتیں جو ان کی کتابوں میں ہیں گندی کہہ سکتے ہیں کفری نہیں اور میرے نزدیک اس کی تاویل ہے۔ میں نے کہا کیا تاویل ہے؟ تو کہا میرے پاس اتنی فرصت نہیں۔ پھر میں نے کہا علمائے دیوبند کی ان عبارتوں کو اپنے ماہنامہ المجیب میں لکھیں اور یہ بھی لکھ دیں کہ ان کی یہ عبارتیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان پاک میں گندی ہیں۔ تو جواب دیا کہ یہ میرے سلف کا طریقہ نہ رہا ہے اور ہم لوگ کسی کے پیچھے نہیں پڑتے۔

تیسری بار پھر پھلواری گیا، اس مرتبہ فرد الحسن سے اس مسئلہ پر تبادلہ خیال ہوا۔ میں نے پوچھا کہ اس خانقاہ کا عقائد دیوبند کے بارے میں موقف کیا ہے؟ جواب دیا کہ علمائے دیوبند تفریط کی طرف گئے اور علمائے بریلوی افراط کی طرف اور ”خیر الامور اوساطھا“

میرا مسلک ہے اور یہی مسلک میرے سلف کا رہا ہے۔

شاہ محی الدین اور شاہ بدرالدین کا مسلک علمار کرام کی زبانی

پھر مجھے مفتی عبدالواجد صاحب مفتی ادارہ شرعیہ بہار نے بتایا کہ خانقاہ مجیبیہ کے سجادہ نشین شاہ محی الدین کا بھی یہ مسلک تھا، وہ بھی علمائے دیوبند کی تکفیر کے قائل نہیں تھے۔ شاہ بدرالدین کے بارے میں مولانا عبیدالرحمٰن پوکھریروی نے بتایا کہ میرے سامنے شاہ بدرالدین سے علمائے دیوبند کے بارے میں دریافت کیا گیا تو جواب دیا کہ میں تفریق بین المسلمین نہیں چاہتا۔ اخیرین (شاہ محی الدین، شاہ بدرالدین) کے بارے میں مولانا مطیع الرحمٰن صاحب سابق مفتی ادارہ شرعیہ کی زبانی معلوم ہوا کہ حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے تھے کہ یہ بھی بگڑے ہوئے میں تھا یا بگاڑ بدرالدین سے شروع ہوا۔ دیگر معتبر ذرائع سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علمائے پھلواروی علمائے دیوبند وفضلا ندوہ و وہابیہ کے پیچھے نماز بشوق ادا کرتے ہیں اور ان سے راہ ورسم بھی رکھتے ہیں اور رشتہ نکاح بھی کرتے ہیں اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ بھی کھاتے ہیں۔

پھلواری والوں کے عقائد انہیں کی کتابوں سے

اب تک جو کچھ معرض تحریر میں آیا سنا سنایا تھا اب پھلواری والوں کی مقدس کتابوں سے ان کے عقائد باطلہ کو واشگاف کروں تا کہ آپ کو بھی یقین کامل حاصل ہو جائے اور کسی طرح کا شک وشبہ نہ رہے کہ جیسا ان کے اقوال وافعال ہیں واقعی ویسے ہی ہیں۔

''حیاۃ محی الدین'' تالیف مولوی عون احمد خلیفہ شاہ محی الدین گدی نشین خانقاہ مجیبیہ کے ص: ۱۷۱ پر ہے:

''اسلاف کی طرح آپ برابر اعتدال پسند رہے، افراط وتفریط کو کبھی راہ نہ دی۔ چنانچہ دیوبندیوں اور بریلویوں کے عقائد میں آپ نے توسط اور درمیانی راہ اختیار کی۔ بیشتر بریلوی حضرات نے آپ سے (محی الدین سے) علمائے دیوبند کی تکفیر کے متعلق سوالات

کیے، آپ نے ان کو مدلل جوابات دیئے اور بتایا کہ میں ان حالات میں کسی طرح ان کی تکفیر کا قول نہیں کر سکتا۔ آپ (محی الدین) نے بریلویوں کے مسئلہ تکفیر کی شدت سے مخالفت کی۔ ایک بار علمائے دیوبند کی کتابوں کے کچھ اقتباس پیش کر کے ان کی تکفیر کا فتویٰ طلب کیا گیا تھا، حضرت (محی الدین) نے صاف لکھا کہ ان اختلافات میں جو دیوبندیوں سے ہیں میں دیوبندیوں کو خاطی سمجھتا ہوں کافر نہیں کہتا۔ پھر عدم تکفیر کی وجہ پوچھی گئی تو محی الدین امیر دیوبند اور پیر پھلواروی نے جواب دیا ''جو میں نے تحریر کیا ہے، یہی میرا مسلک ہے۔ جن پیران کی غلامی اور جاروب کشی اس فقیر کو حاصل ہے، ان کا بھی یہی مسلک تھا کہ جس شخص میں ۹۹ وجوہ کفر پائے جائیں اور ایک وجہ ایمان کی ہو تو اس کو مسلمان ہی سمجھنا چاہیے۔

اسی کتاب کے ص: ۹۳ پر پھلواروی کے پیر محی الدین کی تحریر پڑھیے اور ان کے موقف کا اندازہ لگائیے:

''صوبہ بہار میں صرف امارت شرعیہ بہار ہی ایک ایسا اجتماعی منظم ادارہ ہے جو صحیح معنوں میں اسلامیان بہار کی مذہبی رہنمائی کا فرض انجام دے سکتا ہے۔ اس ادارہ میں مقلد بھی ہیں، غیر مقلد بھی۔ نیز دوسرے عقیدے کے مسلمان بھی ہیں''۔

۱۳۳۸ھ بابت ماہ محرم کے ماہنامہ الجیب ص: ۲۳ پر عون احمد صاحب رقمطراز ہیں:

''کون نہیں جانتا کہ یوپی میں فرنگی محل کا مشہور علمی و دینی خانوادہ اور بہار میں پھلواری شریف کا علمی و عرفانی خانوادہ اعتدال و توسط ہی کا مسلک رکھتا ہے، نہ وہ کسی کو کافر کہتا ہے، نہ بدعتی اور مشرک''

پٹنہ سے نکلنے والا ہفتہ وار ''ہمالہ'' بابت ماہ دسمبر ۱۹۷۶ میں عون احمد کا فتویٰ دیکھا لکھا تھا:

''علمائے دیوبند اور فضلاء ندوۃ العلماء یہ سب بالعموم حنفی مسلک رکھتے ہیں، اسی لئے ان سب کی اقتدا میں نماز جائز اور راہ و رسم رکھنا درست (ملخصا)''

اسی کتاب میں یعنی حیاۃ محی الدین میں ابوالکلام آزاد کو خیار امت لکھا ہے۔ اسی میں اشرف علی تھانوی اور محمود الحسن دیوبندی جیسے کھلے مرتدین کے نام کے ساتھ (رحمۃ اللہ) بھی لکھا ہے۔ رشید احمد گنگوہی کے نام کے ساتھ ۱۳۰۹ھ کے سجادہ بدرالدین نے لمعات بدریہ

میں رحمۃ اللہ تحریر کیا ہے۔ آثار پھلواری میں اس گنگوہی کے نام کے ساتھ (قدس سرہ) تحریر کیا ہے۔ نذیر حسین دہلوی اور صدیق حسن بھوپالی کتنا کھلا غیر مقلد وہابی تھا ان دونوں کے نام کے ساتھ بھی ترحم کے کلمات شاہ بدرالدین اور ان کے مرید اور خلیفہ شاہ شعیب نے لکھا ہے۔

غرض ان کی کتابوں اور رسالوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان پھلواریوں کے نزدیک دیوبندی ہو یا وہابی، رافضی ہو یا قادیانی، خارجی ہو یا چکڑالوی سب اپنے طور پر حق بجانب ہے، کوئی فرقہ باطل نہیں ہے معاذ اللہ منہا۔

آثار پھلواری ص:۲۸۲ پر ہے کہ:

شاہ محی الدین نے غیر مقلد کی نماز جنازہ پڑھائی

''شاہ عین الحق ۱۳۰۲ھ میں جانشین کیے گئے اور حنفی مسلک کو چھوڑ کر غیر مقلد ہو گئے۔ ۱۳۰۹ھ میں ترک سجادگی کر لیا۔ اسکے بعد جابجا وہابیت پھیلاتا رہا۔ وہابیوں نے اسے اپنا امیر تسلیم کر لیا۔ اپنے مدرسہ آرا کا شیخ الحدیث بنالیا۔ ۲۴/۲۳ سال تک یہی کرتا رہا اور مرا تو جنازہ کی نماز شاہ محی الدین گدی نشین پھلواری نے پڑھائی کما ھو فی تفسیر سورۃ ق: بلعین الحق عین الحق''

اس سے پہلے اسی خانقاہ کا حکیم علی نعمت وہابی ہو گیا، اسی خانقاہ کا گدی نشین شاہ بدرالدین ندوۃ العلماء کا تادم مرگ سرپرست رہا جیسا کہ اس کی سوانح غم پر ملال میں مسطور ہے۔ اسی خانقاہ کا کوئی وہابی ہوا کوئی ندوی ہوا کوئی رافضی ہوا۔ ہوا جو ہوا مگر تعجب یہ ہے کہ ان کے نزدیک ہر کس و ناکس مسلمان اور متقی و پرہیز گار ہی رہا۔ وہی عین الحق جس نے تقلید کو شرک و بدعت اور مراسم خانقاہ کو بدعت قبیحہ سمجھ کر مسلک حنفیت اور خانقاہ کو چھوڑا اس کے بارے میں خود ان لوگوں نے لکھا اور اس کو برقرار رکھا۔ کیا لکھا وہ آثار پھلواری کے ص:۲۸۲ پر ملاحظہ فرمائیں لکھتا ہے:

'' آپ نے (یعنی عین الحق وہابی نے) پوری زندگی تقویٰ و پرہیز گاری میں بسر فرمائی، باوجود یہ کہ اس کی موت وہابیت پر ہوئی، مگر تقویٰ طہارت نہ گئی''۔

بات دراصل یہ ہے کہ اہل پھلواری صلع کل ہیں کھلی توہین کرنے والا خواہ اشرف علی ہو یا گنگوہی یا نانوتوی یا انبیٹھی یا دہلوی یارائے بریلوی سب مسلمان ہیں اور خدمت حدیث اوراشاعت علوم دینیہ کے کرنے والے۔ جیسا کہ ان کی کتابوں میں مذکور ہے، اخیرین تو ان کے نزدیک پکے شہید ہیں کما لا یخفی علی الناظر فی کتبھم۔ حالانکہ توہین رسول کرنے والا ایسا کافر ہے کہ جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔

درمختار، ردالمحتار، شفا شریف وغیرہ میں یہ مسئلہ مصرح ہے اس پر امت کا اجماع ہے۔ اقوال پر مطلع ہو کر عدم تکفیر کے قائلین پر خواہ مجیبی ہو یا امانی، پھلواری ہو یا چھپراوی من شک فی کفرھم وعذابھم فقد کفر کا تازیانہ سب کو رسید ہوگا۔ سال گزشتہ ایک مجیبی پر فتویٰ حضرت علامہ اختر رضا خاں جانشین حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ والرضوان اور حضرت علامہ مفتی شریف الحق صاحب نائب مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم القدسیہ نے صادر فرمایا ہے کہ نہ اس کی نماز نماز، نہ اس کے پیچھے کسی کی نماز، اس کے پیچھے نماز پڑھنا نہ پڑھنے کے برابر بلکہ اس سے بدتر اور اس کے عقائد سے واقف ہو کر پیر بنایا ہے تو کافر۔ جنوری ۱۹۸۹ء کے ماہنامہ اعلیٰ حضرت اور دسمبر ۱۹۸۷ء کے ماہنامہ المسعود میں مجیبوں سے متعلق فتویٰ شائع ہو چکا ہے۔ ان شاء المولیٰ تعالیٰ وتقدس حق کا آفتاب آب وتاب کے ساتھ چمک اٹھے گا اور باطل کا وہم وگمان دھواں بن کے اڑ جائے گا۔ ان کے علاوہ مفتی قدرت اللہ، مفتی عبدالحفیظ صاحب ادارہ شرعیہ پٹنہ بہار کے فتاوے مجیبوں پھلواریوں کے خلاف میرے جامعہ میں موجود ہیں، جن پر ہندوستان کے تقریباً سارے مفتیوں کے دستخط ثبت ہیں۔ آپ کے لئے اور ہر ہوشمند کے لئے جتنا مذکور ہوئے کافی وافی ہیں۔ شخص مذکور فی السوال کے پیچھے ہرگز نہ نماز جائز اور نہ اس سے بچوں کو تعلیم دلانا۔

علامہ ارشد القادری پر لگائے گئے افترا کا جواب

جن لوگوں نے حضرت علامہ کے متعلق ایسا کہا ہے علامہ پر افترا کیا ہے، کذب بیانی سے کام لیا ہے۔ وہ در پردہ مجیبوں کی حمایت کر رہے ہیں۔ کیا معاذ اللہ علامہ کفر پوشی کریں

گے؟ حدیث شریف میں ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب بدمذہبی پھیلے یا فتنے ظاہر ہوں اور عالم اپنے علم کو ظاہر نہ کرے تو اللہ تعالیٰ نہ اس کا فرض قبول فرمائے گا، نہ نفل۔ پھلواریوں کی بدمذہبی اور فتنے وہابیوں دیوبندیوں کی بدمذہبی اور فتنے سے ہزار گونہ زیادہ ہیں۔ ہر شخص پر اس سے جدا رہنا فرض ہے اور عالموں پر یہ بھی فرض ہے کہ عوام الناس کو ان کے شر سے بچائے۔ علماء پر افترا کرنے والے ناعاقبت اندیش ہیں۔ یہ بات کوئی جاہل سے جاہل بھی کہنا گوارہ نہ کرے گا کہ مجیبی لوگ معاذ اللہ مست ہیں۔ گویا مرفوع القلم ہیں حکم شرع سے بالاتر نعوذ باللّٰہ من ذالك. اگر یہ بات مجیبیوں کے لیے کہی جائے گی تو پھر دیوبندیوں، وہابیوں، قادیانیوں اور رافضیوں، خارجیوں، غیر مقلدوں، چکڑالویوں، نیچریوں، کافروں، مشرکوں، یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں کے لیے کیوں نہ کہی جائے گی۔ پھر شریعت کیا رہے گی، بچوں کا کھیل جب چاہو بنالو جب چاہو بگاڑ لو۔ العیاذ باللہ من ہٰذہ الجہالۃ والضلالۃ۔

علامہ نے پھلواروی کے عقائد باطلہ کا ذکر بار بار کیا ہے۔ ان کے خیالات فاسدہ کا تذکرہ حضرت علامہ مولانا سلطان المناظرین سید السالکین امین شریعت ادارہ شرعیہ علیہ الرحمۃ والرضوان کی زبانی اپنے کانوں سے میں نے سنا ہے۔ تاجدار اہل سنت حضرت مفتی اعظم ہند اور حضور سید العلما سند الحکما ر آفتاب مارہرہ رضی اللہ عنہم نے بے شمار مجیبیوں کو ان کے عقائد باطلہ سے توبہ کرا کر اپنی اپنی غلامی میں داخل فرمایا ہے، کیوں کہ مجیبی پھلواری ساری ناری جماعتوں سے اضر ہے اور بدتر۔ اس سے بچنے اور بچانے کی سخت ضرورت ہے۔ یہ آستین کے زہریلے سانپ ہیں۔ اگر کبھی ملاقات کا شرف حاصل ہوا تو ایک مجیبی کا خط دکھاؤں گا دیکھنے کے بعد آپ خود فیصلہ فرمالیں گے کہ ان لوگوں کو اہل سنت (بریلوی) سے کس قدر بغض وعناد ہے اور مذہب حق کو نیست و نابود کرنے کا کیسا نرالا ان کا پروگرام ہے۔ خداوند کریم ان کے اور ان کے حامیوں بلکہ سارے بے دینوں کے شر سے مسلمانوں کو اپنے حبیب رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے صدقہ وطفیل محفوظ و مامون رکھے۔ آمین آمین آمین بجاہ سید المرسلین علیہ والہ واصحابہ اجمعین الصلوات والتسلیمات یاارحم

الرّحمین ویارب العٰلمین۔
جیش محمد الصدیق البرکاتی، شب ایمان افرز بطلان سوز شیطان دوز
دوشنبہ مبارکہ ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۹ھ

علماء دیوبند کو پابند شریعت اور گروہ اولیاء کہنے والے کا حکم کیا ہے؟

(۱) کیا فرماتے ہیں مفتیان شرع متین امر ذیل میں بہار میں دو بڑی خانقاہ ہیں۔ ایک خانقاہ مونگیر، دوسرا خانقاہ مجیبیہ پھلواری۔ خانقاہ مونگیر کے کرتا دھرتا منت اللہ رحمانی ایک استفتاء کے متعلق بایں الفاظ مجیب ہیں کہ:

''حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی، حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری، اور حضرت ابوالکلام آزاد یہ وہ علمائے کرام ہیں جو دین وشریعت کے پابند تھے۔ وہ حضرات ہیں جو گروہ اولیاء ہیں جن کے ذریعہ اسلام کی اشاعت ہوگئی۔ مذکورہ حضرات کو کافر ومشرک کہنا کسی طرح درست نہیں'' ولہٰذا ان پر کیا حکم شرع جاری ہوگا؟۔

خانقاہ مجیبیہ کے سجادہ عون احمد کے افکار باطلہ

(۲) خانقاہ مجیبیہ دو حصوں میں منقسم ہے چھوٹی اور بڑی۔ چھوٹی خانقاہ کے زیب سجادہ شاہ عون احمد دیوبندی مسلک کے علمائے دارالعلوم دیوبند کے فارغین اور ندوہ کے علماء کے تعلق سے ایک استفتاء کے جواب میں یوں رقمطراز ہیں:

''ان کے پیچھے نماز بلاشبہ جائز وصحیح ہے، ان حضرات کی اقتدا میں نماز پنجگانہ، جمعہ وعیدین جائز ہے، راہ ورسم رکھنا بھی صحیح اور درست'' ولہٰذا ان پر عائد حکم شرع کیا ہوگا؟

شاہ امان اللہ کا مسلک اور ان پر حکم شرع

(۳) بڑی خانقاہ کے زیب سجادہ شاہ امان اللہ کے مسلک کے بارے میں خود انہیں کا دارالافتاء یوں گویا ہے:

"علمائے دیوبند کی تکفیر کے سلسلہ میں ہمارے حضرت قطب ربانی عارف باللہ مولانا شاہ امان اللہ قادری قدس سرہ العزیز کا ہمیشہ ایک خیال رہا اور وہ "عدم تکفیر" ہے حضرت نے کبھی علمائے دیوبند کی تکفیر کا حکم نہیں دیا۔ حضرت ان کو مسلمان سمجھتے تھے مکہ معظمہ اور مدینہ منوہ میں نجدی امام کی اقتدا میں نمازیں ادا فرمائیں۔ حضرت اقدس اپنے علم و اجتہاد اور بصیرت وروشن ضمیری سے جو (مذکورہ) فیصلہ فرمایا اس پر تا زندگی قائم رہے، اہل خانقاہ سے زیادہ حضرت کے افکار و خیالات سے کوئی دوسرا واقف نہیں ہوسکتا۔ ضرورت پڑی تو حضرت کے خطوط بھی پیش کیے جاسکتے ہیں۔ جس میں حضرت نے واضح طور پر عدم تکفیر کا خیال ظاہر فرمایا ہے۔ والہذا ان کے متعلق بھی حکم شرع کیا ہے؟

مدرسہ نوریہ فیض الرسول، دولت گنج، چھپرا (بہار)

۹۲/۸۶ھ

الجواب: بعون الملك الوهاب: اللهم هداية الحق والصواب! شفا شریف جز ثانی ص ۱۹۰ میں ہے:

"قال محمد بن سحنون اجمع العلماء ان شاتم النبی صلی اللّٰه علیه وسلم المتنقص له كافر و الوعيد جار عليه بعذاب اللّٰه له و حكمه عند الامة القتل ومن شك فی كفره و عذابه كفر"

محمد سحنون نے فرمایا کہ علمار امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ شاتم نبی ﷺ یا ان کی ذات میں نقص تلاش کرنے والا کافر ہے اور اس پر عذاب الٰہی کی وعید وارد ہے اور امت مسلمہ کے نزدیک یہ حکم ہے کہ وہ شخص واجب القتل ہے اور اس پر اکتفا نہیں بلکہ ایسے دریدہ دہن اور گستاخ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔ (ترجمہ از: امجدی)

ج ۲، ص ۱۸۶ پر ہے:

"قال القاضی ابوالفضل وفقه اللّٰه قد تقدم من الكتاب و السنة و اجماع الامة مايجب من الحقوق للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم و ما يتعين له من بر و توقير و تعظيم و اكرام و بحسب هذا حرم اللّٰه تعالٰی اذاه

فی کتابہ و اجمعت الامۃ علی قتل متنقصہ من المسلمین و سابہ۔ قال اللّٰہ تعالیٰ: ان الذین یوذون اللّٰہ و رسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا و الآخرۃ و اعدلھم عذابا مھینا۔ و قال: و الذین یؤذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم۔ و قال اللّٰہ تعالیٰ: و مان کان لکم ان توذوا رسول اللّٰہ و لا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذلکم کان عند اللّٰہ عظیما۔ و قال تعالیٰ فی تحریم التعریض لہ: یا ایھا الذین آمنوا لاتقولوا راعنا و قولوا انظرنا و اسمعوا الآیۃ"

ابوالفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ حقوق نبوی ﷺ اور حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کے بارے میں کتاب وسنت اور اجماع امت سے ثابت شدہ احکام گذشتہ ابواب میں بیان کردیئے گئے ہیں، اس باب میں جن احکام کو بیان کرنا مقصود ہے وہ بھی حضور اکرم ﷺ کی ذات وصفات سے متعلق ہیں۔ کتاب ہدایت قرآن مجید میں رب کریم نے اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ میں ادنیٰ گستاخی کو بھی حرام قرار دیا ہے اور حضور ﷺ کی بارگاہ میں گستاخی کرنے والے یا ذات نبوی میں نقص نکالنے والے کے بارے میں یہ بات اجماع امت سے ثابت ہو چکی ہے کہ ایسا شخص واجب القتل ہے ارشاد باری ہے: ان الذین یوذون اللّٰہ و رسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا و الآخرۃ و اعدلھم عذابا مھینا۔ بے شک جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے ان کے لئے آخرت کا عذاب مقرر کردیا ہے۔ و الذین یؤذون رسول اللّٰہ لھم عذاب الیم۔ اور جولوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ و مان کان لکم ان توذوا رسول اللّٰہ و لا ان تنکحوا ازواجہ من بعدہ ابدا ان ذلکم کان عند اللّٰہ عظیما۔ تمہارے لئے یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا دو اور نہ یہ کہ ان کی حیات ظاہری کے بعد ان کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرو، بلاشبہ یہ بات بہت سخت ہے۔ یہاں یہ بات قابل توجہ ہے کہ جس ذات اقدس کو حضور ﷺ کے لئے تنقیص کا ایک لفظ بھی گوارا نہیں اس رب کائنات

کو حضور ﷺ کے لئے ایسا کوئی لفظ ذو معنی ہونے کی وجہ سے جس میں ذرا بھی اہانت کا پہلو نکلے گوارا ہوگا۔ ارشاد الٰہی ہے: یا ایھا الذین آمنوا لاتقولوا راعنا و قولوا انظرنا و اسمعوا۔ اے ایمان والو حضور علیہ السلام کو راعنا کہہ کر مت پکارو اور بغور سنو کہ منکرین کے لئے دردناک عذاب ہے۔ (ترجمہ از: امجدی)

اور ج ۲، ص ۱۸۸ میں ہے:

"اعلم و فقنا اللّٰہ و ایاك ان جميع من سب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم او عابه او الحق به نقصا فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصاله او عرض به او شبهه بشئ علی طریق السب له او الازراء علیه او التصغیر لشانه او الغض منه و العیب له فهو ساب له و الحکم فیه حکم الساب یقتل کما نبینه ولانستثنی فصلا من فصول هذا الباب علی هذا المقصد و لانمتری فیه تصریحا کان ا و تلویحا و کذلك من لعنه او دعا علیه او تمنی مضرة له او نسب الیه ما لا یلیق بمناصبه علی طریق الذم الی ان قال و هذا کله اجماع من العلماء و ائمة الفتوی من لدن الصحابة رضوان اللّٰہ علیهم الی هلم جرا قال ابو بکر ابن المنذر اجمع عوام اهل العلم علی ان من سب النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم یقتل و ممن قال ذلك مالك بن انس و اللیث و احمد و اسحاق و هو مذهب الشافعی قال القاضی ابو فضل و هو مقتضی قول ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنه و لاتقبل توبته عند هولاء و بمثله قال ابو حنیفة و اصحابه و الثوری و اهل الکوفة و الاوزاعی فی المسلمین لکنهم قالوا هی ردة و روی مثله الولید بن مسلم عن مالك و حکی الطبری مثله عن ابی حنیفة و اصحابه فیمن تنقصه صلی اللّٰہ علیه وسلم او بریٔ منه او کذبه و قال سحنون فمن سبه ذلك رده کالزندیقة"

اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں توفیق دے! جاننا چاہئے کہ وہ کلمات جن سے حضور ﷺ کی

تنقیص کا پہلو نکلتا ہو مثلا کوئی شخص حضور ﷺ کو برملا گالی دے یا ایسے کلمات کہے جو عیب جوئی کے لئے استعمال ہوتے ہوں یا ان الفاظ سے آپ کی ذات اقدس، آپ کے مبارک دین، اسوہ یا خصائل میں سے کسی خصلت کو تکلیف پہنچتی ہو، یا ذات نبوی پر کسی قسم کی تعریض کرے یا اسی قسم کے اور دوسرے الفاظ استعمال کرے ایسے تمام الفاظ سب وشتم میں شمار ہوں گے اور ایسے الفاظ کہنے والے کے لئے یہی حکم ہے جو اہانت نبی کرنے والے کے لئے ہے یعنی واجب القتل ہے اور اس سلسلہ میں بعض باتیں آئندہ بیان کریں گے۔ یہاں امر قابل لحاظ و توجہ ہے کہ ایسا کوئی شخص کسی رعایت کا مستحق نہیں لہٰذا ایسے کلمات میں نہ تو کوئی استثنار گوارا کیا جائے گا اور نہ صراحت و کنایہ کے الفاظ میں کسی قسم کا شک وشبہ روا رکھا جائے گا۔ ایسا ہی طرز عمل اس شخص کے ساتھ روا رکھا جائے گا جو حضور ﷺ کی ذات اقدس پر لعنت کے الفاظ استعمال کرے یا حضور کے حق میں بد دعا کرے یا ایسے کلمات آپ سے منسوب کرے جو آپ کے شایان شان نہیں یا آپ کے نقصان کا خواہاں ہو یا آپ کی ذات اقدس پر گزرنے والے مصائب کا تذکرہ کر کے شرم دلانے کی کوشش کرے یا وہ عوارض بشری جن کا صدور ذات نبوی کے لئے جائز یا معہود ہوان کی وجہ سے حضور ﷺ کی ذات کو حقیر جانے یہ تما امور اہانت و منقصت کے قبیل سے شمار کئے جائیں گے اور ان کلمات کا وہی حکم ہے جس کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں کیا گیا ہے۔ ابو بکر بن منذر فرماتے ہیں کہ تمام اہل علم مثلا امام مالک، امام احمد، لیث اسحاق اور امام شافعی وغیرہ کا اس بات اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی دے وہ واجب القتل ہے۔ ابو الفضل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ محسن اسلام جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے قول کا مقتضی بھی یہی ہے ان علمار کے نزدیک ایسے شخص کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے گی۔ یہی مسلک امام اعظم اور ان کے رفقار امام ثوری اور کوفہ کے دوسرے علمار اور مسلمانوں کا بھی ہے اور ان سب نے اس قول کی درستی پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اور ولید بن مسلم نے اسی کی مثل امام مالک کا قول بھی نقل کیا ہے۔ لیکن طبری نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ یہ احکام اس کے لئے ہیں جو حضور ﷺ کی شان میں کمی کرے یا ذات نبوی سے بیزاری کا اظہار کرے یا حضور ﷺ کی تکذیب

کرے۔سحنون فرماتے ہیں کہ شاتم نبی زندیق اور مرتد کی طرح ہے۔(ترجمہ از: امجدی)
اور ردالمحتار ج ۳، ص ۳۱۷ میں ہے:

"اجمع المسلمون علی ان شاتمه کافر و حکمه القتل و من شك فی عذابه و کفره کفر۔"

مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ شاتم رسول ﷺ کافر ہے اور اس کا حکم قتل ہے اور جو اس کے عذاب میں اور اس کے کفر میں شک کرے گا وہ بھی کافر ہے۔(ترجمہ از: امجدی)

ان تصریحات سے اظہر من الشمس وابین من الامس ہو گیا کہ حضور پر نور دافع شرور شفیعنا یوم النشور کی تعظیم وتوقیر اعزاز و اکرام، عزت و عظمت تمام پر واجب و لازم ہے۔ اور آپ کی تنقیص وتحقیر کفر و زندقہ اور شان گھٹانے والا، تنقیص کرنے والا ایسا کافر و مرتد اور زندیق کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر و مرتد اور واجب القتل۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے لے کر آج تک سارے علماء اور ائمہ فتویٰ کا اس پر اتفاق ہے۔

اب مذکور فی السوال نمبر ۱ گنگوہی، تھانوی، انبیٹھوی اس کے ساتھ نانوتوی سر گروہ اولیاء شیطان کا حکم شرعی واضح لفظوں میں سنئے:

یہ لوگ اپنے اقوال مذمومہ اور کلمات قبیحہ اور الفاظ مردودہ ملعونہ کفریہ کے باعث ایسے کافر و مرتد ہیں کہ جو شخص بھی ان کے کفریات پر مطلع ہونے کے بعد ان کو مسلمان جانے ان کا کافر ہونے میں شک یا انہیں کافر کہنے میں توقف کرے وہ بھی کافر و مرتد ہو جائے گا۔ ان دیوبندی پیشواؤں کے بارے میں نام بنام فتاویٰ حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ میں تقریباً تین پونے تین سو علمائے عرب و عجم حل و حرم کا متفقہ فتویٰ ہے۔ تفصیل ان کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

نانوتوی کی گستاخانہ عبارتیں

نانوتوی دیوبندی نے ۱۲۹۰ میں "تحذیر الناس" جس میں سرکار دو جہاں خاتم پیغمبراں علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آخری نبی ماننا جاہلوں کا خیال بتا کر تصریح کی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلحاظ زمانہ خاتم نہیں بلکہ بلحاظ مرتبہ خاتم النبیین ہیں۔ اگر آپ کے بعد بھی

کوئی نبی پیدا ہوا تو آپ کی خاتمیت میں کوئی فرق نہ آئے گا۔ کتاب کی اصل عبارت ص ۳ پر یوں ہے:

''عوام کے خیال میں تو رسول اللہ کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن کہ تقدم وتاخر زمانی بالذات کچھ فضیلت نہیں''

اور ص ۱۴ پر لکھا: ''اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے''

اور ص ۲۸ پر لکھا ہے: ''بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔''

خاتم النبیین کا معنیٰ امت کے نزدیک

جب کہ امت مسلمہ کا اس پر اجماع ہے کہ خاتم النبیین کا معنیٰ خاتم الانبیاء ہے۔ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور جو خاتم النبیین کا معنیٰ کچھ بتائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آخری الانبیاء نہ مانے وہ کافر ہے۔

گنگوہی اور انبیٹھوی کی کفری عبارتیں

گنگوہی اور انبیٹھوی کے رسوائے زمانہ کتاب ''براہین قاطعہ'' پہلی مرتبہ ۱۳۰۴ھ میں شائع ہوئی جس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کا محبوب دانائے غیوب عالم ما کان و ما یکون صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو شیطان کے علم سے کم بتایا۔ اور ابلیس علیہ اللعنہ کے علم کی وسعت نص سے ثابت مانی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم کی وسعت کے لئے ان اشقیا کو کوئی نص نہیں ملی۔ ایمان کی آنکھ پر کفر کی کالی گھٹا چھا گئی۔ بول اٹھا کہ فخر عالم کے لئے وسعت علم ثابت کرنا ایسا شرک ہے جس میں ایمان کا کوئی حصہ نہیں۔ معاذ اللہ من ذلك و لاحول و لاقوۃ الا باللہ!

ان دونوں کی اصل عبارت ملاحظہ کیجئے اور اس کی جرأت کفر پر ماتم کیجئے:

''شیطان وملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے''۔

اس سے پہلے لکھا کہ:

''شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصہ''

انصاف پسند خود ہی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس میں سرور انبیار، حبیب کبریا مالک ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین وتحقیر ہے یا نہیں؟

تھانوی کی کتاب حفظ الایمان کی کفری عبارتیں

اور تھانوی کی ''حفظ الایمان'' ۱۳۱۹ھ منظر عام پر آئی جس میں اس بے ادب نے صریح بے ادبی کی لکھا کہ غیب کی باتوں کا جیسا علم حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے ایسا تو ہر بچے اور ہر پاگل بلکہ ہر جانور اور ہر چوپائے کو حاصل ہے۔'' معاذ اللہ من هذه الهفوات.

اس گستاخ دریدہ دہن کی عبارت کفریہ ملعونہ یہ ہے:

''آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع حیوانات وبہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔'' و لاحول ولا قوة الا باللّٰہ!

یہ ہے تھانوی کی بکواس جس میں عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صریح گستاخی ہے۔ کما لایخفی علی العاقل. چونکہ ان دین کے دشمنوں، گستاخوں بدمذہبوں، بددینوں نے سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوات والتسلیمات کی شان پاک میں گستاخانہ، ناروا، نازیبا کلمات لکھے اور چھاپے۔ کھل کر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تحقیر وتوہین کی۔ اس لئے حامی ملت، ماحی کفر وضلالت، اعلیٰ حضرت مجدد مذہب اہل سنت فاضل بریلوی مولانا احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا نے ان بدگویوں، دشنامیوں پر قرآنی، ایمانی، حقانی فیصلہ صادر فرمایا اور حکم شرعی سنایا کہ یہ مذکورہ اشخاص اپنے کلمات خبیثہ

کفریہ کے سبب کافر و مرتد ہیں۔ اور جو شخص ان کے کفریات سے آگاہ ہو کر ان کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے یا انہیں کافر کہنے میں تامل کرے تو وہ بھی کافر۔

گستاخوں کی حرکت اور اعلیٰ حضرت کا ردِ عمل

اس شرعی فیصلہ کو سن کر دیوبندیوں کو چاہئے یہ تھا کہ اپنی کتاب سے ان کفری عبارتوں کو محو کر کے توبہ کرتا مگر یہ نہ کر کے شور و ہنگامہ شروع کر دیا، نہ خداوند ذوالجلال کا خوف رکھا اور نہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرمایا، آسمان سر پر اٹھا لیا۔ گالیوں کا بازار گرم کر دیا۔ جا بجا جلسہ جلوس کئے۔ اشتہارات چھاپے، گندے الزامات لگائے کہ وہ مکفر مسلمین ہے بلا وجہ مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں، ان کتابوں میں توہین کے الفاظ نہیں یہ غلط کہتے ہیں۔ تو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت محدث بریلوی نے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی۔ المعتمد المستند ۱۳۲۰ھ میں تحریر فرمائی۔ پھر بھی ان کفری عبارتوں کو اسلامی بنانے پر آمادہ نہ ہوئے۔ اور شور غوغا بدستور جاری رکھا اور وہی پرانی آلاپ کہ صرف ان کا فتویٰ ہے۔ ۱۳۲۳ھ میں اعلیٰ حرت مجدد دین وملت علیہ الرحمہ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتکریما کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ اسی مبارک سال میں "المعتمد المستند" پر مکمل اتفاق کرتے ہوئے بڑی فراخ دلی کے ساتھ تقریظیں لکھیں اور نانوتوی، گنگوہی، انبیٹھوی، تھانوی، قادیانی کے بارے مین فرمایا کہ یہ لوگ کافر و مرتد ہیں۔ اور فرمایا" من شك في كفره و عذابه فقد كفر" یعنی جو ان کے کفریات پر مطلع ہو کر ان کے کافر ہونے اور معذب ہونے میں شک کرے وہ بھی بلا شک وشبہ کافر۔ پھر فرمایا عوام کو دھوکہ دینے والے، مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے والے، گمراہ اور گمراہ کرنے والے اسلام میں ان کا نام ونشان کچھ نہیں۔ ان کا نہ روزہ قبول، نہ نماز، نہ زکوۃ، نہ حج، نہ کوئی فرض، نہ نفل کھلے کافروں سے ان کا نقصان زیادہ اور سخت ظاہر مزین اور باطل خباثتوں سے مملوء۔ عوام مسلمانوں پر سخت خطرہ اور اندیشہ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو ان کافروں گمراہ گروں کو عقائد باطلہ فاسدہ سے بچائے۔ آمین! او کما قالوا انہیں مقدس تقاریظ کے مجموعہ کا نام "حسام

الحرمین علی منحر الکفر والمین" ہے جو ۱۳۲۴ھ میں اردو ترجمہ کے ساتھ اور ۱۳۲۶ھ میں تمہید ایمان کے ساتھ منظر عام پر جلوہ گر ہوا۔ تاکہ یہ لوگ ہدایت پائیں نصیحت حاصل کریں۔ غور وفکر کریں اور اپنی کفریات سے توبہ کریں۔ مگر ہٹ دھرمی کا برا ہو اپنی ضد پر اڑے رہے، اتہام طرازی افترا پردازی میں مصروف ہوگئے۔ بولے دھوکہ اور فریب دے کر علمائے الحرمین سے فتویٰ حاصل کیا، عبارت میں قطع و برید کیا ہے۔ ہماری کتاب اردو میں وہ اردو نہیں جانتے۔ غرض طرح طرح سے عوام کو فریب دے کر اندھیرے میں رکھا۔ نہ توبہ کیا نہ گندی عبارتیں مٹائیں۔ بلکہ اس کے بعد گالی نامہ ایک کتاب "والشہاب الثاقب" شائع کی جس میں جی بھر کر اہل سنت کے زبردست محسن محافظ دین متین اعلیٰ حضرت عظیم البرکت کو گالیاں دیں۔ کوّا خوروں نے حسام الحرمین کی اشاعت پر کائیں کائیں کا گلی گلی شور مچانا شروع کر دیا۔ کہنے لگے چند لوگوں نے غلط تصدیق کی ہیں۔ تو پھر مسلمانوں اور ان کو متنبہ کرنے کے لئے شیر بیشہ اہل سنت نے حسام الحرمین پر علمائے ہندوسندھ بلکہ ہندوستان بھر کے مشاہیر علمائے ومشائخ سے تصدیق حاصل کیں۔ بالاتفاق دو سو اڑسٹھ علمائے ربانی نے فرمایا کہ حسام الحرمین حق ہے، صحیح ہے، درست ہے۔ بلا شک وشبہ رشید احمد گنگوہی، خلیل احمد انبیٹھی، اشرفعلی تھانوی، قاسم نانوتوی اپنے ان کفریات واضحہ صریحہ ناقابل توجیہ وتاویل کی بنا پر ضرور کفار ومرتدین وملعونین ہیں۔ ایسے جو ان کی کفریات پر مطلع ہو کر بھی ان کے کفریات میں شک کرے اور انہیں کافر نہ جانے تو خود کافر۔ مسلمان پر احکام حسام الحرمین کا ماننا فرض قطعی ضروری اور ان کے مطابق عمل کرنا۔ حکم شرعی لازم حتمی انتہی۔

ابوالکلام آزاد کا حشر

ابوالکلام بھی انہیں دیوبندیوں کا ساتھ اور قرآن عظیم کا مکذب ومحرف ہے۔ عیسےٰ علیہ السلام کے صاحب شریعت ہونے کا منکر اور جو ایسا ہو وہ خود بحکم قرآن کافر ونا مسلمان۔

(فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۱۴ ملخصا)

ان لوگوں کے اسلامی خدمات اور اسلام کے اشاعت کی مختصر جھلکیاں دیکھ لیں۔ ان

کے یہاں کفر اسلام ہے اور اسلام کفر۔ برعکس نام نہند کافر والا معاملہ ہے، خود بے ایمان ہے اور دوسروں کو بے ایمان بتاتے ہیں اور اس کو اسلام کی اشاعت کہتے ہیں۔ معاذ اللہ رب العلمین بجاہ سید المرسلین علیہ وعلیہم وآلہ واصحابہ الصلوات والتسلیمات. آمین آمین!

پھلواری والوں کا حال

رہا پھلواری والوں کا حال تو یہ بھی انہیں اشخاص مذکورہ کے ساتھی پراتی ہیں۔ انہیں کی طرح یہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ یہ لوگ پیری، مریدی کے ہرگز ہرگز لائق نہیں۔ ان سے دانستہ مرید ہونا کافر ہونا ہے۔ معاذ اللہ! و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و منہ الھدایۃ و الرشاد.

جیش محمد صدیقی برکاتی، جامعہ حنفیہ جنکپور دھام (نیپال)

۱۹/۵/۱۴۰۸ھ

کبیر داس کے معتقد کا سوال مسلم سے

مسئلہ (.....) کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید غیر مسلم ہے اور وہ کبیر داس کا معتقد ہے وہ اپنے ایک سنی صحیح العقیدہ سے سوال کیا ہے وہ سوال یہ ہے: ''اگر اللہ تعالیٰ ہمیں مل جائے تو ہم اس سے کس طرح سے ملیں؟''

نوٹ: آج ہی اس کا جواب کرم فرما کر مرحمت فرمائیں۔ مہربانی ہوگی!

المستفتی: محمد شفیع احمد، مقام جھٹکی ۳/۱۰/۱۹۹۳ء

۹۲/۸۶ے

الجواب بعون الملک الوھاب: نعوذ باللہ منھا و لاحول و لاقوۃ الا باللہ و استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم الخبیث اللعین. وہ کبیر داس کا معتقد ہے کبھی کبیر داس سے ملا ہے؟ کبھی ملاقات بات اس سے کیا ہے؟ کبیر داس سے ہی کیوں نہ پوچھ لیا کہ ہم کو بھی بات کرنے کا

موقع دینا؟ جب کبیر داس سے ہماری بات ہوگی تو اس وقت سوال کرنا۔ اس سے پوچھو کہ کبیر داس سے بھیٹ ہوئی ہے کہ نہیں؟ اگر ہوئی تو کیسے ملے تھے؟ اگر نہیں تو جب بھیٹ کروگے تو کیسے ملوگے؟ آپ مسلمان ہو فضول بکواس میں نہ پڑو۔

اللہ تعالیٰ کا دیدار کسے اور کب نصیب ہوگا؟

کافر کے لئے اللہ عزوجل کا دیدار محال ہے۔ دنیا کی زندگی میں اس کا دیدار صرف نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم کے لئے خاص۔ ہاں آخرت میں ہر سنی مسلمان کو انشاء اللہ المولیٰ نصیب ہوگا اور بلا کیف ہوگا۔ یعنی دیکھیں گے اور یہ نہیں کہہ سکتے کیسے دیکھیں گے اور وقت دیدار نگاہ اس کا احاطہ بھی نہیں کرسکتی کہ محال ہے۔ تو جو محال ہو اس کے باب میں اگر مگر کی کوئی حاجت نہیں اگر دیدار چاہتا ہے تو اول مسلمان ہو، صدق دل سے کفر سے توبہ کرکے اپنے غلط دھرم سے بیزاری دیکھائے، کلمۂ اسلام پڑھے ایمان پر خاتمہ نصیب ہوگا تو انشاء المولیٰ آخرت میں لقائے الٰہی ضرور حاصل ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیہ مرجع و المآب۔ یکم جمادی الاولیٰ ۱۴۱۳ھ

جو کہے ہم کو دین سے مطلب نہیں تو اس پر کیا حکم ہے؟

مسئلہ (ـــ): کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ زید کے دادا کا انتقال ہوگیا تو برادر نے اس سے کہا کہ بھوج کیجئے تو زید نے جواب دیا کہ بھوج سے اچھا یہ ہوگا کہ ہم عیدگاہ بنادیں گے۔ مگر وہ اپنی وعدہ سے مکر گئے ایک عرصہ ہوگیا جب گاؤں والوں نے یہ کہا کہ آپ کو اس سال بنانا ہے تو زید نے جواب دیا کہ ہم کو اس دین سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہم کچھ جانتے ہیں۔

اب از روئے شرع زید مسلمان رہا یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں جواب مرحمت فرمائیں۔

مسلمان کی نماز جنازہ میں شرکت نہ کرنے کا کیا حکم ہے؟

(۲) پھراسی گاؤں میں عمر کی لڑکی کا انتقال ہوا گاؤں کے سارے لوگ کفن دفن میں شریک ہوئے، مگر زید مذکور اپنے دروازے پر کھڑا کام کرتا رہا مگر جنازہ میں شامل نہ ہوا بنابریں زید پر شرع کیا حکم نافذ کرتی ہے؟ فقط (مولوی منصف)

الجواب: بعون الملك الوهاب: قائل اس جملہ کا کہ "ہم کو اس دین سے کوئی مطلب نہیں" اور مراد اس سے دین حق دین اسلام کو لیا تو کہتے ہی کافر ہو گیا اور اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی، اس شخص پر توبہ اور تجدید ایمان و نکاح فرض ہے۔ جب تک توبہ اور تجدید ایمان و نکاح نہ کرلے اس سے سلام وکلام اس کے ساتھ نشست و برخاست حرام ہے۔

(۲) میت اگر پڑوسی یا رشتہ دار یا کوئی نیک شخص ہو تو اس کے جنازہ کے ساتھ چلنا نفل نماز پڑھنے سے افضل ہے۔ (عالمگیری) اور بخاری شریف و مسلم شریف، وابوداؤد شریف و ابن ماجہ شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور پرنور سید عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں مسلمان پر مسلمان کے پانچ حق ہیں: (۱) سلام کا جواب دینا۔ (۲) مریض کے پوچھنے کو جانا۔ (۳) جنازہ کے ساتھ جانا۔ (۴) دعوت قبول کرنا۔ (۵) چھینکنے والے کا جواب دینا۔

ایک دوسری حدیث پاک میں ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پانچ چیزیں جو ایک دن میں کرے گا اس کو اللہ جنتیوں میں لکھ دے گا۔ (۱) مریض کی عیادت کرے (۲) جنازہ میں حاضر ہو (۳) روزہ رکھے (۴) جمعہ کو جائے (۵) غلام آزاد کرے۔

ابن خزیمہ اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا آج تم میں کون روزہ دار ہے؟ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی میں نے۔ فرمایا آج تم میں کون مسکین کو کھانا کھلایا؟ عرض کی میں نے۔ فرمایا آج کون جنازہ کے ساتھ گیا؟ عرض کی میں۔ فرمایا کس نے آج مریض کی عیادت کی؟ عرض کی میں نے۔ فرمایا یہ خصلتیں کسی میں کبھی جمع نہ ہوں گی مگر جنت میں داخل ہو گا۔ (بہار شریعت حصہ چہارم)

جنازہ کی شرکت شرع کو محبوب ہے

مذکورہ بالا بیان سے عیاں ہوگیا کہ جنازہ کی شرکت شرع شریف کو محبوب ومقبول ہے، مسلمان بھائی کے حقوق کی ادائے گی ہے، شمولیت میں جنت کی بشارت ہے، خدائے جل مجدہ اور رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے۔ بے عذر شامل نہ ہونے میں محرومی ہے۔ ثواب نہ پائے گا لیکن جنازہ پڑھنے پڑھانے کا مطالبہ مسلمان سے ہوگا۔ جب کہ میت بھی مسلمان ہو، کافر سے نہ ہوگا۔ جب زید مذکور کلمہ کفر بول کر اسلام سے خارج ہوگیا، اس کی بیوی نکاح سے نکل گئی تو اس کو جنازہ میں شامل کرنا حرام حرام حرام ہے۔ جب تک توبہ کر کے از سر نو مسلمان نہ ہو جائے۔ اور تجدید نکاح نہ کر لے اس وقت تک اس سے بھائی چارگی سخت حرام ہے کہ خدائے ذوالجلال کا باغی ہو کر کوئی بھائی بھائی نہیں رہ جاتا۔ اس صورت میں جنازہ کی شرکت کا خواہش مند جاہل ہے۔ اور نیز جہالت میں مبتلا۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

باپ کی غیر مسلمہ بیوی کے بچہ کے ساتھ شرعاً کیا سلوک کیا جائے؟

مسئلہ (ــ): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ مسافر مسلمان نے مسلمہ ہندہ سے جو گنگی تھی نکاح کیا جس سے ایک بچہ پیدا ہوا تو مسافر نے ایک غیر مسلمہ یعنی مسہرنیاں سے محبت کر کے ساتھ رہنے لگا اور گنگی کو الگ کر دیا۔ تو گنگی نے کچھ دنوں تک خود اور بچہ کی پرورش کی پھر کفن پہن لی۔ تو یہ بچہ اپنے باپ کے پاس جا کر اس مسہرنیاں کے ہاتھ کا کھانا کھا کر جوان ہوا اور یہ لڑکا اب تک اپنے باپ ہی کے یہاں رہتا ہے۔ کیا یہ لڑکا عالم مسلمان کے ساتھ رشتہ ومسجد وقبرستان وغیرہ میں شریک ہوسکتا ہے یا کیا کرنا پڑے گا؟ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب عنایت فرمائیں۔

اور غیر مسلمہ پہلے کسی مسلمان کے ساتھ تھی بعدہ اس مسافر کے ساتھ ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ تم دونوں نکاح پڑھوا لو۔ لیکن اس مسافر نے نکاح نہیں پڑھوایا اور ایسے رہتے

رہتے چار بچے بھی ہو گئے ہیں اور مسافر بھی مر گیا ہے۔ کیا یہ عورت اور اس کے بچے کیا ہوئے مسلمان یا کیا؟ اور اس عورت کا ظاہر اعمال مسلمانوں جیسا کہ مثلاً کھانے پینے میں حرام و مکروہ چیزوں سے بچتی ہے اور روز جمعہ وغیرہ کے دن میں غسل کرنا اور زبان پر اللہ کا نام لیتا ہے کیا یہ عورت مسلمان کے ساتھ کھا پی سکتی ہے؟ اور اس کے بچے مسلمانوں میں شریک ہو سکتے ہیں یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں مدلل و مفصل جواب عنایت فرمائیں۔ عین کرم ہوگا! فقط والسلام

المستفتی: عبدالسبحان بیڑی، ساکن لوڑھی، وارڈ-۳، ضلع مہوتری (نیپال)

۳۰/۱/۱۴۲۲ھ

۹۲/۶۸ے

الجواب: بعون الملك الوهاب: صورت مسئولہ میں جب لڑکا مسلمان ہے کلمہ اسلام پڑھتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہے تو مسجد، مدرسہ، عیدگاہ، قبرستان وغیرہا اسلامی امور میں حصہ لے سکتا ہے۔ شریک ہو سکتا ہے اس میں کسی طرح کا حرج نہیں، اس عورت کے بچے عاقل ہونے سے پہلے ماں کے تابع ہیں۔ ماں مسلمان تو یہ بھی مسلمان وہ کافر تو یہ بھی کافر۔ اور بچوں نے عاقل ہو کر اسلام کو پسند کیا اور اسے قبول کیا تو مسلمان اور عورت پر شبہ ہے تو اسلام پیش کرے قبول کر لیا اور کفریت پرستی سے بے زار ہے تو مسلمان۔ یونہی ظاہر مسلمان کا سا عمل کرتی ہے کفر و شرک سے الگ رہتی ہے تو اسلام کا یہی حکم ہوگا یہ اور اس کے بچے جب مسلمان ثابت ہے تو مسلمانوں کے ساتھ رہے مسلمان ان کو جدا نہیں کر سکتے ہاں گناہوں سے توبہ کرائے اور ساتھ رکھے۔

بیٹھکی کرانا اور دیوی دیوتا سے مرادیں مانگنی کیسی ہے؟

مسئلہ (۔۔۔): کیا فرماتے ہیں علمائے دین شرع متین مسئلہ ذیل میں کہ مسلمان ہو کر بیٹھکی کروانا اور ان سے مرادیں مانگنا اس دیوی دیوتا سے کیسا ہے؟ جواب عنایت فرمائیں۔

الجواب: الملك الوهاب: کفر ہے: اعاذنا اللہ منه ولاحول و لاقوۃ

الا باللہ۔

اللہ کو اوپر والا کہنا کیسا؟

مسئلہ (۔۔): کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک مقرر جو مسجد کے امام اور مدرسہ کے مدرس ہے دوران تقریر یہ الفاظ "اوپر والا جہاں لے جائے گا وہاں جاؤں گا" استعمال کئے تقریر کے بعد ان سے ایک عالم نے الفاظ مذکورہ بالا پر مواخذہ فرمایا کہ آپ نے ذات باری کے لئے ایسے الفاظ کا استعمال کیوں کیا۔ آپ توبہ کیجئے مگر وہ مقرر گرج کر بولے کہ اس کے استعمال سے کیا ہوا اور توبہ نہ کی۔

الغرض اس کو امامت سے برطرف کردیا گیا بارگاہ عالیہ میں عرض ہے کہ حکم شرعی بیان فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔

طالب دعا: ماسٹر محمد شمیم احمد گورہاری، سیتامڑھی (بہار)

الجواب: بعون الملك الوهاب: شخص مذکور فی السوال سخت جاہل ہے۔ وعظ و نصیحت کے منصب کے لائق نہیں، عقائد سے ناواقف اشخاص سے تقریر کرانا خود ایسے کا منبر پر تقریر کے لئے کھڑا ہونا حرام۔ اس مقرر کا یہ کہنا اور اللہ تبارک وتعالیٰ وتقدس کے لئے کہنا "اوپر والا" کلمہ کفر ہے۔

بہار شریعت حصہ نہم ص ۱۴۳ پر ہے:

"یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔" (خانیہ)

اور اسی کے حصہ اول ص ۲۴ پر ہے:

"یہ کہنا کہ اوپر خدا ہے نیچے تم یہ کلمۂ کفر ہے۔ (خانیہ)"

اور اسی کے حصہ اول ص ۲۴ پر ہے:

"بحر الرائق ودر مختار عالمگیری میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے جو مکان ثابت کرے کافر ہے۔" انتہی

اہل سنت کا عقیدہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں

اہل سنت کا عقیدۂ صحیحہ یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ زمان، مکان جہت، تحت وفوق، یمین و شمال خلف وامام سے منزہ و پاک ہے۔ ہاں جماعت وہابیہ خذلہم المولیٰ تعالیٰ اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے جہت ثابت کرتے ہیں تو مذکورہ مقرر وہابی خبیث تو نہیں؟ اگر نہیں تو اس کا مواخذہ پر یہ بولنا کہ اس کے استعمال سے کیا ہوا سخت تر ہے اور سخت ترین جہالت وضلالت ہے اور بد دینی۔ اس پر توبہ اور تجدید ایمان اور بیوی رکھتا ہے تو تجدید نکاح بھی ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

فتاویٰ رضویہ جلد ششم ص ۳۳ پر ہے:

"اللہ عزوجل کے لئے مکان ماننا کفر ہے۔"

بحر الرائق جلد پنجم، ص ۱۲۹ میں ہے: "یکفر بقوله یجوز ان یفعل الله فعلا لاحکمة فیه و باثبات المکان لله تعالیٰ"

قاضی خاں فخر المطابع جلد چہارم، ص ۴۳۰:

"یکون کفراً لان الله تعالیٰ منزه عن المکان فتاویٰ خلاصة قلمی کتاب الفاظ الکفر فصل ۲، جنس ۲، یکفر لانه اثبت المکان لله تعالیٰ.

فتاویٰ عالمگیری مطبع مصر جلد دوم، ص ۱۲۹:

"یکفر باثبات المکان لله تعالیٰ"

جامع الفصولین جلد دوم ۲۹۸ فتاویٰ ذخیرہ سے:

" قال الله تعالیٰ فی السماء عالم لو اراد به المکان کفر"

مولیٰ عزوجل کے لئے جہت ماننا بھی صریح ضلالت وبد دینی ہے۔ اور بہت ائمہ نے تکفیر فرمائی ہے۔ شاہ عبد العزیز صاحب تحفۂ اثنا عشریہ طبع کلکتہ ص ۲۵۵ بیان عقائد اہل سنت و جماعت عقیدۂ سیزدہم:

"آنکہ حق تعالیٰ را مکان نیست و اورا جہت از فوق وتحت متصور نیست وہمیں ست مذہب اہل سنت و جماعت"

امام ابن حجر مکی اعلام بقواطع الاسلام طبع مصر ص ۱۵:

"بعد نقل کلام امام حجة الاسلام غزالی هذا کما تری ظاهر فی تکفیر القائلین بالجهة"

اسی میں ان کلمات میں جو ہمارے ائمہ کے نزدیک بالاتفاق کفر ہیں ص ۲۳ پر ہے:

"او قال اللّٰہ تعالیٰ فی السماء عالم او علی العرش وعنی به المکان او لیس له نیة او قال ینظر الینا و یبصرنا من العرش او قال هو فی السماء او علی الارض او قال لایخلو منه مکان او قال اللّٰہ فوق و انت تحته اه و نازعه ابن حجر فی قوله لیس له نیة فقال فی الکفر نظر فضلاً عن کونه متفقا علیه لان النیة القصد و قد ذکر النووی عفا اللّٰہ تعالیٰ عنه فی شرح المهذب انه یقال قصداً للّٰہ کذا بمعنی اراد فمن قال لیس له نیة ای قصد فان اراد انه لیس قصد کقصدنا فواضح و کذا ان اطلق او اراد انه لاارادة له اصلا فان اراد المعنی الذی تقوله المعتزلة فلاکفر ایضاً و اراد سلبها مطلقاً لا بالمعنی الذی یقولونه فهو کفراً."

اقول رحم اللّٰہ الشیخ لیس له نیة من الفاظ الکفر بل هو عطف علی قوله عنی به المکان او یکفر ان اراد المکان او اطلق و لم ینو شیئاً قال فی البحر الرائق ان قال اللّٰہ فی السماء فان قصد حکایة ماجاء فی ظاهر الاخبار لایکفر و ان اراد المکان کفر و ان لم یکن له نیة کفر عند الاکثر و هو الاصح و علیه الفتویٰ"

نیز اسی کے فصل کفر متفق علیہ ص ۱۳۹ میں ہے: او شبهه بشیٔ او وصفه بالمکان او الجهات" انتهی. و اللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

بالا بیان سے خوب عیاں ہوگیا کہ وہ شخص حکم شرع سے بالکل ناواقف و نادان ہے نہ تقریر کے لائق ہے نہ تدریس کے اور نہ امامت کے۔ جب تک خلوص کے ساتھ توبہ، رجوع نہ کرے۔ پھر مرجع فتویٰ وتقویٰ کو اس کے صلاح حال پر جب تک اطمینان نہ ہوجائے اس

وقت تک کسی منصب کے لائق نہیں۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط السوی و
هو الموفق و الله تعالیٰ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب.

۱۷؍جمادی الاولیٰ ۱۴۲۰ھ

بت کے نام کبوتر اور لڈو چڑھانا کیسا ہے؟

مسئلہ (۔۔۔): کیا فرماتے ہیں علماء دین شرع متین مفتیان کرام مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کی لڑکی طبیعت خراب ہو چکی تھی، چیچک کی وجہ سے تو زید نے کسی بھگتا کو بلوا کر دکھایا تو بھگتا نے جھاڑ پھونک کیا اور زید سے کہا کہ تم کو ایک جوڑا کبوتر مہرانی جی کے نام سے چڑھانا پڑے گا۔ معاذ اللہ! زید نے ایک جوڑا کبوتر اور لڈو لے کر اپنے آنگن میں مٹی سے لیپ کر کچھ جگہ آروا چاول رکھ کر اس چاول کے آگے سیندور رکھ کر اس جگہ کبوتر چڑھایا اور جب بکر کو معلوم ہوا تو بکر نے کہا یہ سب کرنا شرک ہے۔ تو زید کی بیوی اپنی زبان میں کہنے لگی "تو سب اب بڑھکا مولوی صاحب ہو گئے لا" اب آپ قرآن وسنت کی روشنی میں رہنمائی کیجئے کہ زید کے یہاں کھانا پینا، شادی بیاہ کرنا کیسا ہے؟ اور زید مسلمان میں داخل ہے یا نہیں؟

المرسل: محمد اکبر علی قادری، امام مسجد ہتی سروا، وارڈ (۱) ضلع مہوتری (نیپال)

۱۰؍اگست ۱۹۹۹ء

الجواب: بعون الملک الوھاب: بھگتئی کفر وشرک اور حرام پر مشتمل ہوتی ہے، شیطان سے مدد مانگتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ فرماتے ہیں: جب وہ کالی بھوانی سے مدد مانگتا ہے تو قطعاً کافر، مشرک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم ص ۳۲۰ نصف آخر) بنابریں صورت زید اور اس کی بیوی پر بلکہ ہر اس شخص پر جو ان دونوں کے کفریہ اقوال وافعال پر راضی ہو ان سب پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح فرض۔ کہ جو بھی غیر اللہ کی پوجا کرے گا یا رضا دیکھائے گا اسلام سے خارج ہو جائے گا کہ: الرضا بالکفر کفر۔ توبہ کرلے فبہا ورنہ بائیکاٹ ضروری ہے۔ بے توبہ مرے تو جنازہ بھی نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

۱۷؍۵؍۱۴۲۰ھ

وہابی سے سلام وکلا کیسا ہے؟

مسئلہ (۔۔): کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کا چچا وہابی ہے نیز زید سنی صحیح العقیدہ ہے اور زید بولتا بھی ہے اس کے باوجود زید اپنے چچا وہابی کے ساتھ ہر سلوک کرتا ہے مثلاً سلام، قیام، طعام۔ لہٰذا برائے کرم گذارش خدمت ہے کہ از روئے شرع مسئلہ کا جواب عنایت فرمائیں۔ نوازش ہوگی! فقط والسلام

المستفتی: عبدالعزیز ساکن ہرنے پوسٹ ہرلاکھی، ضلع مدھوبنی (بہار)

۲۶ ربیع النور شریف ۱۴۰۸ھ

الجواب: بعون الملك الوهاب: وہابی کے ساتھ مؤاکلت، مشاربت مجالست حرام ہے۔ قرآن حکیم کا ارشاد ہے: "لا تقعد بعد الذكرىٰ مع القوم الظّٰلمين" اور حدیث شریف میں ہے: "لا تجالسوهم و لاتشاربوهم و لا تواكلوهم" ان حدیث شریف اور قرآن کریم سے واضح ہوگیا کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست ناجائز ہے اور سلام وکلام حرام۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

از: افادات حضرت قاضی شریعت مفتی اعظم نیپال ۱۴۰۸/۴/۷ھ

اکابر علماء دیوبند کو کافر کہے مگر رہے انہیں کے ساتھ تو کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۔۔۔): کیا فرماتے ہیں علمائے دین مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید دیوبندی عالم تھا بغرض شادی اپنے اکابر کو کافر و مرتد قرار دیا لیکن ابھی تک اپنے دیوبندی اکابر کے ساتھ رہتا ہے۔ اب طلب امر یہ ہے کہ اکابر دیوبند کو کافر و مرتد قرار دینے کے بعد زید کا دیوبندی کے ساتھ کھانا پینا رہنا سہنا کیسا ہے؟ شرع کا حکم بیان فرما کر شکریہ کا موقع عنایت کریں۔

المستفتی: عبدالستار خاں، کما ضلع سیتامڑھی بہار ۹۱/۵/۱۷ء

الجواب: بعون الملك الوهاب: اکابر علمائے دیوبند کو کافر و مرتد قرار دینے کے

بعد انہیں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا حرام حرام حرام اور اس کا ایمان و اسلام مشکوک۔ اعاذنا اللہ منہا قال اللہ تعالیٰ: و لاتقعد بعد الذکریٰ مع القوم الظلمین" اور حدیث شریف میں ہے:"لاتجالسوھم و لا تؤاکلوھم و لاتشاربوھم و اذا مرضوا لا تعودوھم و اذا ماتوا فلا تشھدوھم و لا تصلوا علیھم و لاتصلوا معھم." نہ ان کے پاس بیٹھو، نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ ان کے ساتھ پانی پیو۔ بیمار پڑیں تو ان کی عیادت نہ کرو، مر جائیں تو ان کے جنازہ پر نہ جاؤ، نہ ان پر نماز پڑھو اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھو۔ دوسری حدیث شریف میں ہے:"و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم" ان سے دور بھاگو انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ واللہ اعلم بالصواب ۲۲/۴/۱۴۱۲ھ

ہندوانہ مراسم ادا کرنے والے کا نکاح کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۔۔۔): کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین کہ محمد حسنین ساکن سیتا مڑھی ایک مسلم گھرانے میں پیدا ہوا، مسلمان تھا۔ کچھ دنوں سے وہ مندر میں آتا جاتا ہے، گلے میں کنٹھی ڈال لیا ہے اور ہندوانا مراسم ادا کرتا ہے۔ وہ اپنے آپ کو کہتا ہے "میں جوگی ہوں" بارگاہ عالی میں عرض ہے کہ اس کی بیوی اس کے نکاح میں رہی یا نہیں؟ کیا اس کی بیوی دوسرے ہم کفو مرد سے شادی کر سکتی ہے؟ کیا اس کی عدت بھی ہے؟ مفصل جواب باصواب عنایت فرمائیں۔ بڑی مہربانی ہوگی۔ والسلام

محمد عثمان ماسٹر ساکن جنکپور، وارڈ-۹ مورخہ ۷/۱۱/۱۴۱۴ھ

۸۶/۹۲ھ

الجواب: بعون الملک الوھاب: صورت مسئولہ میں اس کی بیوی اس کی بیوی نہ رہی اس کے نکاح سے اسی وقت نکل گئی جس وقت اس نے ہندوانہ طور طریقہ اختیار کیا، جوگی بنا، کنٹھی پہنا۔ معاذ اللہ رب العلمین. استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم. بلکہ جس وقت اس کفر کا ارادہ کیا

بلکہ جس وقت ان مراسم کفریہ سے راضی ہوا اسی وقت وہ شخص کافر و مرتد، ملعون و مردود ہو گیا اور اس کی زوجہ اسی وقت نکاح سے الگ ہو گئی۔ اب وہ عورت بعد عدت کسی اور سے جو اس کا ہم کفو ہو نکاح کر سکتی ہے۔ درمختار ج ۲، ص ۳۳۲ پر ہے: "اخبرت بارتداده زوجها فلها التزوج بآخر بقعد العدة استحسانا." و الله تعالیٰ اعلم بالصواب.

۱۸/۱۱/۱۴۱۲ھ

غوث اعظم کی شان میں گستاخی کرنے والے کا کیا حکم ہے؟

مسئلہ (۔۔):(۱) کیا فرماتے ہیں علمائے دین مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ زید کسی گاؤں کا خطیب و امام ہے، بروز جمعہ انھوں نے تقریر فرمائی کہ غوث اعظم کے اندر اتنی خداداد طاقت تھی کہ مردوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور انھوں نے یہ بات بھی کہی کہ غوث اعظم نے فرمایا کہ میرا قدم تمام اولیائے کرام کی گردن پر ہے۔ بعدہ امام صاحب نے یہ بھی کہا کہ تمام مسلمانوں کو غوث اعظم اور تمام بزرگوں کی اتباع یعنی پیروی کرنے ہوں گے۔ ان باتوں کو لے کر کچھ لوگوں کا اعتراض ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ کسی کی پیروی درست نہیں۔ غوث اعظم مردوں کو زندہ نہیں کر سکتے سوائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے۔

اب غوث اعظم کی ذات پر ایسے کلمات بولنے والوں پر شریعت کا کیا حکم ہے؟

غوث اعظم کے لئے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا کیسا ہے؟

(۲) غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہنا کیسا ہے؟ کچھ لوگ اس پر بھی اعتراض کرتے ہیں کہ سوائے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ اور خلفائے راشدین کے کسی غوث و خواجہ و بزرگان دین کو "رضی اللہ تعالیٰ عنہ" کا لفظ استعمال کرنا درست نہیں بلکہ ان لوگوں کی شان میں "رحمۃ اللہ علیہ" کہنا درست ہے۔

اب حضور والا سے اپیل ہے کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ غوث و خواجہ اور بزرگان

دین کی شان میں کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ جواب مفصل و مدلل عنایت فرما کر مشکور و ممنون فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

المستفتی: مولوی محمد صدیق، سوٹھگاؤں، مدھوبنی، وایاباسوپٹی، ضلع مدھوبنی (بہار)

۹۲/۶۸ ے

الجواب: بعون الملك الوهاب: غوث الثقلين غيث الكونين غياث الدارين مغيث الملهوفين امام الفريقين واهب المراد قطب الارشاد فرد الافراد سيد الاوتاد مصلح البلاد نافع العباد دافع الفساد سلطان السلاطين محى الملة و الدين و الحق و الشرع المتين و السنة و الطريقه و الاسلام المبين شيخ الطالبين و الصالحين و الكاملين سيدنا مولانا غوثنا و غيثنا ومغيثنا و غياثنا وعوننا و معيننا ابو محمد محى الدين عبد القادر الحسنى و الحسينى الجيلانى البغدادى رضى الله المولىٰ تعالىٰ عنه و ارضاه عنا کی شان ارفع و اعلیٰ بڑے بڑے علماء، فضلاء، کملاء، فصحاء، بلغاء کی زبان بیان سے افضل و اعلیٰ و بالا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کمالات و کرامات، خصائص و درجات، فضائل و مقامات، محاسن، امارات و ولایت و تصرفات احصار و شمار سے فزوں۔ مرتبہ قطبیت کبریٰ و ولایت عظمیٰ کے ساتھ آنحضور پرنور غوث اعظم رضی اللہ المولیٰ تعالیٰ مخصوص من عنداللہ بقول "قدمى هذه على رقبة كل ولى الله" مامور و سائر انواع کرامات و خوارق عادات آپ رضی اللہ عنہ کے لئے دلائل و براہین کے ساتھ ثابت اور صفت اماتت و احیاء و ابراء اکمہ و ابرص و تصحیح مرضیٰ و تشفیہ اعلاء و طی زمان و مکان محقق۔

مخزن برکات ظاہرہ، منبوع کرامات باہرہ، برکت مصطفیٰ علیہ التحیہ والثناء، قدوۃ المحدثین، حامل لواء الحق والدین الشیخ المحقق الشاہ عبدالحق المحدث الدہلوی رحمہ اللہ القوی ورضی عنہ کتاب مستطاب "اخبار الاخيار فى اسرار الابرار" میں ص ۱۵ پر فرماتے ہیں:

"قطب الاقطاب فرد الاحباب الغوث الاعظم شیخ شیوخ العالم غوث الثقلین امام

الطالبین شیخ الطالبین شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبد القادر الحسنی و الحسینی الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ از اکمل اولیاء اہل بیت واز اعاظم سادات حسینیہ است واز احفاد امام المسلمین حسن ابن امیر المؤمنین علی مرتضی است رضوان اللہ وسلامہ علیہم الاجمعین"

اور ص ۱۶ پر فرماتے ہیں:

"در جمیع علوم اصولاً و فروعاً مذہباً و خلافاً از جمیع اعلام بغداد بلکہ کافۂ علمائے بلد در گذشت حتی فاق الکل فی الکل و سار مرجع الجمیع فی الجمیع بعد ازاں حق عز و علا او را بر خلق ظاہر گردانید و قبول عظیم و عظمت تمام در قلوب خاص و عام نہاد و بمرتبۂ قطبیت کبریٰ و ولایت عظمیٰ مخصوص گردانید و جمیع طوائف را از فقہا و علماء طلبہ و فقراء از اقطار ارض و آفاق عالم توجہ بجناب عرش مآب او داد و ینابیع حکمت از محیط قلب او بر ساحل لسان جاری ساخت و از ملکوت اعلیٰ تا بہبوط اسفل صیت کمال و آوازۂ جلال او در افگند و علامات قدرت و امارت ولایت و شواہد تخصیص و دلائل کرامت او از آفتاب نصف النہار ظاہر و باہر تر گردانیدہ و مفاتیح خزائن جود و ازمۂ تصرفات وجود در القبضۂ اقدار و دست اختیار او سپرد۔ وقلوب جمیع طواف انام را مسخر سلطان ہیبت و قہرمان عظمت او ساخت و کل اولیائے وقت را در حفاوۃ نفاس و ظل قدم و دائرۂ امر او گذاشت تا مامور شد من عند اللہ بقول او "قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ" و جمیع اولیاء وقت از حاضر و غائب و قریب و بعید و ظاہر و باطن گردن اطاعت و سر انقیاد بنہادند خوفاً من الرد و طمعاً فی المزید فھو قطب الوقت و سلطان الوجود اما م الصدیقین و حجۃ العارفین روح المعرفۃ و قلب الحقیۃ و خلفیۃ اللہ فی ارضہ و وارث کتابہ و نائب رسولہ الوجود البحث النور و الصرف سلطان الطریق و المتصرف فی الوجود علی التحقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمیع الاولیاء"

اور ص ۲۱، ۲۲، ۲۳ پر فرماتے ہیں:

"کرامات و خوارق عادت آنحضرت کہ در سائر اوقات بظہور می آمد از حد حصر و احصار خارج ست و از مجال تقریر و تحریر بیرون۔ و بدانکہ ایں سخن حقیقت است نہ بمبالغہ زیرا کہ

آنحضرت از زمانہ طفولیت و آوانِ صبا مظہر خوارق و محل کرامت بود۔ و در مدت نود سال کہ سن شریف اوست دائم الاحوال بر سبیل اتصال بے انقطاع خوارق از وے ظاہر بود"

پھر فرماتے ہیں:

"و نقل ست از شیخ ابو مسعود احمد بن ابی بکر حریمی و شیخ ابی عمرو عثمان کہ گفتند کرامات شیخ عبدالقادر مثل عقد مضود ند بجواہر کہ در پی یک دیگر در رشتہ کشیدہ شدہ اند ہر کہ از ما خواہد بشمار و کرامات او را ہر روز ہر آئینہ بشمار چیز ہائے بسیار را از وے شیخ بزرگ شہاب الدین عمر سہروردی فرمودہ است: کان الشیخ عبد القادر سلطان الطریق المتصرف فی الوجود علی التحقیق و کانت لہ الید المبسطۃ من اللہ فی التصریف و الفعل الخارق الدائم و امام عبد اللہ یافعی فرمودہ است کراماتہ بلغت حد التواتر و معلوم بالاتفاق ما بلغ مثلھا من احد من شیوخ الآفاق "واز آنحضرت از ہر جنس کرامات نقل کردہ اند از تصرف در ظواہر خلق و بواطن ایشان و اجرا حکم بر انس و جان و اطلاع و اظہار سرائر و تکلم بر خواطر و اطلاع بر بطائن ملک و ملکوت و کشف حقائق جبروت و اسرار لاہوت اعطار مواہب غیبیہ و اعداد و عطایائے لاریبیہ تصریف و تقلیب حوادث و دواہی و تصریف اکوان بجز و اثبات الٰہی و اتصاف بصفت اماتت و احیار و تحقق بعت افاد۔ انشار و ابرار اکمہ و ابرص و تصحیح مرضی و تشفیہ اعلار و طی زمان و مکان و انفاذ امر در زمین و آسمان و سیر بر آب و سیر در ہوا و تصریف ارادت مردم تقلیب طباع اشیار و احضار اشیار از غیب و اخبار از ماضی و آتی بلا شک و ریب و سائر انوار کرامات و خوارق عادات بر سبیل اتصال و دوام بین الخاص والعام بر سبیل قصد وارادہ مطلق بلکہ بر طریق اظہار دعوی برحق و در ہر یکے ازین امور حکایات در روایات آمدہ است کہ قلم از تحریر و زبان از تقریب آن قاصر است۔ و قطب مشائخ خصوصاً تصانیف امام عبداللہ یافعی بدان حرین و مسحون ست و آنچہ از مشائخ و اقطاب وقت او بلکہ از بعض مشائخ متقدمین کہ ہر زمان وے رضی اللہ عنہ بطریق کشف و اعلام الٰہی از وجود شریفش خبر دادہ اند و در تعظیم و تکریم و رفع مکان و اعتراف شان آنحضرت و انقیاد و اطاعت احکام و اوامر او خصوصاً در قول "قدمی ھذہ

علی رقبة کل ولی الله وصدق اوودریں قول وبودن او مامور من عند الله صادر شده است"

اسی میں ہے: "روزے درخلوت نشستہ انتساخ فرمود واز سقف خانہ بر جامہ ودستار آنحضرت خاک می افتاد تا سہ بار افشاند در کرت رابع سر برداشت نظر بر موشکے افتاد سقف را می کاود بمجرد نظر افتادن سر او بجانب افتاد و جثہ بجانبے"

اسی میں ہے: "روزے دیگر در مدرسہ بود وضوے فرمود ناگاہ عصفور در ہوا می رفت و بر ثوب آنحضرت بول کرد بمجرد نظر از ہوا بر زمین افتاد"

اسی میں ص ۳۲۱ پر ہے: "شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اگر دیگر قطب اند او قطب الاقطاب است و اگر ایشان سلاطین او سلطان السلاطین محی الدین کہ دین اسلام زندہ گردانید وملت کفر را بمیرانید کہ الشیخ یحیی و یمیت زہے مرتبہ کہ ایجاد دین از حی وقیوم است واحیاء از وے" غوث الثقلین آن را گویند کہ جن انس ہمہ بوے پناہ جویند من بیکس نیز پناہ باو جستہ ام و بر درگاہ افتادہ مرا جز عنایت او کس نیست و بغیر لطف او فریاد رس:

غوث اعظم دلیل را در یقین	بیقین رہبر اکابر دین
شیخ دارین و ہادی ثقلین	زبدۂ آل سید کونین
بادشاہ ممالک قربت	رہ نور و سالک قربت
اوست در جملہ اولیاء ممتاز	چوں پیمبر در انبیاء ممتاز
اولیاء بندہ باش از دل و جان	قدم او بگردن ایشاں
وصف تعریف او زمین نہ نکوست	خود کرامات او معرفت اوست
من کہ پروردۂ نوال ویم	عاجز از مدحت کمال ویم
ہمہ دم غرق بحر احسانم	اے فدائے درش دل و جانم
در دو عالم باوست امیدم	ہست باوے امید جاویدم

انتہیٰ کلام الشیخ المحقق الدہلوی رضی اللہ المولیٰ القوی عنہ وارضاہ عنا۔

بوڑھی ماں کا بیٹا بارگاہ غوث میں

فتاویٰ رضویہ جلد دوازدہم ص ۲۳۲ پر:

"قطب الاقطاب، غوث الاغواث، غوث الثقلین غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی بے شمار کرامتوں سے ایک کرامت یہ بھی مذکور ہے کہ ایک بی بی اپنا بیٹا خدمت اقدس سرکار غوثیت میں چھوڑ گئیں کہ اس کا دل حضور سے گرویدہ ہے میں اللہ کے لئے اور حضور کے لئے اس پر اپنے حقوق سے درگزری۔ حضور نے اسے قبول فرما کر مجاہدے پر لگا دیا۔ ایک روز ان کی ماں آئیں دیکھا لڑکا بھوک اور شب بیداری سے بہت زار ونزار زرد رنگ ہو گیا ہے۔ اور اسے جو کی روٹی کھاتے دیکھا جب بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئیں دیکھا حضور کے سامنے ایک برتن میں مرغی کی ہڈیاں رکھی ہیں جسے حضور نے تناول فرمایا ہے۔ عرض کی اے میرے مولیٰ! حضور تو مرغ کھائیں اور میرا بچہ جو کی روٹی یہ سن کر حضور پرنور نے اپنا دست اقدس ان ہڈیوں پر رکھا اور فرمایا "قومی باذن اللہ تعالیٰ الذی یحی العظام و ھی رمیم" جی اٹھ اللہ کے حکم سے جو بوسیدہ ہڈیوں کو جلائے گا اور یہ فرمانا تھا کہ مرغی فوراً زندہ صحیح سالم کھڑی ہو کر کے آواز کرنے لگی۔ حضور اقدس نے فرمایا جب تیرا بیٹا ایسا ہو جائے تو جو چاہے کھائے۔"

غوث اعظم نے مردہ جلادیے

اسی میں ہے: "ایک بار حضور کی مجلس وعظ پر ایک چیل چلاتی ہوئی گذری اس کی آواز سے حاضرین کے دل مشوش ہوئے حضور نے ہوا کو حکم دیا اس چیل کا سر لے فوراً چیل ایک طرف گری اور اس کا سر دوسری طرف۔ پھر حضور نے کرسی وعظ سے اتر کر اس چیل کو اٹھا کر اس پر دست اقدس پھیرا اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہا فوراً وہ چیل زندہ ہو کر سب کے سامنے اڑتی ہوئی چلی گئی۔

قادرا قدرت تو داری ہر چہ خواہی آن کنی
مردہ را جانے دہی و زندہ را بیجان کنی

امام رفاعی نے غوث اعظم کے لئے گردن جھکا دی

اسی کے ص ۳۳۶ پر ہے: ''حضرت سیدی احمد رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں بھانجوں حضرت ابوالفرج عبدالرحیم وابوالحسن علی نے خبر دی کہ ہم اپنے شیخ حضرت رفاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ان کی خانقاہ مبارکہ میں کہ ام عبیدہ میں ہے حاضر تھے۔ حضرت رفاعی نے اپنی گردنیں مبارک بڑھائی اور فرمایا: "علی رقبتی" میری گردن پر۔ ہم نے اس کا سبب پوچھا فرمایا'' اسی وقت حضرت شیخ عبدالقادر نے بغداد میں فرمایا ہے کہ میرا یہ پاؤں تمام اولیاء اللہ کی گردن پر''

حضور ﷺ کی نوازش غوث اعظم پر

اسی میں ص ۳۳۷ پر ہے کہ:

''ہم نے سید شریف شیخ امام ابوسعید قیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ جب حضرت شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کی گردن پر، اس وقت اللہ عزوجل نے ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک گروہ ملائکہ مقربین کے ہاتھ ان کے لئے خلعت بھیجی اور تمام اولیاء اولین وآخرین کا مجمع ہوا جو زندہ تھے وہ بدن کے ساتھ حاضر ہوئے اور جو انتقال فرما گئے تھے ان کی ارواح طیبہ آئیں ان سب کے سامنے وہ خلعت حضرت غوثیت کو پہنایا گیا۔ ملائکہ اور رجال الغیب کا اس وقت ہجوم تھا ہوا میں پرے باندھے کھڑے تھے تمام افق ان سے بھر گیا تھا اور روئے زمین پر کوئی ولی ایسا نہ تھا جس نے گردن نہ جھکا دی ہو۔ الحمد للہ رب العلمین.

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

تاج فرق عرفا کس کے قدم کو کہئے
سر جسے باج دیں وہ پاؤں ہے کس کا، تیرا
گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل لوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

غوث اعظم کے فرمان کی تصدیق بزبان رسالت

اسی میں ص ۲۳۸ پر ہے کہ: ''ہم کو شیخ ابوالقاسم ابن ابی بکر ابن محمد نے خبر دی کہ میں نے شیخ خلیفۂ اکبر مالکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار مبارک سے بکثرت مشرف ہوا کرتے تھے۔ فرمایا خدا کی قسم بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شیخ عبد القادر نے فرمایا کہ میرا یہ پاؤں ہر ولی اللہ کے گردن پر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیخ عبد القادر نے سچ کہا اور کیوں نہ ہو کہ وہی قطب ہیں میں اوران کا نگہبان۔''

کلب باب عالی عرض کرتا ہے الحمد للہ! اللہ نے ہمارے آقا کو اس کہنے کا حکم دیا کہتے وقت ان کے قلب مبارک پر تجلی فرمائی، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خلعت بھیجا، تمام اولیاء اولین و آخرین جمع کیے گئے، سب کے مواجہہ میں پہنایا گیا، ملائکہ کا جمگھٹ ہوا، رجال الغیب نے سلامی دی، تمام جہاں کے اولیاء نے گردنیں جھکا دیں۔ اب جو چاہے راضی ہو چاہے ناراض جو راضی ہو اس کی لئے رضا جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی جس کا جی جلے اس سے کہو "موتوا بغیظکم ان اللہ علیم بذاب الصدور" مرجاؤ اپنی جلن میں بیشک اللہ دلوں کی جانتا ہے۔ وللہ الحجۃ البالغۃ

صحابہ، تابعین، ائمہ مجتہدین وعلمائے صالحین وفقہائے مکرمین کی طاعت و پیروی اما اعظم و غوث اعظم کی اطاعت و پیروی رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین در اصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی اطاعت و پیروی ہے۔ ورنہ قرآن شریف کی اس آیت کریمہ کا مطلب کیا ہوگا۔ قال تعالیٰ: "یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللہ و اطیعو

الرسول و اولی الامر منکم." اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اطاعت کرو اولی الامر کی یعنی علمائے دین و امرائے صالحین کی۔ اور اس حدیث کے کیا معنی ہے؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یعیش منکم بعدی فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المھدیین." جو تم میں کا میرے بعد زندہ رہے گا وہ کثیر اختلاف دیکھے گا تو تم مسلمانوں پر لازم ہے میرے طریق کو اپنانا اور خلفائے راشدین مہدیین کی پیروی کرنا۔

اور مشکوٰۃ ص ۵۵۴ پر ہے:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم." رواہ رزین رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں تو ان میں سے جن کی پیروی اختیار کرو گے ہدایت پالو گے۔

بالا بیان سے واضح کہ معترض غبی جاہل بلکہ اجہل ہے اور خطیب کا بیان صحیح و درست ہے۔ اور معترض کا کہنا مردہ کا زندہ کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کسی سے نہ ہوا۔ قرآن شریف کا انکار ہے۔ قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا: "ابرئ الاکمہ و الابرص و احی الموتی باذن اللہ." (پ ۳ آل عمران ۴۹) یعنی عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ حضرت ابن عباس نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام نے چار شخصوں کو زندہ کیا ایک عازر، ایک بڑھیا کا لڑکا، ایک عاشر کی لڑکی، ایک سام ابن نوح جن کی وفات کو ہزاروں برس گزر چکے تھے۔ کما فی الخزائن. دیکھا معترض کی جہالت اور اس کی قرآن شریف کی مخالفت۔ معاذ اللہ منھا و اللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم.

رضی اللہ تعالیٰ عنہ غیر صحابہ کے لئے بھی جائز ہے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جملہ دعائیہ صحابہ کرام و ائمہ عظام و علمائے دین و اولیائے صالحین

سب کے حق میں جائز و روا صرف صحابہ کے ساتھ خاص کرنا جہالت ہے۔ اور بلا دلیل کا دعویٰ ہے۔ ورنہ دلیل پیش کرے قرآن شریف کی اس آیت کریمہ: "رضی اللّٰہ عنھم و رضوا عنه" (پ ۱۱، ع ۲) سے بزرگان دین کے لئے رضی اللہ عنہ کہنا ثابت۔

مشکوٰۃ شریف اس کے مصنف حضرت شیخ ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی علیہ الرحمۃ و الرضوان نے صاحب مصابیح علامہ ابو محمد حسین بن مسعود فرا البغوی کے لئے "رضی اللہ عنہ" تحریر فرمایا ہے: "قال لما سلك رضی اللّٰہ عنه۔"

دیکھا حضرت امام بغوی صحابی نہیں مگر ان کے حق میں "رضی اللہ عنہ" کا جملہ صاحب مشکوٰۃ شریف نے استعمال فرمایا۔ معترض کے پاس اس کا کوئی جواب؟

"اشعة اللمعات" جلد چہارم ص ۷۴۳ پر حضرت اویس قرنی کے نام کے ساتھ حضرت شیخ محقق نے "رضی اللہ عنہ" لکھا اور حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ صحابی نہیں۔

ردالمحتار میں امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نام پاک کے ساتھ رضی اللہ عنہ تحریر فرمایا ہے اور آپ رضی اللہ عنہ صحابی نہیں۔ اور اخبار الاخیار میں بزرگان دین کو غوث اعظم رضی اللہ عنہ مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کو ان کے علاوہ نہ معلوم کتنے مقامات پر صالحین عاملین کے اسمائے مبارکہ کے ساتھ شیخ محقق نے رضی اللہ عنہ کے کلمات لکھے ہیں۔ معترض کے پاس اس کا کیا جواب؟ فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین"

حاصل یہ کہ خطیب نے اپنی خطابت میں جیسا استفتار میں مذکور ہے جو کچھ بیان کیا ہے وہ درست ہے۔ یہ فضائل غوث اعظم کے بحر زخار اعظم کے موجوں کے لہروں سے ایک اقل قلیل چھینٹا ہے۔ بلاشک وشبہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعطائے الٰہی مردوں کو زندہ اور زندوں کو مردہ اور فقیر کو امیر اور امیر کو فقیر جاہل کو عالم اور عالم کو جاہل بنانے کی قدرت و اختیار رکھتے تھے اور رکھتے ہیں اور رکھیں گے۔ اور ان کے علاوہ بے شمار فضائل و کمالات کشف وکرامات جیسا کہ بالا بیان سے ظاہر و باہر اور یہ سب اللہ تبارک وتعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے ذلك فضل اللّٰہ یؤتیه من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم و اللّٰہ یختص برحمته من یشاء و اللّٰہ ذو الفضل العظیم. و اللّٰہ تعالیٰ اعلم

بالصواب و الیه المرجع و المآب.

۱۴۱۹/۴/۲۷ھ

کعبہ کو قبر آدم علیہ السلام کہنے والے کا حکم کیا ہے؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ زید اپنے آپ کو وارثی سلسلہ کا معتقد کہتا ہے اور کعبہ شریف کے متعلق کہتا ہے کہ وہ قبر آدم علیہ السلام ہے۔ حجاج ہر سال عرس میں جاتے ہیں۔ عمر رضوی سلسلہ سے متعلق ہے اس کا کہنا ہے کہ کعبہ مسجد حرام ہے وہ قبر آدم نہیں ہے۔

زید کا سوال یہ ہے کہ وہ قبر آدم نہیں تو پھر آدم علیہ السلام کی قبر کہاں ہے ثبوت معتبر کتابوں کے حوالہ سے بتاؤ؟ لہٰذا مفتی صاحب قبلہ سے گذارش ہے کہ اس مسئلہ کا حل شافی معتبر کتابوں سے دیں۔ تاکہ مختلف فیہ مسئلہ کا جواب ہو جائے۔ بینوا و توجروا.

نحوی مسائل کا حل

(۲) کچھ نحوی مسائل میرے ذہن میں کھٹک رہے ہیں وہ یہ ہیں سورہ یوسف میں ۱۲ "و قال نسوۃ" کیوں ہے اس کو قاعدہ کے لحاظ سے "قالت" ہونا چاہئے۔ اسی طرح "و ما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون" کیوں ہے لام تثنیہ اور جمع کے نون کو گرا دیتا ہے یہاں پر کیوں نہیں گرایا؟ اس کے ترجمہ میں چاہئے کہ میری عبادت کرے تو فعل کی اضافت اسم کی طرف نہیں کی جاتی ہے۔ بینوا توجروا۔

سائل: محمد عبید اللہ رضوی، کچور باری، ضلع مشرقی چمپارن (بہار)

رسالہ غایۃ التحقیق فی بیت اللہ العتیق

المعروف بہ "کعبہ یا مزار آدم علیہ السلام؟"

۸۶/۹۲ھ

الجواب :بعون الملک الوھاب:

(۱) کیا کہا مختلف فیہ مسائل و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم! استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس۔ من الجنۃ و الناس۔ اللھم انی اعوذبک من ھمزات الشیطین۔ و اعوذبک رب ان یحضرون۔"

تمام مسلمانوں تمام عالموں، محدثوں، تمام فقیہوں، تمام امتوں کا اس امر پر اتفاق و اجماع ہے کہ کعبہ شریف بیت اللہ و بیت عتیق ہے، بیت الحرام و مسجد حرام ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسندیدہ قبلہ ہے، حج کرنے والوں کی زیارت گاہ اور مقام طواف ہے۔ آج تک کسی مسلمان کو اس کا وہم بھی نہ گذرا کہ معاذ اللہ ہزار بار معاذ اللہ لاکھوں کروڑوں بار معاذ اللہ کہ کعبہ شریف زادہا اللہ شرفا و تکریما مسجد حرام نہیں قبر آدم علیہ السلام ہے۔ لاحول و لاقوۃ الا باللہ! و لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیه و آله و اصحابه و بارك و سلم.

دلائل و براہین ملاحظہ ہوں:

قال تعالیٰ: "ان اول بیت وضع للناس للذی ببکة مبارکا و ھدی للعلمین." (پ۴، ع۱) اس آیت کریمہ کے تحت روح المعانی وغیرہ نے بیان فرمایا کہ زمین وآسمان کی پیدائش سے پہلے پانی تھا، قدرت نے اس پر جھاگ پھیلا دیئے اسی میں پھیلے ہوئے جھاگ کا نام زمین ہے۔ اس جھاگ کی پیدائش آسمانوں کی پیدائش سے پہلے ہے اوران کا پھیلاؤ اس کے بعد۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے: "و الارض بعد ذلك دحاھا" جہاں وہ جھاگ محفوظ رہے تھے وہیں کعبہ معظّمہ ہے۔ پھر آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے بیت المعمور کے بالکل مقابل فرشتوں نے کعبہ شریف کی عمارت بنائی، پیمائش میں بیت المعمور کے برابر تاکہ آسمان کے فرشتے تو بیت المعمور کا طواف کریں اور زمینی فرشتے کعبہ کا۔ اس عرصہ میں کعبہ کا طواف تو صرف زمینی فرشتے کرتے رہے مگر اس کا حج زمین وآسمان کے سارے فرشتے اور اس عمارت کا سامان آسمانی سرخ یاقوت تھے زمین پتھر وغیرہ نہ تھے۔ پھر آدم علیہ السلام نے اس تعمیر میں ترمیم فرمائی اور آپ بھی اسی کا طواف اور اسی کی طرف نماز پڑھتے رہے۔ اس کی مرمت شیث علیہ السلام نے بھی کی۔ طوفان نوحی تک یہ گھر ایسا ہی رہا۔ اس طوفان کے موقع پر آسمانی عمارت تو آسمان پر ہی اٹھالی گئی اس کا صرف ایک یاقوت باقی رکھا گیا جو سنگ اسود کہلایا اور زمینی عمارت گر کر سفید ٹیلہ کی شکل میں رہ گئی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام نے رب تعالیٰ کے حکم اور جبریل امین کی رہبری سے یہاں ایک تعمیر کیا جو مکعب شکل کا ہے اسی لئے اسے کعبہ کہا گیا۔ یعنی لمبائی چوڑائی اور اونچائی برابر۔ پھر قوم عمالقہ نے، پھر جرہم نے پر قصی نے اور پھر قریش نے اس میں تعمیر و ترمیم کی یہ پانچ چھ تعمیریں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پہلے ہوئی حضور انور علیہ الصلاۃ والسلام کے بعد عبداللہ بن زبیر نے اور ان کے بعد حجاج ابن یوسف نے گرا کر تعمیریں کیں۔ اب تک حجاج ہی کا تعمیر کردہ کعبہ موجود ہے۔ ہاں میزاب رحمت چوکھٹ اور دروازہ اور چھت میں کچھ معمولی ترمیمیں ہوئیں۔ تفسیر کبیر میں اس جگہ یہ بھی ہے کہ کعبہ کی بنیاد فرشتوں نے

ساتویں زمین پر رکھیں۔

تفسیر روح المعانی ج ۲ ص ۵، ع ا پر ہے:

"و ورد فی بعض الآثار ان اول من بنی البیت الملائکة و قد بنوه قبل آدم علیه السلام بالفی عام و عن مجاهد و قتادة و السدی ما یؤید ذلك و حکی ان بناء الملائکة له کان من یاقوتة حمراء ثم بناه آدم ثم شیث ثم ابراهیم ثم العمالقة ثم جرهم ثم قصی ثم قریش ثم عبد الله بن الزبیر ثم الحجاج و استمر بناء الحجاج الی الان الا فی المیزاب و الباب و العتبة و وقع الترمیم فی الجدار و السقف غیر مرة وجدد فیه الرخام۔ و قیل انه نزل مع آدم من الجنة ثم رفع بعد موته الی السماء و قیل بنی قلبه و رفع فی الطوفان الی السماء السابعة و قیل الرابعة و ذهب اکثر اهل الاخبار ان الارض دحیت من تحته و قد اسلفنالك ما ینفعك هذان فتذکر۔"

اور اسی کے ج ا ص ۳۸۴ پر ہے:

"و من مشهور ذلك ان الکعبة انزلت من السماء فی زمان آدم و لها بابان الی المشرق و المغرب فحج آدم من ارض الهند و استقبلته الملائکة اربعین فرسخا فطاف بالبیت و دخله ثم رفعت فی زمن طوفان نوح علیه السلام الی السماء ثم انزلت مرة اخری فی زمن ابراهیم فزارها و رفع قواعدها و جعل بابیها بابا واحدا ثم تمخض ابو قیس فانشق عن الحجر الاسود و کان یاقوته بیضاء من یواقیت الجنة نزل بها جبرئیل"

اسی تفسیر روح المعانی، ص ۱۴، ج ۲ میں ہے:

"ان آدم علیه السلام حج اربعین سنة من الهند ماشیا و ان جبرئیل قال له ان الملئکة کانوا یطوفون قبلك بهذا البیت سبعة آلاف

سنة و ادعی ابن اسحاق لم یبعث اللّٰہ تعالیٰ نبیا بعد ابراھیم الا حج و الذی صرح بہ غیرہ انہ ما من نبی الا حج خلافا لمن استثنی ھودا و صالحا علیھما الصلاۃ و السلام۔

وتفسیر روح البیان ج۲،ص۶۷ میں ہے:

"روی انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سئل عن اول بیت وضع للناس فقال المسجد الحرام ثم بیت المقدس و سئل کم بینھما فقال اربعون سنة روی ان اللّٰہ وضع تحت العرش بیتا و ھو بیت المعمور و امر الملائکة ان یطوفوا بہ ثم امر الملائکة الذین ھم سکان الارض ان یبنوا فی الارض بیتا علی مثالہ فبنوا و امر من فی الارض ان یطوفوا بہ کما یطوف اھل السماء بالبیت المعمور و روی ان الملائکة بنوہ قبل خلق آدم بالفی عام فلما اھبط آدم الی الارض قالت لہ الملائکة طف حول ھذا البیت فلقد طفنا حولہ قبلک بالفی عام فطاف بہ آدم ومن بعدہ الی زمن نوح علیہ السلام فلما اراد اللّٰہ الطوفان حمل الی السماء الرابعة و ھو بیت المعمور بحیال الکعبة یطوف بہ ملائکة السموات۔ وعن ابن عباس رضی اللّٰہ عنھما انہ اول بیت بناہ آدم فی الارض فنسبة بناء الکعبة الی ابراھیم علی ھذہ الروایات لیس لانہ علیہ السلام بناھا ابتداء بل لرفعہ قواعدھا و اظھارہ ما درس منھا فان موضع الکعبة اندرس بعد الطوفان و بقی مختفیا الی ان بعثہ اللّٰہ جبرئیل الی ابراھیم علیہ السلام و دلہ علی مکان البیت و امرہ بعمارتہ و لما کان الآمر بالنباء ھو اللّٰہ و المبلغ و المھندس ھو جبرئیل علیہ السلام و البانی ھو الخلیل و التلمیذ المعین لہ اسمعیل علیھما السلام قیل لیس فی العالم بناء اشرف من الکعبة انتھی۔"

اسی کے ج۱،ص۲۳۰ میں ہے:

"و اختلف الناس فيمن بنى البيت اولا و أسسه فقيل هو الملائكة و قيل ان الله بنى فى السماء بيتا و هو بيت المعمور و امر الملائكة ان يبنوا الكعبة فى الارض بحياله على قدره و مثاله و روى ان الله خلق موضع البيت قبل الارض بالفى عام و كانت زبدة بيضاء على الماء فدحيت الارض من تحته فلما اهبط الله تعالىٰ آدم الى الارض استوحش فشكا الى الله فانزل الله البيت المعمور من ياقوته من يواقيت الجنة له بابان من زمرد اخضر باب شرقى و باب غربى فوضعه علىٰ موضع البيت و قال يا آدم انى اهبطت لك بيتا فطف به كما يطاف حول عرشى و صل عنده كما يصلى عند عرشى و انزل الحجر و كان ابيض فاسود من لمس الحيض فى الجاهلية فتوجه آدم من ارض الهند الى مكة ماشيا فاتى مكة و حج البيت فلما فرغ تلقته الملائكة فقالوا يا آدم لقد حججنا هذا البيت قبلك بالفى عام قال ابن عباس رضى الله عنهما حج آدم اربعين حجة من الهند الى مكة على رجليه فبقى البيت يطوف به هو و المؤمنون من ولده الى ايام الطوفان فرفعه الله فى تلك الايام الى السماء الرابعة ملخصاً."

اسی میں اسی کے ص ۲۳۲ پر ہے:

"قالوا بنيت الكعبة عشر مرات بناء الملائكة و كان قبل خلق آدم عليه السلام وبناء آدم و بناء بنى آدم و بناء الخليل و بناء العمالقة و بناء جرهم وبناء قصى بن كلاب و بناء قريش و بناء عبد الله بن الزبير و بناء الحجاج بن يوسف و ما كان ذلك بناء لكلها بل الجدار من جدر انها و روى فى الخبر النبوى هذا البيت خامس خمسة عشر سبعة منها فى السماء الى العرش و سبعة منها الى تخوم الارض السفلى و اعلى الذى يلى العرش البيت المعمور لكل بيت منها حرم كحرم هذا البيت لو

سقط منها بیت سقط بعضها علی بعض الیٰ تخوم الارض السابعة و لکل بیت من اهل السماء و من اهل الارض من یعمره کما یعمر هذا البیت ذکره المحدث الکا زرونی فی مناسکه."

تفسیر خازن ج ا ص ۲۷۵ میں ہے:

"و المعنی ان اول بیت وضع للناس ای وضعه الله موضعا للطاعات و العبادات و قبلة للصلاة و موضعا للحج و لطواف تزاد فیه الخیرات و ثواب الطاعات."

اور اسی میں ہے:

"و اختلف العلماء فی کون البیت اول بیت وضع للناس علی قولین احدهما انه اول فی الوضع و البیناء قال مجاهد خلق الله هذا البیت قبل ان یخلق شیئا من الارضین و فی روایة عنه ان الله خلق موضع البیت قبل ان یخلق شیئا من الارض بالفی عام و قیل هو اول بیت ظهر علی وجه الماء عند خلق السموات و الارض خلقه قبل الارض بالفی عام و کان زبدة بیضاء علی وجه الماء فدحیت الارض من تحته و هذا قول ابن عمر و مجاهد و قتادة و السدی و قیل هو اول بیت بنی علی الارض و روی عن علی بن الحسین بن علی رضی الله عنهم ان الله تعالیٰ وضع تحت العرش بیتا و هو البیت المعمور و امر الملائکة ان یطوفوا به ثم امر الملائکة الذین فی الارض ان یبنوا بیتا فی الارض علی مثاله و قدره فبنوا هذا البیت و امر من فی الارض ان یطوفوا به کما یطوف اهل السماء بالبیت المعمور۔ و روی ان الملائکة بنوه قبل خلق آدم بالفی عام و کانوا یحجونه فلما حجه آدم قالت له الملائکة برحجك یا آدم هو اول بیت بناه آدم فی الارض قیل ان آدم لما اهبط الی الارض استوحش و شکا الوحشة فامره الله

تعالیٰ بناء الکعبة فبناھا و طاف بھا و بقی ذلک البناء الی زمان نوح علیه السلام فلما کان الطوفان رفع الله البیت الی السماء وبقی موضع البیت مکة بیضاء الی ان بعث الله ابراھیم علیه السلام فامره ببنائه.

القول الثانی: ان المراد من الاولیة کون ھذا اول بیت وضع للناس مبارکا و یدل علیه سیاق الآیة و ھو قوله تعالیٰ "للذی ببکة مبارکا" و روی ان رجلا قام الی علی بن ابی طالب فقال الا تخبرنی عن البیت أ ھو اول بیت وضع فی الارض قال لا قدکان قبله بیوت و لکنه اول بیت وضع للناس مبارکا و ھدی و فیه مقام ابراھیم و من دخله کان آمنا و قال الحسن ھو اول مسجد عبد الله فیه و قال مطرف ھو اول بیت وضع للعبادة و قال الضحاک ھو اول بیت وضع فیه البرکة و اول بیت وضع للناس یحج الیه و اول بیت جعل قبلة للناس (ق) عن ابی ذر قال سئلت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن اول مسجد وضع فی الارض قال المسجد الحرام قلت ثم ای قال المسجد الاقصی قلت کم بینھما قال اربعون عاما ثم الارض لک مسجد فحیثما ادرکت الصلوة فصل زاد البخاری فان الفضل فیه۔"

اسی کے حاشیہ پر مدارک شریف میں ہے:

"و معنی وضع الله بیتا للناس انه جعله متعبدا لھم فکانه قال ان ول متعبد للناس الکعبة و فی الحدیث ان المسجد الحرام وضع قبل یت المقدس باربعین سنه قیل اول من بناه ابراھیم و قیل ھو اول بت حج بعد الطوفان و قیل ھو اول بیت ظھر علی وجه الماء عند لق السماء و الارض و قیل ھو اول بیت بناه آدم علیه السلام فی رض."

اور جلالین شریف ص ۵۶ میں ہے:

"بناه الملائكة قبل خلق آدم و وضع بعده الاقصیٰ و بینهما اربعون سنة کما فی حدیث الصحیحین و فی حدیث انه اول ما ظهر علی وجه الماء عند خلق السموات و الارض زبدة بیضاء فدحیت الارض من تحته."

اس کے حاشیہ صاوی شریف ج ا ص ۱۴۹ میں ہے:

"ورد ان اللہ لما خلق البیت المعمور و کانت ملائکة السماء تطوف به اشتاقت ملائکة الارض لبیت مثله فامرهم ببناء بیت محاذ للبیت الذی فی السماء و کان من درة بیضاء و طافت به قبل آدم الفی سنة (قوله وضع بعده) ای بعد بنائه ظاهره انه وضع بعد بناء الملائکة باربعین سنة فیکون من وضع الملائکة و یکون متقدما علی آدم و لیس کذلك بل الحق ان بیت المقدس وضعه آدم بعد بنائه هو البیت الحرام باربعین سنة."

اور جلالین شریف کے دوسرے حاشیہ ص ۵۶ حاشیہ نمبر ۲۷-۲۸ پر ہے:

"قوله بناه ای بنی المسجد الحرام قبل خلق آدم بالفی عام و وضع بعده الاقصی اربعون سنة و روی انه صلی اللہ علیه وسلم سئل عن اول بیت وضع للناس فقال المسجد الحرام ثم بیت المقدس و سئل کم بینهما فقال اربعون سنة و اما بناء الکعبة التی بناها ابراهیم علیه السلام و بین بناء المسجد الاقصی الذی بناه سلیمان علیه السلام فبینهما علی الف سنة."

اسی میں ہے:

"و لما استشکل بانه بنی الکعبة ابراهیم و بنی بیت المقدس سلیمان علیه السلام و بینهما اکثر الف سنة اشار الی دفعه بان تفاوت اربعین سنة انما هو بین بناء الملائکة لکعبة و بین بنائهم للاقصی."

اور تفسیر ابن کثیر ج۱، ص۱۷۸ پر ہے:

"و قد اختلف الناس فی اول من بنی الکعبة فقیل الملائکة قبل آدم روی ھذا عن ابی جعفر الباقر محمد بن علی ابن الحسین ذکرہ القرطبی و حکی لفظه و فیه غرابة وقیل آدم علیه السلام رواہ عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء و سعید بن المسیب و یرھم ان آدم بناہ من خمسة اجبل من حراء طور سیناء و طور زیتا و جبل لبنان و الجودی و ھذا غریب ایضا و روی عن ابن عباس و کعب الاحبار و قتادة و عن وھب بن منبه ان اول من بناہ شیث علیه السلام و غالب من یذکر ھذا انما یاخذہ من کتب اھل الکتاب و ھی ممالایصدق و لا یکذب و لا یعتمد علیھا بمجرد ھا و اما اذا صح حدیث فی ذلك فعلی الراس و العین."

اور تفسیر کبیر ج۴، ص۱۵۶ پر ہے:

"عن مجاھد انه قال خلق اللّٰه تعالیٰ ھذا البیت قبل ان یخلق شیئا من الارض بالفی سنة و ان قواعدہ لفی الارض السابعة السفلی و روی ایضا عن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب رضوان اللّٰه تعالیٰ علیھم اجمعین عن ابیه عن النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قال ان اللّٰه تعالیٰ بعث ملائکة فقال ابنوا لی فی الارض بیتا علی مثال البیت المعمور و امر اللّٰه تعالیٰ من فی الارض ان یطوفوا به کما یطوف اھل السماء البیت بالمعمور و ھذا کان قبل خلق آدم."

"و ایضا ورد فی سائر کتب التفسیر عن عبد اللّٰه بن عمرو مجاھد و السدی انه اول بیت وضع علی وجه الماء عند خلق الارض و السماء و قد خلقه اللّٰه تعالیٰ قبل الارض بالفی عام و کان زبدة بیضاء علی الماء ثم دحیت الارض تحته."

اور اسی کے ج ۴، ص ۴۹ پر ہے:

"و عن ابن عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنهما قال علیه السلام اول بقعة وضعت فی الارض موضع البیت ثم مدت منها الارض و ان اول جبل وضعه اللّٰہ تعالیٰ علی وجه الارض ابو قبیس ثم مدت منه الجبال".

اور ص ۵۰ ج ۴ پر ہے:

"و عن عطاء قال اهبط آدم بالهند فقال یا رب مالی لا اسمع صوت الملائکة کما کنت اسمعها فی الجنة قال بخطیئك یا آدم فانطلق الی مکة فابن بهابیتا فکان موضع قدمی آدم قری و انهارا و عمارة و ما بین خطاه مفاوزفحج آدم البیت من الهند اربعین سنة۔ و سئل عمر کعبا فقال اخبرنی عن هذا البیت فقال ان هذا البیت انزله اللّٰہ تعالیٰ من السماء یاقوتة مجوفة مع آدم علیه السلام فقال یا آدم ان هذا بیتی فطف حوله و صل حوله کما رئیت ملائکتی تطوف حول عرشی و تصلی و نزلت معه الملائکة فرفعوا قواعده من حجارة فوضع البیت علی القواعد فلما اغرق اللّٰہ قوم نوح رفعه اللّٰہ و بقیت قواعده و عن علی رضی اللّٰہ عنه قال البیت المعمور بیت فی السماء یقال له الضراح و هو بحیال الکعبة من فوقها حرمته فی السماء کحرمة البیت فی الارض یصلی فیه کل یوم سبعون الفا من الملائکة لایعودون فیه أبداً و ذکر علی رضی اللّٰہ عنه انه مر علیه الدهر بعد بناء ابراهیم فانهدم فبنته العمالقة و مر علیه الدهر فانهدم فبنته جرهم ومر علیه الدهر فانهدم فبنته قریش و رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یومئذ شاب."

اسی کے ج ۴، ص ۱۵۷ پر ہے:

"و اعلم ان هذین القولین یشترکان فی أن الکعبة کانت موجودة فی زمان آدم علیه السلام و هذا هو الاصوب."

اسی میں ج ۸،ص ۴۲ پر ہے:

"فدل قوله تعالیٰ (ان اول بیت وضع للناس) علی ان هذا البیت وضعه الله موضعا للطاعات و الخیرات و العبادات فیدخل فیه کون هذا البیت قبلة للصلوات و موضعا للحج و مکانا یزداد ثواب العبادات و الطاعات فیه"

اورتفسیرِابن عباس ص ۴۳ پر ہے:

(ان اول بیت) مسجد (وضع للناس) بنی للمؤمنن (للذی ببکة) یقول الذی هو ببکة و بکة هو موضع الکعبة و انما سمی بکة لان الناس یکون بضعهم علی بعض من الزحام فی الطواف (مبارکا) یعنی موضع الکعبة فیه المغفرة و الرحمة (و هدی للعالمین) قبلة لکل نبی و رسول و صدیق و مومن."

خلاصۂ بیان

ان تفاسیر روح المعانی، روح البیان، خازن، مدارک، جلالین، صاوی تنویر المقیاس، کبیر کی عبارتیں مذکور ہوئیں سطر بسطر، حرف بحرف پڑھ جائیں دیکھیں کہیں بھی اس امر کا شائبہ ہے جس کا وہ اخبث الخبثا، اجہل الجہلا ادعا کرتا ہے کہ وہ مبارک ومحترم معزز ومکرم طاعت وعبادت کا گھر نمازیوں کا قبلہ حاجیوں کی زیارت گاہ اور جائے طواف کعبہ نہیں قبر آدم علیہ السلام ہے:"العیاذ بالله تبارك تعالیٰ! ابلیس لعین کے وسواس سے اپنی پناہ میں رکھے آمین بجاہ سیدالمرسلین علیہ وافضل الصلوات واکمل التسلیمات یارب العلمین.

پھر جب آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے کعبہ شریف زادہا اللہ شرفاً وتکریما موجود ومعمور آسمان وزمین کے فرشتے طواف کرنے والے اور حج کرنے والے خود آدم علیہ السلام نے خانہ خدا، کعبۂ مکرمہ مشرفہ معظّمہ کا ہندوستان سے چل کر چالیس حج کئے ،اس کی طرف رخ کرکے نمازیں پڑھتے رہے، اس کا طواف کرتے رہے پھر آپ نے بھی

اس کی تعمیر میں حصہ لیا۔ کما مرّ پھر کیسے ممکن کہ آدم علیہ السلام عالم وجود میں نہ آئے اور آپ کی قبر بھی بن گئی، اور آپ قبر میں بھی تشریف لے گئے اور آپ ہی اپنی قبر کا طواف کرنے لگے اور آپ ہی اس کی طرف رخ کر کے نمازیں بھی پڑھنے لگے۔ اور ہندوستان سے چل کر اپنی اس قبر کی زیارت کے لئے جاتے رہے اور فرشتے بھی آپ کی تخلیق سے پہلے اس کا طواف اور حج کرتے رہے۔ معاذ اللہ رب الغلمین من ھذہ الھفوات۔

مذکورہ بالا تفسیروں سے روز روشن کی طرح روشن ومنور ہے کہ کعبہ مطہرہ مقدسہ زاداللہ و شرفاً وتکریماً مسجد ہے۔

اور وہ مقدس مسجد کہ روئے زمین پر سب سے پہلے بنی اور عبادتوں اور طاعتوں کے لئے بنی اور حج وزیارت کے لئے اور اس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کے لئے بنی۔ اور جس طرح آسمان پر بیت المعمور بالکل اسی کی سیدھ میں اسی کی طرح اسی مقدار میں زمین پر بنی۔ قرآن شریف میں اس کا نام کعبہ ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "جعل اللہ الکعبۃ البیت الحرام." (پ ۷ ع ۳)

اس کا دوسرا نام بیت عتیق ہے۔ قال اللہ تعالیٰ: "ثم محلھا الی البیت العتیق" و قال تعالیٰ: "و لیطوفوا بالبیت العتقیق" (پ ۱۷ ع ۱۱)

تیسرا نام مسجد حرام ہے۔ قال سبحانہ تعالیٰ: "سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی." (پ ۱۵ بنی اسرائیل)

کیا کوئی ادنی سمجھ رکھنے والا اس سے انکار کر سکتا ہے کہ معاذ اللہ یہ کعبہ نہیں یہ بیت عتیق نہیں یہ مسجد حرام نہیں۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلیم العظیم! جو انکار کرے اور اسے قبر آدم علیہ السلام بتائے کسے باشد خاک باشد یا جسے باشد گمراہ بے دین بد دین کفار و مرتدین سے ہے۔ کہ قرآن شریف کی صریح وصاف آیتوں کا منکر ہے۔ اور احادیث کریمہ صحیحہ کو پیٹھ پیچھے پھینکنے والا اور اہل سنت و جماعت بلکہ سارے مسلمانوں کے اجماعی و اتفاقی عقیدے اور مسلک کا خلاف کرنے والا وہ کسی شیطان اور ابلیسی سلسلہ کا

معتقد ہے وارثی سلسلہ والے ہرگز اس کے معتقد نہیں۔ حضرت وارث علی شاہ اس کے ہرگز قائل نہیں تھے جس بے سروپا باتوں کا وہ جنونی دعویٰ کرتا ہے، ان کا سلسلہ سوختہ ہے۔ جہالت وضلالت میں گم گشتہ کہتا ہے کہ لوگ ہر سال حج کو نہیں بلکہ عرس میں جاتے ہیں۔ بالفرض اگر لوگ عرس میں جاتے ہیں تو وہ بتائیں عرس کسے کہتے ہیں؟ عرس تو ایصال ثواب کا نام ہے۔ تو اس کے لئے احرام باندھنا، پھر طواف کرنا، پھر صفا ومروہ کی سعی کرنی، منٰی جانا، وہاں سے میدان عرفات خاص نویں تاریخ کو خاص ذی الحجہ کے ماہ مبارک میں جانا، پھر وہاں سے مزدلفہ آنا، پھر منی آکر جمرات پر کنکری پھینکنا، وہ بھی خاص تاریخ میں خاص ماہ مبارک میں، پھر وہاں قربانی کرنی، پھر طواف زیارت کرنی، پھر طواف وداع یہ سب کیوں کئے جاتے؟ کیا عرس میں اس طرح کے اعمال وافعال ومناسک ادا کئے جاتے ہیں؟ شرع شریف میں اس کی کوئی اصل موجود ہے؟ ہرگز نہیں اس کا دعویٰ شرعاً عقلاً ہر طرح باطل ہے دیکھئے قرآن عظیم اور حدیث رسول کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم۔ آیات قرآنی ملاحظہ ہوں۔

کعبہ مسجد حرام ہے مزار آدم نہیں

قال تعالیٰ: " اذ جعلنا البیت مثابۃ للناس و امنا" الآیۃ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی وعھدنا الیٰ ابراھیم واسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین والعکفین والرکع السجود (پ ۱ ع ۱۵)

اور یاد کیجئے ہم نے اس گھر (کعبہ شریف) کو لوگوں کے لئے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ اور ہم نے تاکید فرمائی ابراہیم اور اسمٰعیل کو کہ میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع وسجود والوں کے لئے۔

اس آیت میں غور کریں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کعبہ شریف کو بیت فرمایا اپنا گھر فرمایا میرا گھر خوب ستھرا کرو طواف والوں اور اعتکاف والوں اور نمازیوں کے لئے۔ اگر کعبہ شریف قبر آدم علیہ السلام ہوتا تو بیت کی جگہ قبر کا لفظ ہوتا اور بیتی کی جگہ قبر ادم ہوتا طواف د اعتکاف والوں رکوع وسجود والوں کی جگہ عرس والوں ہوتا۔

وقال تعالیٰ: "و اذ یرفع ابراھم القواعد من البیت و اسمٰعیل" (پ ۱ ع ۱۵) اور جب اٹھارہے تھے ابراہیم اس کی نیویں اور اسمٰعیل۔

اس مقام پر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے کعبہ شریف کو بیت فرمایا قبر آدم نہیں فرمایا۔

و قال تعالیٰ: "قد نری تقلب وجھك فی السماء فلنولینك قبلة ترضٰھا فول وجھك شطر المسجد الحرام" (پ۲ ع۱) اے محبوب! آپ جہاں سے تشریف لائیں اپنا رخ مسجد حرام کی طرف کرلیں۔

ان دونوں مقامات پر بھی کعبہ شریف کو مسجد حرام قرار دیا۔ اسی پارہ کے تیسری رکوع میں ہے: "فمن حج البیت او اعتمر" تو جو اس گھر کا حج یا عمرہ کرے۔ یہاں بھی کعبہ شریف کو بیت فرمایا اور اس کی زیارت کو حج عمرہ سے تعبیر فرمایا قبر کا ذکر نہ عرس کا تذکرہ۔ اسی کے آٹھویں رکوع میں ہے: "و اتموا الحج و العمرة للہ" اور حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو۔ حج نام ہے احرام باندھ کر نویں ذی الحجہ کو عرفات میں ٹھہرنے اور کعبہ معظّمہ کے طواف کا اور عمرہ احرام باندھ کر طواف اور سعی کرنے کا۔ کیا عرس بھی اسی کا نام ہے؟ اور کیا عرس بھی اللہ کے لئے کیا جاتا ہے؟ العیاذ باللہ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ. اسی رکوع میں ہے: "فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج" تو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے۔ یعنی حج تمتع کرے۔ کہئے کیا اسی کو عرس کہتے ہیں؟ لاحول و لاقوۃ الا باللہ۔ اسی کے نویں رکوع میں ہے: "قال اللہ تعالیٰ: "الحج اشھر معلومات" حج کے کئی مہینہ ہیں جانے ہوئے۔ اگر عرس ہوتا تو یوں ہوتا کہ عرس کے کئی مہینہ جانے ہوئے ہیں۔ پھر فرمایا" فمن فرض فیھن الحج" اس سے دریافت کیجئے کیا عرس بھی فرض ہوتا ہے؟ چھٹا پارہ سورہ مائدہ کی پہلی رکوع میں ہے: "و لا آمین البیت الحرام." جو عزت والے گھر (کعبہ شریف) کا قصد کرکے آئیں ان کا مال وآبرو حلال نہ ٹھہراؤ۔ اسی رکوع میں ہے: "و لا یجرمنکم شنان قوم ان صدوکم عن المسجد الحرام ان تعتدوا." اور تمہیں کسی قوم کی عداوت کہ انہوں نے تم کو مسجد حرام سے روکا تھا زیادتی کرنے پر نہ ابھارے۔

ان دونوں آیتوں میں کعبہ شریف کو بیت حرام اور مسجد حرام فرمایا۔ کیا کسی قبر کو مسجد حرام

یا بیت حرام کہنے کا کہیں جواز ہے؟ چوتھے پارہ کی پہلی رکوع میں ہے: "ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا." اور اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ اس سے اوپر والی آیت میں ہے: "ان اول بیت وضع للناس" الآیۃ بیشک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ کیا قبر کی زیارت کو حج کہتے ہیں۔؟ کیا دنیا میں سب سے پہلا گھر قبر ہی ہے؟ لاحول و لاقوۃ الا باللّٰہ و لعنۃ اللہ علی الکاذبین.

ان دونوں آیات کریمہ میں بھی کعبہ شریف کو بیت فرمایا گیا۔ دسواں پارہ دسویں رکوع میں ہے: "قال تعالیٰ: فلایقربوا المسجد الحرام بعد عامهم هذا." تو اس برس کے بعد وہ (یعنی مشرک) مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔ (نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے)

تیرھواں پارہ اٹھارہویں رکوع میں ہے: قال تعالیٰ: "ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ" اے میرے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد ایک وادی میں بسائی جس میں کھیتی نہیں تیرے حرمت والے گھر کے پاس۔ اے رب! اس لئے کہ وہ نماز قائم رکھیں۔ پہلی آیت کریمہ میں کعبہ شریف کو مسجد حرام اور دوسری آیت شریف میں بیت محرم فرمایا۔ عرض کیا ابراہیم علیہ السلام نے کہ پروردگار تیرے حرمت والے گھر کے پاس اپنی اولاد کو نماز قائم کرنے کے لئے بسایا ہے۔ یہ نہیں کہا کہ قبر کے پاس عرس کرنے کے لئے بسائی ہے۔ اور نہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اس سال کے بعد مشرکین قبر آدم علیہ السلام کے پاس نہ آئیں بلکہ فرمایا مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔

سترھواں پارہ دسویں رکوع میں ہے: قال تعالیٰ: "و یصدون عن سبیل اللہ و المسجد الحرام." اور روکتے ہیں اللہ کی راہ اور اس ادب والی مسجد حرام سے اسی کے گیارہویں رکوع میں ہے: "قال تعالیٰ: "و اذ بوّانا لابراهیم مکان البیت ان لاتشرك بی شیئا و طهر بیتی لطآئفین و القائمین و الرکع السجود و اذن فی الناس بالحج یاتوك رجالا وعلیٰ کل ضامر یأتین من کل فج عمیق." اور جب کہ ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا ٹھکانا ٹھیک بتادیا اور حکم دیا کہ میرا کوئی

شریک نہ کر اور میرا گھر ستھرا رکھ طواف والوں اور اعتکاف والوں اور رکوع سجدے والوں کے لئے اور لوگوں میں حج کی عام ندا کر دے وہ تیرے پاس حاضر ہوں گے پیادہ اور ہر دبلی اونٹنی پر کہ ہر دور کی راہ سے آتی ہیں۔

پہلی آیت کریمہ میں کعبہ شریف کو مسجد حرام اور دوسری آیت میں بیت اور بیتی فرمایا۔ کافروں نے مسجد حرام سے روکا۔ اعلان حج ہوا۔ خانہ کعبہ کو پاک رکھنے کا حکم طواف و اعتکاف ونماز والوں کے لئے ہوا، عرس کرنے والوں کے لئے نہ ہوا۔ اور نہ قبر سے روکا نہ عرس کا اعلان ہوا۔ اسی رکوع میں ہے: "و لیطوفوا بالبیت العتیق" اور اس آزاد گھر کا طواف کریں۔ اس آیت کریمہ میں کعبہ شریف کو بیت عتیق فرمایا گیا قبر آدم نہیں فرمایا گیا۔

کعبہ شریف کے بیت اللہ ہونے پر دلیل احادیث کی روشنی میں

ان آیات بینات سے روز روشن کی طرح روشن ہوا کہ کعبہ شریف مسجد حرام اور بیت حرام ہے۔ بیت عتیق و بیت اللہ ہے، سجدہ گاہ و زیارت گاہ ہے۔ مسلمانوں کا قبلہ اور طواف کی جگہ ہے، حج و عمرہ کا مقام ہے، بنائے خلیل اللہ و ذبیح اللہ علی نبینا و علیہما السلام ہے، نہ جائے قبر ہے اور نہ مقام عرس۔ جو اس کا دعویٰ کرتا ہے ایک محض باطل کا دعویٰ کرتا ہے۔ جو سننے کے بھی قابل نہیں۔ اب چند احادیث کریمہ نبویہ کا نظارہ کریں۔

خازن شریف ج ا ص ۲۷۷ میں زیر آیت کریمہ: (و للّٰہ علی الناس حج البیت):

ای للّٰہ علی الناس فرض حج البیت و الحج و احد ارکان الاسلام (ق) عن ابن عمر قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بنی السلام علی خمس شھادۃ ان لا الٰہ الا اللّٰہ و ان محمدا رسول اللّٰہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و الحج و صوم رمضان۔ فعد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم الحج من ارکان الاسلام الخمسۃ۔"

یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کی خوشنودی کے لئے صاحب استطاعت پر بیت اللہ کا حج فرض اور حج ارکان اسلام سے ایک ہے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ اول اس بات کی صدق دل سے گواہی دینی کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ دوم اس بات کی شہادت دینی کہ سید عالم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔ سوم نماز پنجگانہ کی پابندی کرنی۔ چہارم رمضان شریف کا روزہ رکھنا پنجم بیت اللہ کا حج کرنا۔ اب اس سے پوچھیے کیا عرس بھی ارکان اسلام سے ہے؟ اور کیا عرس بھی فرض ہے؟

العیاذ باللّٰہ رب العٰلمین!

(ق) عن ابی سعید الخدری ان النبی علیه السلام (صلی اللّٰه علیه وسلم) قال لاتشد الرحال الا الی ثلثة مساجد مسجدی هذا و المسجد الحرام و المسجد الاقصی.''

یعنی رسول کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ شدرحال نہ کرو مگر تین مسجدوں کی جانب میری اس مسجد اور مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

(ق) عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال لاتشدوا الرحال الا الی ثلثة مساجد المسجد الحرام و مسجد الرسول و المسجد الاقصیٰ''

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سفر اختیار صرف تین مسجدوں کے لئے کرو ایک مسجد حرام۔ دوم مسجد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ سوم مسجد اقصیٰ۔

دریافت کیجئے کیا حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دونوں حدیث میں معاذ اللہ قبر کو مسجد فرمایا ہے؟ لاحول و لاقوة الا باللّٰه العلی العظیم!

مسجد نبوی میں نماز پڑھنے کا ثواب

(ق) عن ابی هریرة ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال صلاة فی مسجدی هذا افضل من الف صلاة فیما سواه من المساجد الا

المسجد الحرام." (خازن ج ۱ ص ۲۷٦)
حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز دوسری ہر مسجدوں کی ہزار نمازوں سے افضل ہے۔ سوائے مسجد حرام کے۔

حج کا ثواب

"و فی روایة سمعت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول من حج هذا البیت فلم یرفث و لم یفسق رجع کیوم ولدته امه۔ اخرجه الترمذی و قال غفر له ما تقدم من ذنبه."
ایک روایت میں ہے کہ رسول کائنات علیہ الصلاۃ والسلام سے سنا فرماتے تھے جو اس خانۂ کعبہ کا حج کرے اور اس دوران ذکر جماع اور گناہ سے بچتا رہا تو واپس گھریوں لوٹے گا گویا آج ہی ماں سے ہوا اور اس کے سارے گناہ جو اس نے پہلے کئے اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔
ان دونوں حدیثوں میں اللہ تعالیٰ کے حبیب علیہ الصلاۃ والتسلیم نے کعبہ شریف کو مسجد حرام اور بیت (گھر) فرمایا۔ کیا معاذ اللہ سرکار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبر آدم علیہ السلام کو مسجد حرام یا بیت (گھر) فرمایا۔

پہلا برکت والا گھر

(ق) عن ابی ذر قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وسلم ان اول بیت وضع للناس مبارکا یصلی فیه الکعبة."
حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب میں پہلا بابرکت گھر جو نماز پڑھنے کے لئے بنا وہ کعبہ ہے۔

حضور جب کعبہ شریف میں تشریف لے گئے

مشکوٰۃ شریف ص ۶۷ میں ہے: "عن ابن عباس قال لما دخل النبی صلی

الله علیه وسلم البیت دعا فی نواحیه کلها و لم یصل حتی خرج منه فلما خرج رکع رکعتین فی قبل الکعبة و قال هذه القبلة۔ رواه البخاری و رواه مسلم عنه عن اسامة بن زید۔

یعنی جب نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام کعبہ شریف کے اندر تشریف لے گئے تو اس کے ہر چہار جانب دعائیں کیں اور نماز اندر نہیں پڑھی پھر جب باہر تشریف لائے تو کعبہ کے سامنے دو رکعتیں نماز پڑھی اور ارشاد فرمایا یہ کعبہ قبلہ ہے۔

"عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما ان رسول الله صلی الله علیه وسلم دخل الکعبة هو و اسامة بن زید و عثمان بن طلحة الحجبی و بلالا بن رباح فاغلقها علیه و مکث فیها فسئلت بلال حین خرج ماذا صنع رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال جعل عمودا عن یساره و عمودین عن یمینه و ثلاثة اعمدة و رائه و کان البیت یومئذ علی ستة اعمدة ثم صلی متفق علیه۔"

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اسامہ ابن زید اور عثمان ابن طلحہ حجی اور بلال ابن رباح کعبہ کے اندر داخل ہوئے اور آپ نے کعبہ شریف بند کرلیا اس میں ٹھہرے رہے۔ پھر جب باہر تشریف لائے تو میں نے بلال سے پوچھا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کیا کیا کیا؟ جواب دیا کہ اس کی ستون اپنے بائیں اور دو ستون اپنے دائیں اور تین ستون اپنے پیچھے کیے کعبہ اس زمانہ میں چھ ستون پر تھا پھر نماز پڑھی۔

مذکورہ بالا بخاری شریف، مسلم شریف کی حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز پڑھنے کے لئے جو پہلا بابرکت گھر بنا وہ کعبہ ہے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس بیت اول کو کعبہ فرمایا۔ اور مشکوٰۃ شریف کی متفق علیہ حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کعبہ شریف کو قبلہ فرمایا اور اس کو سامنے رکھ کر نماز پڑھی اور مشکوٰۃ شریف کی دوسری حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے اندر بھی نماز پڑھی۔

کس جگہ نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب

مشکوٰۃ شریف میں ص ۷۲ ہے: "عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوٰة الرجل فی بیته بصلوٰة و صلوٰته فی مسجد القبائل بخمس و عشرین صلوٰة و صلوٰته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مائة صلوة و صلوته فی المسجد الاقصی بخمسین الف صلوة و صلوته فی مسجدی بخمسین الف صلوة و صلوته فی المسجد الحرام بمأة الف صلوة رواه ابن ماجه۔"

انس ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرد کی نماز اپنے گھر میں ایک نماز ہے اور اس کی نماز قبیلہ کی مسجد میں گھر کی پچیس نمازوں کے برابر اور اس کی نماز مسجد جامع میں محلے کی پانچسو نمازوں کے برابر اور اس کی ایک نماز مسجد اقصی کے اندر مسجد جامع کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور میری مسجد میں اس کی ایک نماز مسجد اقصی بیت المقدس کی پچاس ہزار نمازوں کے برابر اور اس کی ایک نماز مسجد حرام میں ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اور حدیث میں ہے قبر کو نہ مسجد بنا سکتے اور نہ اس کی طرف نماز پڑھ سکتے جو ایسا کرے اس پر اللہ کا سخت غضب۔ "اشتد غضب الله علی قوم اتخذوا قبور انبیائهم مساجد رواه مالك۔"

ان احادیث کریمہ سے بھی پورے طور پر روشن منور کہ کعبہ شریف بلا شک وشبہ بیت اللہ عبادت کرنے نماز پڑھنے کے لئے بنا ہے۔ اور روئے زمین کی سب سے پہلی مسجد ہے۔ نمازیوں کا قبلہ ہے۔ ہمارے آقا سب آقاؤں کے آقا سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کے اندر بھی نماز پڑھی اور اس کے باہر اس کے سامنے بھی اور پڑھ کر ارشاد فرمایا یہ کعبہ قبلہ ہے۔ اور اس کی ایک نماز لاکھ نمازوں کے برابر۔ سبحان اللہ اور اس کا حج سبحان اللہ سبحان اللہ سبحان اللہ کیوم ولدت امه و غفر له ما تقدم من ذنبه!

ان تصریحات آیات قرآنیہ تصریحات احادیث نبویہ علی صاحبہا افضل الصلوٰۃ واکمل

ان تسلیمات کے باوجود بھی کعبہ شریف کو مسجد حرام بیت حرام قبلہ انام و مقام حج خاص و عام نہیں مانتا اور اس کے خلاف بکواس کرتا ہے اور اپنی ڈھٹائی بے شرمی، بے حیائی، ہٹ دھرمی، کجروی سے معاذ اللہ کعبہ شریف کو قبر آدم کہتا ہے۔ تو اس کو مسلمانوں کی جماعت سے الگ سمجھیں اور الگ رہیں اور مسلمانوں کو ایسوں کی صحبت سے الگ رہنے کی تلقین و تاکید کریں۔

قال تعالیٰ: "فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظٰلمین."

و قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم:

"ایاکم و ایاھم لا یضلونکم و لا یفتنونکم." واللّٰہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع و المآب.

تو پھر قبر آدم علیہ السلام کہاں ہے؟

اب رہ گیا یہ مسئلہ کے آدم علیہ السلام کی قبر اطہر کہاں ہے؟ اگر کعبہ شریف آپ کی قبر انور نہیں ہے۔ تفسیر نعیمی ج ا ص ۲۹۲ میں ہے کہ:

"آدم علیہ السلام کی قبر منیٰ میں مسجد خیف کے پاس ہے اور حضرت حواء کی قبر جدہ شریف میں ہے" اسی طرح تفسیر عزیزی میں حضرت مجاہد سے روایت ہے اور ازالہ اوہام ص ۱۰ پر ہے: "روح الامین تجہیز و تکفین آنجناب پرداختہ و شیث علیہ السلام بروے نماز گذاردہ و بدن بے عدیلش رادر کوہ ابوقبیس دفن نمودہ کوہ ابوقبیس قریب مکہ است." (الغیاث)

حبیب السیر اول ص ۱۳ پر میں ہے:

جبریل علیہ السلام نے آپ کی تجہیز و تکفین کا انتظام کیا اور حضرت شیث علیہ السلام نے نماز جنازہ پڑھی اور آپ کے بے مثال جسم اقدس کو جبل ابوقبیس میں دفن کیا۔ (یہ پہاڑ مکہ شریف کے قریب ہی ہے)۔

اسی میں تاریخ طبری اول ج ا ص ۸۰ کے حوالہ سے ہے:

"فقبرتہ الملائکۃ و شیث و اخوتہ فی مشارق الفردوس عند قریۃ ھی اول قریۃ کانت فی الارض."

ملائکہ اور حضرت شیث علیہ السلام اور آپ کے بھائیوں نے مشارق فردوس میں دفن کیا اس گاؤں کے پاس جو زمین کی سب سے پہلی آبادی ہے۔

اور اسی میں طبری ج ۱ ص ۸۰ کے حوالہ سے ہے:

"و قد اختلف فی قبر آدم علیہ السلام فقال ابن اسحاق فانه مضی ذکر و اما غیره فانه دفن بمکة فی غار ابی قبیس وھو غار یقال له کنز و قال ابن عباس لما خرج نوح علیه السلام من السفینة دفن آدم علیه السلام بیت المقدس."

حضرت آدم علیہ السلام کی قبر کے بارے میں حضرات علمائے کرام نے اختلاف کیا۔ تو ابن اسحاق مشارق فردوس بتایا لیکن ان کے علاوہ دوسرے حضرات نے مکہ مکرمہ میں جبل ابوقبیس کے غار کو آپ کا مدفن قرار دیا ہے۔ اس غار کا نام کنز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کشتی سے باہر تشریف لائے تو وہاں سے منتقل کر کے بیت المقدس دفن کیا۔

اسی میں تفریح الاذکیاء جلد اول ص ۱۱۷ کے حوالہ سے مذکور ہے کہ:

صاحب تفریح الاذکیا نے بروایت حاکم آپ کا مدفن مکہ میں مسجد خیف کا علاقہ بتایا ایک روایت میں نجف اشرف ہے۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام اسی پہاڑ پر دفن ہوئے جس پر جنت سے اترے تھے وہ ہند میں ہے۔ انتہی.

اور قصص الانبیاء للامام ابی الفداء ص ۵۷ پر ہے:

"و اختلفوا فی موضع دفنه فالمشهور انه دفن عند الجبل الذی اهبط فیه فی الهند و قیل بجبل ابی قبیس بمکة و یقال ان نوحا علیه السلام لما کان زمن الطوفان حمله هو و حواء فی تابوت فدفنهما بیت المقدس حکی ذلك ابن جریر و روی ابن عساکر عن بعضهم انه قال راسه عند مسجد ابراهیم و رجلاه عند صخرة بیت المقدس و قد ماتت بعده حواء بسنة واحدة."

ان روایتوں میں اس بات کا ادنیٰ بھی وہم ہے؟ جس کا وہ مدعی دعویدار ہے کہ معاذ اللہ کعبہ شریف مسجد حرام نہیں بلکہ قبر آدم ہے۔ ہاں ان روایتوں سے اتنا ضرور معلوم ہوا کہ آپ کی قبر خانہ کعبہ زادہا اللہ شرفا وتکریما نہیں بلکہ برون کعبہ ہے۔ جائے قبر خواہ جبل ابوقبیس یا مسجد خیف کے قریب یا مشارق فردوس یا سراندیپ کا پہاڑ یا بیت المقدس یا نجف اشرف ہے جو بھی ہو کعبہ شریف ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔ بلا ریب کعبہ شریف مسجد اللہ ہے، مسجد ملائکۃ اللہ ہے، مسجد آدم صفی اللہ ہے، مسجد حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہے، مسجد حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ ہے، قبلۂ مرضی رسول اللہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ بیت اللہ ہے اور قبلۂ خلق اللہ ہے۔ اور مقام حج وزیارت گاہ اولیاء اللہ جل جلالہ و عم نوالہ و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا و مولانا و غوثنا و غیاثنا و عوننا و معیننا و ملجانا و ماوانا محمد سید المرسلین شفیع المذنبین رحمة للعلمین و علی آله الطیبین الطاهرین و اصحابه المکرمین المعظمین اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین آمین آمین آمین یا رب السموات و الارضین بجاہ حبیبك قاعد غر المحجلین المقربین.

حضرت آدم علیہ السلام سے حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تبارک و تعالیٰ نے بہت سے انبیائے کرام ورسولان عظام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات مبعوث فرمائے۔ قرآن شریف وحدیث شریف میں بعض ہی انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات کے اسمائے مبارکہ بالتصریح مذکور ہیں اور تعداد سے متعلق خبریں مختلف ہیں۔ شرح عقائد ص ۱۳۸ مطبوعہ مرکز ادب میں ہے:

انبیاء کرام علیہم السلام کی تعداد

"و قدروی بیان عددهم فی بعض الاحادیث علی ما روی ان النبی علیه السلام سئل عن عدد الانبیاء فقال مائة الف و اربعة و عشرون

الفا و فی روایة مأتا الف و اربع و عشرون الفا و الاولی ان لا یقتصر علی عدد فی التسمیة فقد قال اللہ "منهم من قصصنا علیك و منهم من لم نقصص علیك".

یعنی احادیث کریمہ میں انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار اور بعض میں دو لاکھ چوبیس ہزار بتائی گئی ہے۔ لہٰذا تعداد معین کرنا جائز نہیں۔ صرف یہ اعتقاد ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے کہ تعداد معین کرنے میں خطرہ ہے تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو غیر نبی اور غیر نبی کو نبی ماننے کا احتمال ہے۔ ہم پر یہ ضروری نہیں کہ سب انبیائے کرام علیہم السلام کے اسمائے مبارکہ اور نسب نامے پیدائش وقت پیدائش و مقام تبلیغ و سن وصال اور سب کی قبریں تلاش کی جائے اور نشان نہ ملے تو اپنی حماقت و جہالت و ضلالت سے سب کی قبریں کعبۃ اللہ بیت اللہ ہی کو قرار دیدی جائے۔ و لاحول و لاقوۃ الا باللہ العلی العظیم! ان باطل باتوں کا قائل اپنی جہالت و غوایت سے توبہ صادقہ کرے، تجدید ایمان و نکاح کرے اور عذاب نار سے ڈرے۔ قرآن شریف اور احادیث کے مطابق عمل کرے۔ شرعی باتوں میں اپنی رائے کو بالائے طاق رکھے اور نہ مانیں تو مقاطعہ کریں کہ وہ لاعلاج مرض میں مبتلا ہے ایسے لوگوں سے منہ لگنا فضول ہے۔ وقت ضائع کرنا ہے۔

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی
آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(۲) "قال نسوۃ" کا جملہ نحوی قانون کے لحاظ سے بالکل صحیح و درست ہے۔ قاعدہ ہے کہ جب مؤنث غیر حقیقی فاعل ہو یا جمع تکسیر تو فعل کی تذکیر و تانیث دونوں جائز ہے۔ جیسے: طلع الشمس اور طلعت الشمس یہ مؤنث غیر حقیقی کی مثال ہوئی اور جمع تکسیر کی مثال جیسے قال الرجال و قالت الرجال یہی حکم جمع مؤنث سالم کا ہے۔ جیسے جاء المؤمنات اور جائت المؤمنات۔

نحو میر نحو کی ابتدائی کتاب میں ہے:

''در مظہر مؤنث غیر حقیقی و در مظہر جمع تکسیر دو وجہ روا باشد چوں "طلع الشمس و طلعت الشمس و قال الرجال و قالت الرجال"

کلمہ "نسوۃ" تفسیر نسفی میں ہے کہ وہ اسم مفرد ہے جماعت زن کے واسطے اور اس کی تانیث غیر حقیقی ہے اسی وجہ سے قالت نہ فرمایا عبارت یہ ہے: "و النسوة اسم مفرد لجمع المرأة و تانيثها غير حقيقي و لذا لم يقل قالت."

اور تفسیر کبیر میں ہے:

"ان النسوة اسم مفرد لجمع المرأة و تايثه غير حقيقي فلذلك لم يلحق فعله تاء التانيث قال الواحدى تقديم الفعل الى اسقاط علامة التانيث على قياس اسقاط علامة التثنية و الجمع."

اور حاشیۃ الجمل میں ہے:

"النسوة اسم جمع لاواحد له من لفظه بل من معناه و هو امرأة و تانيثها غير حقيقي بل باعتبار الجماعة و لذلك لم يلحق فعلها تاء التانيث"

اور بعض حضرات نے اس لفظ (نسوۃ) کو جمع تکسیر بھی کہا ہے۔

روح المعانی ج ۴، ص ۲۲۵ میں ہے:

"قال نسوة المشهور و اليه ذهب ابوحيان انه جمع تكسير للقلة كصبية وغلمة و ليس له واحد من لفظه بل من معناه و هو امرأة".

اور درایۃ شرح ہدایۃ النحو میں ہے:

"و جمع التكسير اى فظاهر جمع التكسير و كذا ظاهر جمع السالم بالالف و التاء مطلقا سواء كان جمع مذكر يعقل كرجال و جمع مذكر لا يعقل كجمال و ايام و جمع مؤنث كنسوة و مؤمنات كالمونث اى ظاهر

المؤنث الغیر الحقیقی فی جواز تذکیر الفعل و تانیثه الی ان قال. قال اللہ تعالیٰ: "اذا جائك المؤمنات و قال نسوة و قالت الاعراب."

اور ہدایۃ النحو کے حاشیہ پر ہے: یا جمع مؤنث مثل نسوۃ و ہمچنیں ست حال جمع مؤنث سالم' انتھی۔

اور تسہیل الحمایہ میں ہے:

ہمچنیں جمع مؤنث سالم بود مانند مؤمنات یا غیر سالم مانند نسوۃ و نساء کالمؤنث الغیر الحقیقی۔

اور ہدایۃ النحو میں ہے:

''مظہر جمع تکسیر یا مظہر جمع مؤنث سالم ہو تو واحد مذکر اور واحد مؤنث دو طریقے فعل میں جائز ہے۔ قال نسوة قالت نسوة جائك المؤمنات جائتك المؤمنات.''

اس سے واضح کہ نسوۃ خواہ مؤنث مفرد غیر حقیقی ہو خواہ مؤنث حقیقی جمع تکسیر دونوں صورتوں قال نسوۃ کا جملہ قاعدہ نحوی کے مطابق ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل دیکھنی ہے تو ضرورۃ الادیب رسالہ مؤنث سماعی کا مطالعہ کریں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب.

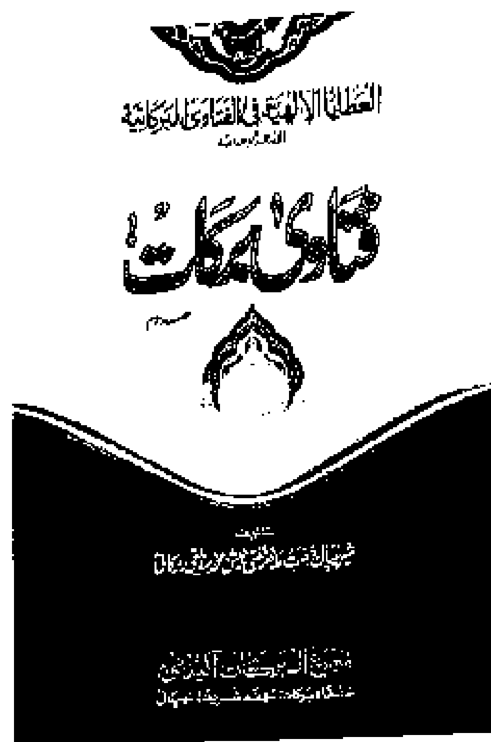
اور "لیعبدون" سے نون گر چکا ہے موجودہ نون، نون وقایہ ہے۔ آخر میں یائے متکلم تھا یہ بھی ہماری قرأت میں محذوف ہو چکا ہے۔ ہاں کسرہ باقی ہے جیسے "فاتقونِ یا اولی الالباب." میں اور جیسے کہ "فارھبونِ" اور "ایای فاتقونِ" میں نون گر گیا ہے اور آخر میں ان سب کے نون وقایہ یا سب حکمہ سے محذوف ہوگئی کسرہ باقی رہ گیا ہے۔ اور جس کو آپ نون تثنیہ اور جمع کہتے ہیں نون تثنیہ و جمع نہیں بلکہ وہ نون اعرابی ہے، جو فعل مضارع سے حالت نصبی و جزمی میں گر جاتا ہے۔ کتابوں کا مطالعہ دھیان سے کریں۔ یہ سب ابتدائی باتیں ہیں آپ کو خیال کرنا چاہئے کہ جمع میں نون اعرابی کو فتحہ ہوتا ہے اور یہاں پر کسرہ ہے یہ جمع کا صیغہ ہے تو وہ نون اعرابی نہیں ہے تو ضرور وہی نون ہے۔ جو جاء نی، اننی، نصرنی وغیرہ میں ہوتا ہے۔ اس کا ترجمہ یوں بھی کریں کہ میری بندگی کریں،

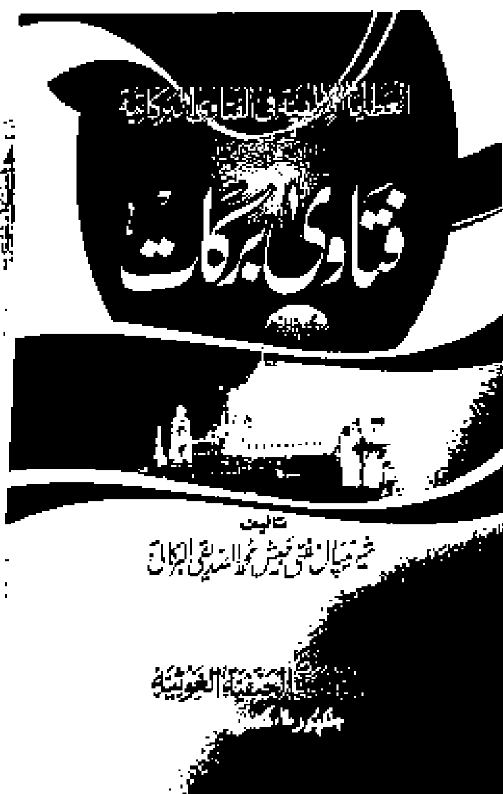
چاہئے یہ کہ مجھ کو وہ پوجیں، چاہئے یہ کہ وہ مجھ کو پہچانیں، چاہئے یہ کہ مجھ کو وہ ایک مانیں، چاہئے یہ کہ وہ میری عبادت کریں۔ سب کا ماحصل ایک ہی ہے کہ "لیعبدوا" کے معنی "لیعرفوا، لیوحدوا" بھی ہے۔ کما فی الخازن و الصاوی و روح البیان.

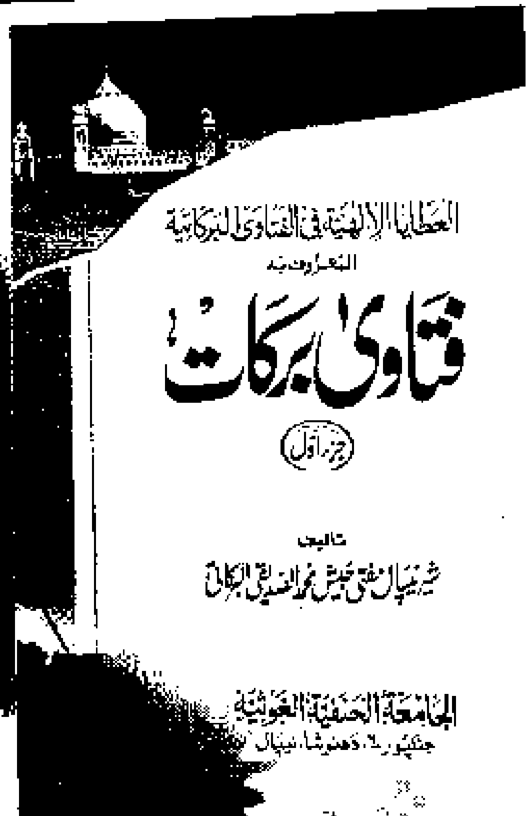
و اللہ اعلم بالصواب۔

۱۲/۵/۱۴۱۲ھ









MAJMAUL BARAKAT ACADEMY
Khanqahe Barakat Luhna Sharif, Nepal
Mobile: +9779815826344